پیدائش

دُنیا کا آغاز

پہلادن- روشنی

۱ اِبتدا میں خُدا نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا۔ ۲ زمین پوری طرح خالی
اور ویران تھی : اور زمین پر کوئی چیز نہ تھی۔ سمندر کے اُوپر
اندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ خُدائی روح پانی کی اوپری سطح پر متحرک تھی۔*
۳ تب خُدا نے کہا کہ ''روشنی ہوجا'' تو روشنی ہو گئی۔ ۴ خدا نے روشنی کو
دیکھا خُدا کو روشنی بڑی بھلی معلوم ہوئی۔ تب خُدا نے اندھیرے کو روشنی
سے علیحٰدہ کردیا۔ ۵ خُدا نے روشنی کو ''دِن'' اور اندھیرے کو ''رات'' کا
نام دِیا۔

شام ہوئی اور تب پھر صبح ہوئی۔ یہ پہلا دن تھا۔

دُوسرا دن- آسمان

۶ تب خُدا نے کہا،'' پانی کو دو حصّوں میں تقسیم ہونے کے لئے
ذخیرہ آب کے درمیان ہوا پیدا ہونا چاہئے۔'' ۷ اِسطرح خُدا نے خلاء کو پیدا
کر کے پانی کو علیحٰدہ کردیا۔ پانی کا کُچھ حصّہ ہوا کے اُوپر تھا۔ اور پانی کا
دُوسرا حصّہ ہوا کے نیچے تھا۔ ۸ خُدا نے اُس ہوا کو '' آسمان '' کا نام دیا۔
اِسطرح شام اور صبح ہوئی اور یہ دُوسرا دِن تھا۔

تیسرا دن- خشک زمین اور نباتات

۹ تب خُدا نے کہا،''آسمان کے نیچے پایا جانے والا پانی یکجا جمع ہو کر
خُشک زمین نظر آئے۔'' تو ایسا ہی ہُوا۔ ۱۰ خُدا نے سُوکھی زمین کو
''خشکی'' اور یکجا ہوئے ذخیرہ آب کو ''سمندر'' کا نام دیا۔ اور خُدا نے دیکھا
یہ سب اچھا ہے۔

۱۱ پھر خُدا نے کہا،'' زمین گھاس اور دانوں کو پیدا کرنے
والے پودوں اور میوے کے درخت اگائیں اور میوے کے درخت بیج والا
پھل پیدا کرے۔ اور ہر ایک درخت اپنی نسل کا بیج پیدا کرے۔'' اور ایسا
ہی ہوا۔ ۱۲ زمین گھاس اور اناج کو پیدا کرنے والے پودوں کو اگائے اور
بیج والے پھل کے درخت اگائے اور ہر ایسے درخت اپنی ہی نسل کا بیج
پیدا کیا۔ خدا نے دیکھا کہ یہ سب اچھّا ہے۔
۱۳ اِسی طرح شام سے صبح ہو کر تیسرا دن بنا۔

چوتھا دن- سورج، چاند اور ستارے

۱۴ تب خُدا نے کہا،''آسمان میں روشنی پیدا ہو۔ اور یہ روشنی دِن اور
رات کو الگ کرے۔ اور یہ روشنی خاص قسم کی نشانی قرار پائے۔ اور خاص
اوقات * کو دِنوں اور سالوں کو ظاہر کرے۔ ۱۵ اور کہا کہ ، یہ
روشنی (نور) آسمان ہی میں رہ کر زمین پر اپنے اُجالے کو پھیلائے۔'' ایسا ہی
ہوا۔ ۱۶ اِس لئے خُدا نے دو بڑی روشنیوں کو پیدا کیا۔ دِن پر حکمرانی
کرنے کے لئے خُدا نے بڑی روشنی کو پیدا کیا۔ ٹھیک اُسی طرح رات پر
اپنی حکمرانی چلانے کیلئے اُس سے قدرے چھوٹی روشنی کو پیدا کیا۔ اِس کے
علاوہ خُدا نے ستاروں کو بھی پیدا کیا۔ ۱۷ زمین پر چمک دمک دکھانے
کیلئے خُدا نے اِن روشنیوں کو آسمان ہی میں جَڑ دیا۔ ۱۸ رات اور دِن
پر حکومت کرنے کے لئے اسنے اِن روشنیوں کو آسمان میں قائم کیا۔ یہ
روشنی کو اندھیرے سے الگ کیا۔ خدا نے دیکھا یہ اچھّا ہے۔
۱۹ اِس طرح شام سے صبح ہو کر چوتھا دِن بنا۔

پانچواں دِن- مچھلیاں اور پرندے

۲۰ پھر خُدا نے کہا،'' پانی میں آبی جانور بھر جائیں، زمین پر فضا میں
پرندے اُڑتے پھریں۔'' ۲۱ پھر اِسی طرح خُدا نے سمندر میں بڑی
جسامت و حجم رکھنے والے جانداروں کو پیدا کیا۔ سمندر میں تیرنے والے
ہر قسم کے جانداروں کو اور بازو و پَر رکھنے والے ہر قسم کے پرندوں کو خُدا
نے پیدا کیا۔ اور خُدا کو یہ ساری (مخلوق) بھلی لگی۔
۲۲ خدا نے انہیں برکت دی اور کہا، ''پھلو پُھولو اور اپنی
نسلوں کو بڑھاؤ اور سمندروں کو بھر دو۔ اور زمین پر بہت سے پرندے
ہوجائیں۔''
۲۳ اِس طرح شام سے صبح ہو کر پانچواں دِن بنا۔

متحرک تھی عبرانی زبان اسکا مطلب ہے ''اوپر اڑنا'' یا ''اوپر سے نیچے آنا'' جیسا کہ پرندہ گھونسلہ میں رہنے والے اپنے بچّوں کی حفاظت کرنے کے لئے اوپر اڑتے ہیں۔

خاص اوقات یا خاص ملاپ یہودیوں کے پاس مختلف چھٹیاں اور مختلف قسم کے ملاپ اماوس اور پونم کے وقت میں شروع ہوتے ہیں۔

چھٹواں دِن۔ خُشکی کے چوپائے اور اِنسان

۲۴ تب خُدا نے کہا، ''زمین مختلف قسم کے جانوروں کو اُن کی ذات
کی مناسبت سے پیدا کرے۔ ہر قسم کی بڑی جسامت والے جانور اور رینگنے
والے چھوٹے جاندار پیدا ہو کر اُن میں اضافہ ہو۔'' اور ایسا ہی ہوا۔
۲۵ اِسی طرح خُدا نے ہر قسم کے جانور پیدا کئے۔ خُدا نے وحشی
جانوروں اور پالتوں جانوروں اور رینگنے والے جانور کو پیدا فرمایا۔ اور
خُدا نے دیکھا کہ یہ اچھّا ہے۔
۲۶ تب خُدا نے کہا، ''اب ہم انسان * کو ٹھیک اپنی مُشابہت پر
پیدا کریں گے۔ اور انسان ہم جیسا ہی رہے اور انسان سمندر میں پائے
جانے والے تمام مچھلیوں پر، اور فضاء میں اُڑنے والے تمام پرندوں
پر، بڑے جانوروں پر اور چھوٹے جانوروں پر اپنی مرضی چلائے۔''
۲۷ اِس لئے خُدا نے انسان کو اپنی ہی صورت پر پیدا کیا۔ اور خُدا
نے اپنی ہی مشابہت پر انسان کو پیدا کیا۔ اور خُدا نے اُن کو مرد اور عورت
کی شکل وصورت بخشی۔ ۲۸ خُدا نے ان کو برکت (دُعا) دی۔ اور خُدا نے
اُن سے کہا، ''تم اپنی افزائش نسل کرو اور زمین میں پھیل جاؤ اور اُس کو
اپنی تحویل میں لے لو۔ اور کہا کہ سمندر میں پائی جانے والی مچھلیوں پر اور
فضاء میں رہنے والے پرندوں پر اور زمین پر چلنے پھرنے والے ہر ایک
جاندار پر اپنا حُکم چلاؤ۔''
۲۹ اِس کے علاوہ خُدا نے اُن سے کہا، '' اناج اُگانے والے تمام
پودے اور بیج سے پیدا ہونے والے تمام میوؤں کے درخت تُم کو بطور غذا
کے دیا ہوں۔ ۳۰ اور ہری بھری گھاس کے انبار جانوروں کو بطور غذا دیا
ہوں۔ اور کہا کہ زمین پر بسنے والے ہر ایک چوپائے اور آسمان کی بلندیوں
میں اُڑنے والے ہر ایک پرندے اور زمین پر متحرک ہر ایک اِس کو بطور
غذا کھائے گا۔'' اور ایسا ہی ہوا۔
۳۱ خُدا نے یہ تمام جن کو پیدا فرمایا تھا دیکھا تو وہ سب اُس کو بہت
ہی بھلے لگے۔ اِس طرح شام سے صبح ہو کر چھٹا دن ہوا۔

ساتواں دِن۔ آرام وسکون

۲ اِس طرح زمین و آسمان اور ان میں کی ہر چیز تکمیل پائی۔ ۲ خُدا
نے اپنی تخلیق کے کام کو پورا کر دیا۔ اِس لئے اسنے ساتویں دن
آرام کیا۔ ۳ خُدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُس کو مُقدّس دن
قرار دیا۔ اُس نے اپنی تخلیق کے کام کو پُورا کر کے اسی دن آرام کیا اسلئے
خدا نے اس دن کو ایک خاص دن بنایا۔

انسان عبرانی زبان میں یہ لفظ ''انسان'' ''لوگ'' یا '' آدم'' جیسے نام کا معنی
دیتا ہے۔ یہ لفظ ''زمین'' یا ''سرخ مٹّی'' جیسے معنی دینے والے الفاظ کی طرح ہے۔

اِنسانی نسل کا آغاز

۴ یہ زمین وآسمان کی تاریخ ہے۔ خُداوند خدا نے زمین وآسمان کو پیدا
کیا اور اُس وقت جو حالات پیش آئے وہی اُس کی تاریخ ہے۔ ۵ اُس وقت
کی بات ہے جب زمین پر کوئی جھاڑی یا پودا نہیں اُگتا تھا۔ یہ اسلئے تھا
کیونکہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا۔ اور زراعت باڑی کرنے
کیلئے زمین پر کوئی انسان بھی نہ تھا۔ ۶ زمین سے پانی کا چشمہ ابلتا تھا اور
ساری زمین کو سیراب کرتا تھا۔
۷ ایسی صورت میں خُداوند خدا نے زمین سے مِٹّی لی اور انسان کو بنایا
اور ناک میں زندگی کی سانس پھونک دی تب انسان ایک ذی روح بن گیا۔
۸ خُداوند خدا نے مشرقی سمت میں ایک باغ لگایا جو کہ عدن میں ہے۔ اور
خود کے بنائے ہوئے انسان کو اُس باغ میں رکھّا۔ ۹ خُداوند خدا نے اُس
باغ میں ہر قسم کے خُوشنما درخت اور بطور غذا ہر قسم کے ثمر آور درخت
بھی لگوائے۔ اس کے علاوہ باغ کے بیچوں بیچ زندگی دینے والا درخت بھی
اُگایا۔ اور اچھّے اور بُرے (نیکی و بدی) کا شعور پیدا کرنے والا درخت بھی
لگوایا۔
۱۰ عدن سے ایک ندی بہتی اور باغ کے درختوں کو سیراب کرتی۔
پھر وہی ندی شاخوں میں مُنقسِم ہو کر چار بڑے ندیوں کا منبع بن گئیں۔
۱۱ پہلی ندی کا نام فیسون ہوا۔ اور سارے حویلہ ملک میں یہی ندی بہتی
ہے۔ اس ملک میں سونا تھا۔ ۱۲ حویلہ کا سونا کافی اچھّا ہے۔ اِس کے
علاوہ وہاں پر موتی، سنگ سلیمانی بھی تھا۔ ۱۳ دُوسری ندی کا نام جیحون
تھا ۔ ملک ایتھوپیاکے ہر حصّہ میں بہنے والی یہی ندی ہے۔ ۱۴ اور
تیسری ندی کا نام دجلہ تھا۔ جنوبی اسُور کے ملک میں بہنے والی یہی ندی
ہے۔ اور چوتھی ندی کا نام فرات تھا۔
۱۵ خُداوند خدا نے اُس آدم کو عدن کے باغ میں باغبانی کرنے اور
اُس باغ کی دیکھ بھال کیلئے لے گیا اور اُن کو عدن کے باغ ہی میں رکھا۔
۱۶ خُداوند خدا نے اُس آدم سے کہا، '' باغ میں جس کسی درخت کے میوہ
کو تو چاہے کھالے۔ ۱۷ لیکن نیکی اور بدی کی جانکاری دینے والے درخت
کے پھل کو تو ہرگز نہ کھانا۔ اور وہ یہ بھی حُکم دیا کہ اگر کسی وجہ سے تُو اُس
درخت کا پھل کھائے گا تو تُو مر جائے گا۔''

پہلی عورت

۱۸ تب خُداوند خدا نے کہا، ''آدم کا اکیلا رہنا اچھّا نہ ہوگا اور اسلئے میں
اُسی کی مانند اسکا ایک مددگار بناؤں گا۔''
۱۹ خُداوند خدا نے زمین کی مٹّی سے سطح زمین پر بسنے والے ہر
جانور کو اور آسمان میں اُڑنے والے ہر پرندے کو بنایا۔ اور خُداوند خدا نے

ان تمام کو آدم کے پاس لایا یہ دیکھنے کے لئے کہ آدم انکا کیا نام دیگا۔ آدم
نے اِن میں سے ہر ایک کا نام دیا۔ ۲۰ سطح زمین پر رہنے والے تمام
جانوروں کا اور آسمان کی بُلندی میں اُڑنے والے تمام پرندوں کا اور تمام
جنگلی جانوروں کا آدم نے نام رکھّا۔ آدم نے بے شمار جانوروں اور پرندوں
کو دیکھا۔ لیکن اُن تمام میں سے اسنے کسی کو بھی اپنے لئے لائق مددگار نہ
پایا۔ ۲۱ اس وجہ سے خُداوند خدا نے آدم کو گھری نیند میں سُلادیا اور اُس
کے جسم کی ایک پسلی کو نکال لیا اور پسلی کے اُس خالی جگہ کو گوشت سے پُر
کردیا۔ ۲۲ اُس نے آدم کی اُس پسلی سے عورت کو پیدا کیا اور اُس کو آدم
کے پاس بُلایا۔ ۲۳ تب اُس نے اُس عورت کو دیکھ کر کہا،

"اب ٹھیک ہے، یہ تو بس میری ہی مانند ہے۔ اور اُس کی ہڈّیاں تو
میری ہڈّیوں سے بنی ہیں۔ اور اس کا جسم میرے ہی جسم سے آیا ہے۔ اور
اس کو میں عورت کا نام دیتا ہوں۔ اور کہا کہ یہ تو مرد سے پیدا ہوئی ہے۔"

۲۴ اس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کا ہو جاتا ہے۔
اور وہ دونوں ایک ہی جسم بن جاتے ہیں۔
۲۵ وہ دونوں برہنہ تھے لیکن وہ شرمندہ نہیں ہوئے۔

گناہ کا آغاز

۳ خُداوند خدا نے جن تمام حیوانات کو پیدا کیا اور اُن میں سے
سانپ ہی چالاک اور عیار رینگنے والا ہے۔ سانپ نے اُس عورت
سے پوچھا، "کیا یہ صحیح ہے کہ خُدا نے تُجھ سے باغ کے کسی بھی درخت
کے کسی بھی میوہ کو نہ کھانے کہا ہے؟"
۲ عورت نے کہا، "ہملوگ باغ کے کسی بھی درخت سے پھل کھا سکتے
ہیں۔ ۳ لیکن ایک ایسا درخت ہے جسکا پھل ہملوگوں کو نہیں کھانا
چاہئے۔ خدا نے ہم سے کہا ہے، "باغ کے بیچ والے درخت کا پھل تمہیں
نہیں کھانا چاہئے! تمہیں اس درخت کو چھونا بھی نہیں چاہئے ورنہ مر
جاؤ گے۔"
۴ اس بات پر سانپ نے عورت سے کہا، "تم نہیں مرو گی۔ ۵ خدا
جانتا ہے کہ اگر تُم اُس درخت کا پھل کھاؤ گی تو تم میں خدا کی طرح اچھے اور
بُرے کی تمیز کا شعور پیدا ہو گا۔"
۶ عورت کو وہ درخت بڑا ہی خوشنما معلوم ہوا۔ اور اُس درخت کا پھل
اُس کو کھانے کیلئے بہت ہی مُناسب و موزوں معلوم ہوا۔ اسنے دیکھا کہ اگر وہ
اس درخت کا پھل کھاتی ہے تو وہ عقلمند ہو جائیگی۔ اس لئے اس نے اُس
درخت کے پھل کو توڑ کر کھایا اور اسکا تھوڑا حصّہ اپنے شوہر کو بھی دیا اور
اسنے بھی اسے کھایا۔ ۷ انکی آنکھیں کھل گئیں انلوگوں نے محسوس کیا کہ
وہ برہنہ تھے۔ انہوں نے کچھ انجیر کے پتّے لئے اسے ایک دوسرے سے
جوڑ کر اپنے جسموں کو ڈھک دیا۔
۸ اُس دِن شام ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں، خداوند خدا باغ میں چہل
قدمی کر رہا تھا۔ جب آدم اور اسکی عورت نے اُس کی چہل قدمی کی آواز سُنی
تو باغ کے درختوں کی آڑ میں چھپ گئے۔ ۹ خُداوند خدا نے پُکار کر اُس آدم
سے پوچھا، "تو کہاں ہے؟"
۱۰ اِس بات پر آدم نے جواب دیا، "باغ میں چہل قدمی کی تیری
آواز کو میں نے سُنا۔ لیکن چونکہ میں برہنہ تھا اِس لئے مارے خوف کے
چُھپ گیا۔"
۱۱ خُداوند خدا نے آدم سے کہا، "تُجھ سے یہ کس نے کہا کہ تو ننگا
ہے؟ اور کیا تو نے اُس ممنوعہ درخت کا پھل کھایا؟ اور میں نے تُجھ سے یہ
بات کہی تھی کہ تو اُس درخت کا پھل نہ کھانا۔"
۱۲ اِس پر آدم نے جواب دیا، "تُو نے میرے لئے جس عورت کو
بنایا وہی عورت نے اُس درخت کا پھل مجھے دیا اِس وجہ سے میں نے اُس
پھل کو کھایا۔"
۱۳ تب خُداوند خدا نے عورت سے پوچھا، "تو نے کیا کیا؟"
اُس عورت نے جواب دیا، "سانپ نے مجھ سے مکروفریب کیا اور میں
نے وہ پھل کھالیا۔"
۱۴ اُس وقت خداوند خدا نے سانپ سے کہا،

"تو نے یہ بہت ہی بُرا کام کیا ہے۔ اِس لئے تیرے واسطے بڑی خرابی
ہو گی۔ دیگر حیوانات کے مُقابلے تیری گھٹیا اور کمتر حالت ہو گی۔ تجھے اپنے
ہی پیٹ کے بل رینگتے ہوئے اپنی زندگی بھر مٹّی ہی کھانا ہو گا۔
۱۵ میں تجھے اور تیری عورت کو ایک دُوسرے کے خلاف دشمن کی
طرح بناؤں گا۔ تیرے بچّے اور اُس کے بچّے آپس میں دُشمن بنیں گے۔ اسکا
بیٹا تیرے سر کو کچلے گا، اور تو اسکے پیر میں کاٹے گا۔"

۱۶ تب خُداوند خدا نے عورت سے کہا،

"جب تو حاملہ ہو گی تو بہت تکلیف اُٹھائے گی۔ اور تُجھے وضع حمل کے
وقت دردزہ ہو گا۔ اور تو مرد سے بہت محبّت کرے گی۔ لیکن وہ تُجھ پر
حکمرانی کرے گا۔"

۱۷ تب خداوند خدا نے آدم سے کہا،

"میں نے تُجھے حُکم دیا تھا کہ اُس ممنوعہ درخت کا پھل نہ کھانا۔ لیکن تُو
نے اپنی بیوی کی بات سُن کر اُس درخت کے پھل کو کھایا۔ تیری وجہ سے

میں زمین پر لعنت کرتا ہوں۔ زمین سے اناج اگانے کیلئے تُجھے تیری زندگی
بھر محنت ومشقّت سے کام کرنا ہوگا۔
۱۸ اور زمین تیرے لئے کانٹے اور گھاس پھوس اُگائے گی۔ اور
کھیت میں اُگنے والی فصل کو توکھائے گا۔
۱۹ اور تو غذا کے لئے اُس وقت تک تکلیف اُٹھا کر محنت کرے گا
جب تک تیرے چہرے سے پسینہ نہ بہے۔ اور تو مرتے دم تک تکلیف
اٹھا کر کام کرتا رہے گا۔ اُس کے بعد تو مٹّی بن جائے گا۔ اِس لئے کہ میں
نے تیری تخلیق میں مِٹّی ہی کا استعمال کیا ہے۔ اور کہا کہ جب تو مرے گا
تو مٹّی ہی بنے گا۔"
۲۰ آدم نے اپنی بیوی کا نام حوّا* رکھا۔ آدم کا اسکا نام حوّا
رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اِس دُنیا میں پیدا ہونے والے ہر ایک کیلئے وہی ماں
ہے۔
۲۱ خُداوند خدا نے حیوان کے چمڑے سے پوشاک بنا کر آدم کو اور
اُس کی بیوی کو پہنایا۔
۲۲ خُداوند خدا نے کہا، "کسی اچھّے اور بُرے کے بارے میں سمجھ کر
وہ ہم جیسا ہوگیا۔ اب ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے اسے اس زندگی
دینے والے درخت کا پھل کھانے اور ہمیشہ کی زندگی پانے سے روکنے کے
لئے۔"
۲۳ اس وجہ خداوند خدانے آدم کو عدن کے باغ سے نکال دیا اور اسے
اس زمین پر جس سے کہ اسے بنایا گیا تھا کام کرنے کے لئے مجبور کیا۔
۲۴ وہ آدم کو دور بھیج دیا اور وہ آدم مشرق عدن میں رہا۔ خداوند خدا نے
ایک خاص فرشتہ * کو باغ کے مشرق حصّہ میں مقرّر کیا اس کے علاوہ وہ آگ
کی تلوار کو وہاں رکھا۔ یہ تلوار درخت حیات کو پانے والے راستہ کی
حفاظت کرنے کے لئے ہر طرف آگے پیچھے شعلہ زن ہوئی۔

پہلا خاندان

۴ آدم اور حوّا کا ملاپ ہوا۔ جس سے حوّا کو ایک بچّہ پیدا ہوا۔ حوّا نے
کہا، "میں نے خداوند کی عنایت اور نظر کرم سے ایک نرینہ اولاد
پائی ہے اور اُس نے اُس کا نام قابیل رکھا۔"
۲ اُس کے بعد حوّا کو دُوسرا ایک اور بچہ پیدا ہوا۔ یہی بچّہ قابیل کا چھوٹا
بھائی ہابیل تھا۔ ہابیل چرواہا بنا۔ اور قابیل کِسان بنا۔

پہلا قتل

۳ فصل کٹائی کے وقت قابیل خُداوند کیلئے نذرانہ لایا۔ قابیل اپنے
کھیت میں اُگائے ہوئے اناج کی چند چیزیں لایا۔ ۴ اور ہابیل اپنی بھیڑ
بکریوں کے ریوڑ سے پہلوٹھی اور فربہ بھیڑوں اور اُن میں سے اچھّے حصّوں
کو لایا۔
خداوند ہابیل کی نذر کو قبول کیا۔ ۵ مگر خداوند قابیل کی نذر کو قبول نہ
کیا۔ اِس بات پر قابیل افسردہ خاطر ہوا اور غیض و غضب میں بھر گیا۔
۶ خداوند قابیل سے پُوچھا، "تو کیوں غضبناک ہے؟ اور تیرا چہرہ فکر مند
کیوں ہے؟ ۷ اگر تو خیرو بھلائی کے کام کرے گا تو میری نظر کے سامنے
ہمیشہ رہے گا۔ تب تو میں تجھے قبول کرلوں گا۔ اور اگر تو نے بُرے کام و
بدافعال کئے تو وہ گناہ تیرے ہی سر ہوگا۔ اور تیرا گناہ یہ چاہتا ہے کہ تجھے
اپنی گرفت میں رکھے اور کہا کہ تو اُس گناہ کو اپنی گرفت میں رکھ۔"*
۸ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے کہا، "ہمیں تو کھیت کو جانا چاہئے۔
" ویسے ہی قابیل اور ہابیل کھیت کو چلے گئے۔ اور وہاں پر قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا۔
۹ پھر بعد میں خداوند نے قابیل سے پوچھا، "تیرا بھائی ہابیل کہاں
ہے؟ اس پر قابیل نے کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں اور کہا کہ کیا میرے
بھائی کی نگرانی اور اُس کی دیکھ بھال کی میری ذمہ داری ہے۔"
۱۰ اِس پر خداوند نے کہا، "آخر تو نے کیا کِیا ہے؟ اور تو ہی اپنے
بھائی کا قاتل ہے! اور اُسکا خون زمین سے پُکار کر مُجھ سے کہہ رہا ہے۔
۱۱ تُو نے ہی تو اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا ہے۔ تیرے ہاتھ سے بہایا ہوا
اُس کے خون کو پینے کیلئے زمین نے اپنا منہ کھولا ہے جس کی وجہ سے تو اب
لعنتی ہوگیا ہے۔ ۱۲ گزرے ہوئے دنوں میں جب تُو نے پودے لگائے
تھے تو وہ پودے اچھی طرح پھلے پُھلے۔ اگر تو اب پودوں کو لگائے گا بھی تو
زمین اچھی فصل نہ دے گی۔ اور تیرے لئے زمین پر رہنے کے لئے کوئی گھر
تک بھی نہ ہوگا۔ اور کہا کہ خانہ بدوش کی طرح تو ایک جگہ سے دُوسری جگہ
گھومتا پھرتا رہے گا۔"
۱۳ اِس پر قابیل نے خداوند سے کہا، "میں تو اِس سزا کو برداشت
کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ ۱۴ اگر تو مجھے اس زمین سے دور بھیج دیگا تو
میں تیرا چہرہ کبھی نہیں دیکھونگا۔ میرا گھر بھی نہیں ہے! اور مجھے زمین
پر ایک جگہ سے دُوسری جگہ زبردستی نقل مکانی کرنا ہوگا۔ اور جو لوگ مجھے
چاہینگے مار ڈالینگے۔"

حوّا عبرانی زبان میں اس لفظ کا معنی "جان" ہے۔

خاص فرشتہ خدا کا مقرب (کروبی) فرشتے۔ عہدناموں کے ان پیٹیوں (صندوقوں) پر ان فرشتوں کے بت رکھے ہوئے تھے۔

تو ... رکھ لے یا اگر تو کوئی گناہ کا کام نہ کرے تو گناہ دروازے ہی پر گھات میں بیٹھا رہے گا۔ اور اسکو تیری ہی ضرورت ہے۔ لیکن تجھے تو اس گناہ پر تسلّط رکھنا چاہئے۔

۱۵ اِس پر خداوند نے قابیل سے کہا، ’’اِس طرح نہ ہونے کو میں نظر رکھتے
ہوئے دیکھ لوں گا! اے قابیل اگر کسی نے تجھے قتل بھی کیا تو میں اُس کو
اس سے سات گنا زیادہ سزا دوں گا۔‘‘ پھر اُس کے بعد خداوند نے قابیل پر
ایک علامت شناخت رکھی۔ اُس کو کوئی قتل نہ کرنے کے لئے وہ شناخت
بطور نشانی تھی۔

قابیل کا خاندان

۱۶ قابیل خداوند کے حضور سے کافی دور چلا گیا۔ وہ گیا اور عدن کے
مشرق میں نود نام کے ملک میں رہا۔
۱۷ قابیل اور اُس کی بیوی کو ایک نرینہ اولاد پیدا ہوئی۔ اور اُنہوں
نے اس بچّے کا نام حَنوک رکھا۔ اور قابیل نے ایک گاؤں کو بسایا۔ اور اُس
گاؤں کو اُس نے اپنے بیٹے ہی کا نام دیا۔
۱۸ حنوک نے عیراد نام کا ایک بیٹا پایا۔ اور عیراد نے محویا ایل نام
کا بیٹا پایا۔ اور محویا ایل سے متوسا ایل پیدا ہُوا۔ اور متوسا ایل سے لمک پیدا
ہوا۔
۱۹ اور لمک نے دو عورتوں سے شادی کی۔ پہلی بیوی کا نام عدہ تھا
اور دُوسری بیوی کا نام ضلّہ تھا۔ ۲۰ عدہ کو یابل نام کا لڑکا پیدا ہوا۔
خیموں میں رہتے ہوئے اور جانوروں کو پالتے ہوئے زندگی گذارنے
والے لوگوں کیلئے یابل ہی جدّ اعلیٰ قرار پایا۔ ۲۱ عدہ کو ایک اور بچّہ پیدا
ہوا۔ وہی یوبل تھا۔ اور یوبل ہی بینڈ باجا اور بانسری بجانے والی قوم کے
لوگوں کا جد اعلیٰ تھا۔ ۲۲ ضلّہ کو توبلقائن نام کا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ لوہے
اور کانسے سے سازو سامان اور آلات بنانے والے لوگوں کا توبلقائن ہی جدّ
اعلیٰ تھا۔ اور توبلقائن کی بہن نعمہ تھی۔
۲۳ لمک نے اپنی بیویوں سے یوں کہا،

’’عدہ، ضلّہ میری باتیں سُنو! اے لمک کی بیویو! میری بات سُنو۔
ایک نے مجھے زخمی کردیا۔ اِس وجہ سے مَیں نے اُسے قتل کردیا۔ ایک
نوجوان نے مجھے پیٹا اِس وجہ سے میں نے اُسے قتل کردیا۔
۲۴ قابیل کے قاتل کو سات گنا زیادہ سزا ہوگی! اِس وجہ سے مُجھے
قتل کرنے والوں کو ستّر گنا زیادہ سزا ہوگی۔‘‘

شیت اور انوش

۲۵ آدم اور حوّا سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا۔ حوّا نے کہا، ’’خُدا نے
مُجھے ایک اور بیٹا دیا ہے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اُس کے عوض خُدا
نے مجھے ایک بیٹا دِیا ہے۔ اور اُس نے اُسکا نام شیت رکھا۔‘‘ ۲۶ شیت
نے ایک بیٹے کو پایا۔ اُس بچّے کا اُس نے انوش نام رکھا۔ اُس دور میں لوگ
خداوند کے اُوپر یقین رکھنے لگے تھے۔ *

آدم کے خاندان کی تاریخ

۵ یہ آدم کے خاندان کی تاریخ ہے۔ خُدا نے انسان کو ٹھیک اپنی
صورت پر پیدا کیا ہے۔ ۲ خُدا نے اُن میں نر اور مادہ کو پیدا کیا
ہے۔ اور اسی دن جس دن اس نے ان کو پیدا کیا، وہ اُن کو دُعا کے ساتھ
برکت دی اور اُن کو ’’آدم‘‘ کا نام دیا۔
۳ جب آدم ایک سو تیس سال کا ہوا تو اُسے ایک اور لڑکا پیدا ہوا۔ اور
وہ لڑکا شکل و صورت میں بالکل آدم جیسا تھا۔ اور آدم نے اِسکا نام شیت
رکھا۔ ۴ شیت پیدا ہونے کے بعد آدم آٹھ سو سال زندہ رہا۔ اُس دوران
اُس سے اور دوسرے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ۵ اِس طرح آدم کُل
نو سو تیس برس زندہ رہ کر موت کے حوالے ہُوا۔
۶ شیت جب ایک سو پانچ برس کا ہوا تو انوش نام کا ایک لڑکا پیدا
ہوا۔ ۷ انوش جب پیدا ہوا تو شیت آٹھ سو سات سال زندہ رہا۔ اُس مدّت
میں شیت کو کُچھ لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ۸ اِسطرح شیت کُل نو سو
بارہ سال زندہ رہنے کے بعد مرا۔
۹ انوش جب نوّے برس کا ہوا تو اُسے قینان نام کا ایک لڑکا پیدا
ہُوا۔ ۱۰ قینان پیدا ہونے کے بعد انوش آٹھ سو پندرہ برس زندہ رہا۔ اُس
مدّت میں اُسے دیگر لڑکے اور لڑکیاں بھی پیدا ہوئیں۔ ۱۱ اِسطرح انوش
کُل نو سو پانچ برس زندہ رہنے کے بعد مرا۔
۱۲ قینان جب ستّر برس کا ہوا تو اُسے محلل ایل نام کا ایک بیٹا
پیدا ہوا۔ ۱۳ محلل ایل کی پیدائش کے بعد قینان آٹھ سو چالیس برس
زندہ رہا۔ اُس مدّت میں قینان کو دُوسرے لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہُوئیں۔
۱۴ اِس طرح قینان کُل نو سو دس سال زندہ رہنے کے بعد مر گیا۔
۱۵ محلل ایل جب پینسٹھ برس کا ہوا تو اُس کو یارد نام کا لڑکا پیدا
ہوا۔ ۱۶ یارد کی پیدائش کے بعد محلل ایل آٹھ سو تیس برس زندہ رہا۔ اور
اُس مدّت میں اُس کو چند لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ۱۷ اِس طرح محلل
ایل کُل آٹھ سو پچانوے برس زندہ رہنے کے بعد مر گیا۔
۱۸ یارد جب ایک سو باسٹھ برس کا ہوا تو اسنے حنوک نام کے ایک
بیٹے کو جنم دیا۔ ۱۹ حنوک پیدا ہونے کے بعد یارد آٹھ سو برس زندہ رہا۔
اور اُس مدّت میں اُس سے دیگر لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ۲۰ اِسطرح
یارد نو سو باسٹھ برس جینے کے بعد مر گیا۔

لوگ… رکھنے لگے عام طور پر لوگ خدا کو یہوہ کے نام سے یاد کرنے لگے۔

۲۱ حنوک جب پینسٹھ برس کا ہوا تو اُسے متوسلح نام کا ایک بیٹا پیدا
ہوا۔ ۲۲ متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک خُدا کی سرپرستی میں خدا کے
ساتھ تین سو سال اور رہا۔ اِس دوران اسے دوسرے بیٹے اور بیٹیاں پیدا
ہوئے۔ ۲۳ اِس طرح حنوک کُل تین سو پینسٹھ سال زندہ رہا۔ ۲۴ حنوک
جب خُدا کی سرپرستی میں رہ رہا تھا تو خُدا نے اُسے اپنے پاس بُلالیا۔ اُس
دن سے وہ اور زمین پر نہیں رہا۔

۲۵ متوسلح جب ایک سو ستاسی برس کا تھا تو اُسے لمک نام کا ایک
بیٹا پیدا ہوا۔ ۲۶ لمک کے پیدا ہونے کے بعد متوسلح سات سو بیاسی
برس تک زندہ رہا۔ اُس مدّت میں اُسے دوسرے لڑکے اور لڑکیاں پیدا
ہوئیں۔ ۲۷ اِس طرح متوسلح کُل نو سو اُنہتّر برس زندہ رہنے کے بعد
مر گیا۔

۲۸ اور لمک جب ایک سو بیاسی برس کا ہوا تو اُس کو ایک لڑکا پیدا
ہوا۔ ۲۹ لمک نے کہا، "ہم کسان بن کر سخت محنت و مشقّت سے کام
کرتے ہیں۔ کیوں کہ خُدا نے زمین پر لعنت فرمائی ہے۔ لیکن وہ بیٹا ہے جو
کہ ہم کو سکون و آرام پہنچائے گا۔" یہ کہتے ہُوئے اُس نے اُس لڑکے کا نام
نوح رکھا۔ *

۳۰ نوح کی پیدائش کے بعد، لمک پانچسو پچانوے برس زندہ رہا۔
اُس مدّت میں اُس کو لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ۳۱ اسطرح لمک کُل
۷۷۷ برس زندہ رہنے کے بعد مر گیا۔ ۳۲ جب نوح کی عمر پانچ سو برس
ہوئی تو سم، حام، اور یافت تین لڑکے پیدا ہوئے۔

لوگوں کی ظلم وزیادتی

۶ سطح زمین پر انسانی آبادی بڑھ رہی تھی۔ اُن کو لڑکیاں پیدا ہوئی
تھیں۔ ۲-۴ خدا کے بیٹوں نے دیکھا کہ انسانی لڑکیاں اچھی تھی
انلوگوں نے لڑکیوں کو چُنا اور ان سے شادی کرلئے۔
ان عورتوں سے بچّے پیدا ہوئے۔ اس وقت کے دوران اسکے بعد
نفیلم* اس علاقے میں آباد تھے۔ اور وہ بہت مشہور بھی تھے۔ اور قدیم
زمانے سے یہ بہادر سمجھے جاتے تھے۔ *
تب خداوند نے سمجھا، "لوگ تو صرف انسان ہی ہیں اور میری رُوح اُن
میں ہمیشہ نہ رہیگی اور وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہینگے۔"
۵ زمین پر بسنے والے لوگ بہت ظالم ہو کر بُری باتوں کے بارے میں
منصوبہ بندی کرنے کی بات کو خداوند نے دیکھا تھا۔ ۶ خداوند کو بہت
افسوس ہوا کہ اسنے لوگوں کو زمین پر پیدا کیا تھا۔ اسکے وجہ سے اسکے دل میں
بہت دکھ ہوا۔
۷ خداوند نے کہا، "میں نے جن تمام انسانوں کو اس کرہ ارض پر پیدا
کیا ہے اُن سب کو مٹادوں گا ہر انسان ہر ایک حیوان کو اور زمین پر رینگنے
والے ہر ایک جاندار کو پھر آسمان میں اُڑنے والے پرندوں کو ملیا میٹ
کردوں گا۔ اسلئے کہ ان سب کو پیدا کرکے مجھے افسوس ہوا۔" ۸ لیکن
خداوند کی مرضی کے مُطابق زندگی گذارنے والا ایک آدمی تھا۔ وہی نوح
کھلاتا ہے۔

نوح اور عظیم پانی کا طوفان

۹ یہ نوح کی تاریخ ہے نوح نے اپنی زندگی بھر راست گو حق پرست
اور اچھّی زندگی گذاری۔ نوح نے ہمیشہ خُدا کی مرضی کو مقدم رکھا۔
۱۰ نوح کی تین نرینہ اولاد سم، حام، اور یافت تھی۔
۱۱-۱۲ جب خُدا نے زمین پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ لوگوں نے اسے
تباہ و برباد کردیا ہے۔ زمین ظلم و زیادتی اور تشدد سے بھر گئی تھی۔ لوگ
ظالم و جابر ہو کر اپنی زندگیوں کو بگاڑ لئے تھے۔
۱۳ اس وجہ سے خُدا نے نوح سے کہا، "میں تمام لوگوں کا خاتمہ کرنا
چاہتا ہوں۔ کیوں کہ وہ غصّہ، جبر و تشدد سے زمین کو بھر دیئے ہیں۔ اس
لئے میں تمام جانداروں کو تباہ کرنے والا ہوں۔ ۱۴ تُو اپنے لئے سرو کی
لکڑی سے کشتی بنا۔ اور اُس کشتی میں الگ الگ کمرے بنا۔ اور کشتی کے
اندرونی و بیرونی حصّوں میں رال (ایک قسم کا گوند) لگانا۔
۱۵ "یہ کشتی کی جسامت ہے: اسکی لمبائی ۴۵۰ فیٹ، چوڑائی
۷۵ فیٹ اور اونچائی ۴۵ فیٹ ہونی چاہئے۔ ۱۶ کھڑکی چھت سے اٹھارہ
اِنچ نیچے رہے۔ اور کشتی کے پہلو میں دروازہ رہے۔ اور کشتی میں نچلا درمیانی
اور اُوپری تین منزل بنانا۔
۱۷ "میں تُجھ سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تُو اس کو سمجھ جا۔ میں زمین پر
ایک زبردست طوفان لانے والا ہوں۔ اور آسمان کے نیچے بسنے والے تمام
جانداروں کو میں تباہ کرنے والا ہوں۔ اور زمین پر رہنے والے ہر ایک فنا
ہوجائیں گے۔
۱۸ "میں تیرے ساتھ ایک خاص قسم کا معاہدہ کروں گا۔ وہ یہ کہ تو
اور تیری بیوی تیرے بیٹے اور ان کی بیویوں کو تیری کشتی میں جانا ہوگا۔

نوح جسکا معنی ہے "آرام"

نفیلم عبرانی زبان میں اس لفظ کے معنی "گرے پرے لوگ" ہوتے ہیں۔ پھر نفیلم خاندان جو بہت بہت بہادر اور دلیر لوگوں پر مشتمل ایک خاندان تھا۔ دیکھو گنتی ۱۳:۳۲-۳۳۔

ان عورتیں ... سمجھے جاتے تھے خدا کے بیٹے انسانی بیٹیوں سے شادی کرکے ان دنوں میں اور اُس کے بعد میں نفیلی اُس علاقہ میں آباد ہوئیں۔ یہی عورتیں زمانے قدیم سے مشہور و معروف بہادروں کو جنم دیتی تھیں۔

۱۹ اِس کے علاوہ زمین پر رہنے والے ہر جاندار کا ایک نر اور ایک مادہ
کشتی میں ساتھ لینا۔ اوراپنے ساتھ اُن کی بھی جانوں کی حفاظت کرنا۔
۲۰ زمین پر رہنے والے ہر قسم کے جاندار: ہر قسم کے پرندوں کا ایک
جوڑا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک جوڑا اور رینگنے والے جانوروں کا ایک
جوڑا زندہ رہنے کے لئے وہ تیرے پاس آئیں گے۔ ۲۱ اور کہا کہ زمین پر
میسر آنے والا ہر قسم کا اناج تُمہارے لئے اور اُن تمام حیوانات کے لئے
کشتی میں فراہم کرلینا۔"
۲۲ خُدا کے حکم کے مُطابق نوح نے ہر کچھ ایسا ہی کیا۔

طوفان کا آغاز

۷ پھر خداوند نے نوح سے کہا، "اس زمانے کے لوگوں میں تو تنہا
راستباز ہے۔ اس وجہ سے تو اپنے تمام اہل خاندان کو ساتھ لے کر
کشتی میں سوار ہوجا۔ ۲ دُوسرے حلال اور پاک قسم کے تمام جانوروں میں
سے سات جوڑے یعنی سات نر و سات مادہ کو لے لے۔ اور زمین پر کے
دُوسرے حیوانات میں سے ایک ایک جوڑا لے لے۔ ۳ اور ہر قسم کے
پرندوں میں سات سات جوڑے لے لے۔ بقایا تمام حیوانات کے تباہ
ہوجانے کے بعد یہ جوڑے اپنی اپنی نسل کی افزائش کرے۔ ۴ سات دن
گذرنے کے بعد میں ایک بھاری اور موسلادھار بارش کو زمین پر برسانے والا
ہوں۔ اور یہ بارش چالیس دن اور چالیس رات مسلسل برسے گی۔ اور کہا کہ
میں نے اُن تمام جانداروں کو کہ جن کو اِس زمین پر پیدا کیا ہے اُن سب کو
مٹادوں گا۔" ۵ خداوند کے دیئے گئے حکم کے مُطابق نوح نے ویسا ہی کیا۔
۶ جب طوفان آیا تو اُس وقت نوح کی عمر چھ سو برس تھی۔ ۷ پانی
کے طوفان سے نجات پانے کے لئے نوح اپنی بیوی اپنے بیٹوں اور اُن کی
بیویوں کے ساتھ چلا گیا۔ ۸ تمام پاک حیوانات اور زمین پر بسنے والے
دوسرے تمام جانور اور پرندے اور زمین پر رینگنے والے تمام جاندار، ۹ دو
دو کرکے، ایک نر ایک مادہ آئے اور نوح کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے جیسا
کہ خدا نے اسے حکم دیا تھا۔ ۱۰ سات دِنوں بعد پانی کا طوفان شروع ہوا۔
اور زمین پر بارش برسنے لگی۔
۱۱-۱۳ نوح کی عمر کے چھ سوویں سال کے دُوسرے مہینے کے
سترھویں دن زمین کے اندر سے سبھی سوتے پھوٹ پڑے جو کہ سمندر
سے نیچے تھے۔ اور زمین پر موسلادھار بارش برسنے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ
گویا آسمان کے طوفان کا پھاٹک کُھل گیا ہے۔ اور چالیس دن اور چالیس
رات مسلسل بارش برستی رہی۔ اُس دن نوح اور اُس کی بیوی اور اُس کی
نرینہ اولاد میں سم، حام اور یافت اور اُن کی بیویاں سب کشتی میں سوار
ہوگئے۔ تب نوح چھ سو سال کا بوڑھا تھا۔ ۱۴ وہ لوگ اور زمین پر بسنے
والے ہر قسم کے چوپائے بھی کشتی میں تھے۔ ہر قسم کے جانور اور زمین
پر رینگنے والے جانور اور ہر قسم کے پرندے کشتی میں سوار تھے۔ ۱۵ یہ
سب چوپائے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ سانس لینے والے ہر قسم
کے جانور سے دو دو جوڑی آگئے۔ ۱۶ "خُدا کے حکم کے مُطابق ہر قسم
کے جانوروں کے نر اور مادہ کشتی میں سوار ہوگئے۔ تب خداوند کشتی کا
دروازہ بند کردیا۔
۱۷ پانی کا یہ طوفان زمین پر چالیس دن تک رہا۔ پانی چڑھتا گیا اور وہ
کشتی کو اُوپر اُٹھالیا اور وہ پانی پر تیرنے لگی۔" ۱۸ پانی اور اُوپر چڑھنے لگا
کشتی زمین سے بہت اُوپر تیرنے لگی۔ ۱۹ پانی کی سطح غیر معمولی بڑھنے
کی وجہ سے بلند ترین پہاڑ بھی پانی سے ڈھک گئے۔ ۲۰ پہاڑوں کے اُوپر
بھی پانی بڑھنے لگا۔ اُونچے اُونچے پہاڑوں سے بھی بیس فُٹ زیادہ اور اُونچا
ہو کر ان کو گھیر لیا۔
۲۱-۲۲ زمین پر بسنے والے سب جاندار مرگئے۔ اور تمام مرد و
عورتیں بھی مرگئیں۔ تمام پرندے، چوپائے، جاندار اور ہر قسم کے رینگنے
والے جانور بھی مرگئے۔ ۲۳ اِس طرح خُدا نے زمین پر رہنے والے ہر
ایک جاندار کو تباہ کردیا اور ہر انسان بھی برباد ہوگیا۔ ہر ایک چوپایہ اور
رینگنے والا اور ہر ایک پرندہ بھی تباہ ہوگیا۔ اب جو جاندار باقی رہ
گئے تھے وہ نوح اور وہ سب جو اُس کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے۔
۲۴ اور ایک سو پچاس دنوں تک پانی زمین کو گھیرے ہوئے تھا۔

طوفان کا اِختتام

۸ خدا نوح کو اور جو کشتی میں سوار تھے اُن سب جانداروں کو یاد کرلیا۔
اور خُدا نے زمین پر ہوا کو چلایا۔ اور پانی اُترنے کا سلسلہ شروع ہُوا۔
۲ آسمان سے مسلسل برسنے والی بارش تھم گئی۔ اور زمین کے جھرنوں
سے اُبلنے والا پانی بھی رک گیا۔ ۳-۴ زمین کو گھیرا ہوا پانی ایک سو پچاس
دن گذرنے کے بعد دھیرے دھیرے کم ہونے لگا۔ ساتویں مہینے کے
سترھویں دن کشتی اَراراط پہاڑی پر ٹک گئی۔ ۵ پانی کی سطح اُترنے کی وجہ
سے دسویں مہینہ کے پہلے دِن میں پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگیں۔
۶ چالیس دِن گذرنے پر نوح نے کشتی میں خود کی بنائی ہوئی کھڑکی
سے کھول کر دیکھا۔ ۷ نوح نے ایک کوّے کو باہر چھوڑدیا۔ زمین کا پانی
خُشک ہونے تک وہ کوّا ایک جگہ سے دُوسری جگہ پر اُڑتا تھا۔ ۸ زمین کے
سوکھے رہنے یا نمی رہنے کے بارے میں جاننے کے لئے نوح نے ایک کبوتر
کو بھی باہر اُڑادیا۔
۹ پانی ابھی تک رہنے کی وجہ سے وہ کبوتر واپس لوٹ کر آگیا۔ نوح اپنا
ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کو پکڑلیا اور اُس کو کشتی میں ساتھ لے لیا۔

۱۰ نوح سات دِنوں تک انتظار کرنے کے بعد پھر دوبارہ کبوتر کو
باہر چھوڑدیا۔ ۱۱ اُسی شام کبوتر واپس لوٹ کر نوح کے پاس آگیا۔ جبکہ
اُس کی چونچ میں زیتون کے درخت کا ایک تازہ پتّا تھا۔ اس سے نوح کو
اس بات کا اندازہ ہوا کہ زمین میں خُشکی حصّہ آگیا ہے۔ ۱۲ سات دِنوں
بعد نوح نے پھر کبوتر کو باہر چھوڑدیا۔ لیکن اِس مرتبہ وہ واپس لوٹ کر نہ
آیا۔

۱۳ اِس وجہ سے نوح نے کشتی کا دروازہ کھول دیا۔ اور نوح اطراف
دیکھنے لگا کہ زمین سب کُچھ سوکھ گئی ہے۔ اُس دن پہلے سال کا پہلا مہینہ اور
پہلا دن تھا۔ تب نوح کو چھ سو ایک سال ہوگئے تھے۔ ۱۴ دُوسرے
مہینے کے ستائیسویں دن زمین پوری طرح سوکھ گئی۔

۱۵ پھر اُس کے بعد خُدا نے نوح سے کہا، ۱۶ "تُو اور تیری بیوی
اور تیری نرینہ اولاد اور اُن کی بیویاں کشتی سے باہر آؤ۔ ۱۷ اور کہا کہ
تُمہارے ساتھ وہ سب کے سب جو کشتی میں سوار ہیں یعنی تمام پرندے
چوپائے اور زمین پر رینگنے والے جانور۔ باہر آجائیں۔ اور اُن کی نسل خوب
بڑھے اور سارے زمین میں پھیلے۔ اور سطح زمین پر وہ بھر جائیں۔"

۱۸ اس وجہ سے نوح اپنی بیوی اپنے بیٹوں اور اپنی بہوؤں سمیت
کشتی سے باہر آیا۔ ۱۹ تمام حیوانات، پرندے اور رینگنے والے جاندار
سب کشتی سے باہر آگئے۔ سبھی حیوانات خاندانی گروہ میں کشتی سے باہر
آگئے۔ ۲۰ پھر اُس کے بعد نوح نے خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنایا
اور پاک وحلال چند جانوروں اور پرندوں کو لے لیا اور اُن کو قربان گاہ پر لے
جا کر قربان کردیا۔

۲۱ ان قربانیوں کی خوشبو خداوند کو بہت پسند آئی۔ تب خداوند
اپنے آپ میں کہا، "زمین کو لعنت دیکر لوگوں کو اور کبھی سزا نہ دونگا۔ بچپن
ہی سے آدمی کا دل بُرا کرنے کا تہیہ کرچکا تھا۔ اِس وجہ سے میں زمین پر رہنے
والے ہر جاندار کو تباہ نہ کروں گا۔ پھر کبھی میں ایسا نہ کروں گا۔ ۲۲ زمین
جب تک برداشت کریگی تخم ریزی اور فصل کاٹنے کا زمانہ نہ ہوگا، سردی،
گرمی، موسم گرما اور موسم سرما، رات اور دِن تو ہمیشہ ہی ہوتے رہے گا۔"

نیا آغاز

۹ خُدا نے نوح کو اور اُس کے بیٹوں کو فضل عطا کیا۔ اور کہا کہ
کثرت اولاد والے ہو کر زمین پر پھیل جاؤ۔ ۲ زمین پر بسنے والے
تمام حیوانات تُم سے ڈر کر خوف زدہ ہوں گے۔ اور آسمان کی فضاء میں
اُڑنے والے تمام پرندے بھی تُم سے خوف زدہ رہیں گے۔ زمین پر رینگنے
والے تمام جانور اور سمندر میں رہنے والی تمام مچھلیاں بھی تُم سے ڈرینگی۔
کیونکہ ان سب کے اوپر تم قوّت رکھوگے۔ ۳ پہلے پہل تُمہاری غذا
کے لئے میں نے سبزی و نباتات کو دیا ہے۔ اور تُمہارے لئے تمام
جانوروں کو بطور غذا دیا ہے۔ بلکہ سطح زمین پر کی ہر چیز کو میں نے تُمہاری
خاطر ہی بنایا ہے۔ ۴ لیکن میں نے تُمہیں جس بات کا حکم دیا ہے وہ یہ کہ
تم وہ گوشت مت کھانا جس میں جان (خون) اب تک موجود ہی ہو۔
۵ اگر کوئی تُمہارا قتل کرے تو میں اُس سے قتل کا بدلہ لوں گا۔ اور اگر
کوئی حیوان انسان کو مار ڈالے تو میں اُس حیوان کی جان نکالوں گا۔
۶ "اس لئے کہ خُدا نے انسان کو اپنی مُشابہت پر پیدا کیا ہے۔ اسلئے
جو کوئی بھی کسی شخص کا خون بہاتا ہے تو دوسرا شخص اس کا خون بہائیگا۔
۷ "اور کہا کہ اے نوح تجھے اور تیری اولاد کی نسل کا سلسلہ کثرت سے
بڑھے اور پوری زمین میں پھیل جائے۔"
۸ "پھر بعد میں خُدا نے نوح اور اُس کی اولاد سے کہا، ۹ "میں تُم سے
اور تُمہارے بعد پیدا ہونے والے لوگوں سے معاہدہ کرتا ہوں۔" ۱۰ کشتی
میں سے باہر آنے والے پرندوں اور تمام حیوانات سے چوپائے سے بھی
میں معاہدہ کرتا ہوں اور زمین پر بسنے والے ہر جاندار سے میں معاہدہ کرتا
ہوں۔ ۱۱ میں تُم سے جس بات کا معاہدہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین
پر جتنے جاندار تھے وہ سب پانی کے طوفان سے تباہ ہوگئے۔ لیکن اِس کے
بعد ایسا پھر کبھی نہ ہوگا اور کہا کہ اب اس کے بعد زمین پر رہنے والے کسی
جاندار کو پانی کا طوفان کبھی تباہ نہ کرے گا۔"

۱۲ اس کے علاوہ خُدا نے کہا، "میں اپنے معاہدہ کی ثبوت کے طور پر
تُمہیں ایک نشانی دوں گا۔ یہ نشان معاہدے کو ثابت کریگا جو کہ میرے اور
تمہارے بیچ اور اس زمین پر رہنے والے ہر جاندار کے بیچ ہوا ہے۔ اور یہ
معاہدہ ہمیشہ کے لئے رہیگا۔ ۱۳ میں نے بادلوں میں جس قوس وقزح کو
رکھا ہے وہ میرے اور زمین کے درمیان ہوئے معاہدہ کے لئے علامت
ہے۔ ۱۴ جب بادل زمین پر چھا جاتے ہیں۔ تو بادلوں میں تُم قوس وقزح
کو دیکھوگے۔

۱۵ جب میں اس قوس وقزح کو دیکھتا ہوں تو مُجھے تُم سے اور زمین
کے اُوپر بسنے والے تمام جانداروں سے جو معاہدہ ہوا ہے اُس کو یاد کرلیتا
ہوں اب اس کے بعد پانی کا طوفان زمین پر بسنے والے تمام جانداروں کو
تباہ نہ کرنے کا یہی یہ معاہدہ ہے۔ ۱۶ میں بادلوں میں جب قوس وقزح
کو دیکھتا ہوں تو دائم وقائم ہوئے اُس معاہدہ کو یاد کرلیتا ہوں اور کہا کہ مُجھ
میں اور زمین کے اُوپر رہنے والے تمام جانداروں میں ہوئے معاہدہ کو یاد
کرلیتا ہوں۔"

۱۷ اور خُداوند نے نوح سے کہا کہ زمین پر رہنے والے تمام
جانداروں اورمیرے بیچ جو معاہدہ ہواہے۔ اسکےلئے یہ قوس و قزح
بطور نشانی ہے۔

مُختلف مسائل کی ابتداء

۱۸ نوح کے بیٹے نوح کی کشتی سے باہر نکلے۔ اور اُن کے یہ نام
ہیں۔ سم، حام اور یافت۔ حام، کنعان کا باپ تھا۔ ۱۹ نوح کے صرف
تین بیٹے تھے۔اور زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کے لئے یہ تین ہی جدّ اعلیٰ
تھے۔

۲۰ نوح کسان بنا۔ اور اُس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ ۲۱ ایک
مرتبہ اُس نے مئے پی لی۔ اور اُس کو نشہ ہوا جس کی وجہ سے وہ اپنے خیمہ میں
برہنہ ہو کر سو گیا۔ ۲۲ کنعان کا باپ حام نے جب اپنے باپ کو عُریاں
ہو کر سوئے ہوئے دیکھا تو خیمہ کے باہر آکر اپنے بھائیوں سے اِس بات کا
ذکر کیا۔ ۲۳ تب سم اور یافت دونوں ایک کمبل اپنی پیٹھوں پر ڈالے
ہوئے پیٹھ کی طرف اُلٹے چلنے لگے اور خیمہ میں آکر اپنے باپ کو اُڑھا دیئے۔
اور وہ باپ کی برہنگی کو نہ دیکھے۔

۲۴ پھر بعد جب نوح نیند سے اٹھا۔ اور چھوٹا بیٹا حام نے جو کیا تھا
اُس کو معلوم ہوا۔ ۲۵ اسلئے نوح نے کہا،

"کنعان پر لعنت ہو! وہ اپنے بھائیوں کا نوکر ہو۔"

۲۶ اس کے علاوہ نوح نے کہا،

"سم کے خُداوند خدا کی حمد و تعریف ہو۔ کنعان سم کا ایک نوکر بن کر
رہے۔
۲۷ خُدا یافت کو بہت ساری زمین کے حصّہ کا مالک بنائے۔ سم کے
خیموں میں خُدا کا قیام ہو۔اور کہا کہ کنعان اُن کا نوکر بن کر رہے۔"

۲۸ پانی کے طوفان کے بعد نوح تین سو پچاس برس زندہ رہا۔
۲۹ نوح کُل نو سو پچاس برس زندہ رہنے کے بعد مر گیا۔

قوموں کی ترقی اور ان کی وسعت

۱۰ نوح کے بیٹے سم، حام اور یافت تھے۔ پانی کے طوفان
کے بعد یہ تینوں آدمی سے کئی بیٹے پیدا ہوئے۔

یافت کی نسل

۲ یافت کے بیٹے جُمر، ماجوج، مادی، یاوان، توبل، مسک اور تیراس۔
۳ جُمر کے بیٹے، اَشکناز، ریفت اور تجرمہ۔
۴ یاوان کے بیٹے۔ الیشہ، ترسیس، کِتّی اور دودانی۔
۵ ساحلی علاقوں * کے تمام لوگ یافت کے بچوں کی نسل میں شُمار
ہوتے ہیں۔ اُس کے ہر بیٹے کے لئے خاص زمین تھی۔ اُن سب کے قبیلے
ترقی کر کے الگ الگ قومیں بنیں۔ ہر قوم کی اُن کی الگ زبان تھی۔

حام کی نسل

۶ حام کے بیٹے کوش، مصرایم، فوط، اور کنعان۔
۷ کوش کے بیٹے سبا، حویلہ، سبتہ، رعماہ سبتیکہ۔
رعماہ کے بیٹے سبا اور ددان۔
۸ کوش کا ایک نمرود نام کا لڑکا تھا۔ نمرود اِس دُنیا میں بہت بڑا
طاقتور تھا۔ ۹ خداوند کے سامنے وہ ایک بڑا چالاک شکاری تھا۔ اِس وجہ سے
لوگ دوسروں کو اُس سے مشابہ بتا کرکھتے تھے کہ وہ نمرود جیسا ہے۔ اور
خداوند کے سامنے چالاک شکاری کا نام دیتے۔
۱۰ نمرود کی حکومت ملک سنعار کے بابل میں اور اِرک میں اور اکّاد
میں اور کلنہ نام کے شہروں سے شروع ہوئی۔ ۱۱-۱۲ نمرود اسور گیا۔
اور اسور میں نینوہ اور رحوبوت عیر، کلح اور رسن نام کے شہر تعمیر
کروایا۔ رسن ایک بڑا شہر تھا نینوں اور کلح کے درمیان تھا۔
۱۳-۱۴ مصرایم لودی، عنامی، لہابی، نفتوحی اور فتروسی، کسلوحی،
اور کفتوری کا باپ تھا (اور کسلوحی فلسطینیوں کا باپ تھا)۔
۱۵ کنعان صیدون جو اسکا پہلوٹھا اور حتّ کا باپ تھا۔
۱۶-۱۸ کنعان، یبوسیوں، اموریوں، جرجاسیوں، حوّیوں،
عرقیوں، سینیوں، اَروادیوں، صماریوں اور حماتیوں کا باپ تھا۔ کنعان
کے خاندان پھیل گئے تھے۔
۱۹ کنعان کا حدود شمال میں صیدا سے لیکر جنوب میں جرار تک، غزّہ
سے لیکر مشرقی سدوم اور عمورہ کے شہروں تک، ادمہ اور ضبیاں سے لیکر
لِسع تک پھیلی ہوئی تھی۔
۲۰ وہ سب حام کی نسل والے تھے۔ وہ تمام قبائل کے لوگ اپنی
خاص زبانیں اور اپنے خاص علاقے پائے تھے۔ اور وہ سب الگ الگ قومیں
قرار پائیں۔

سم کی نسل

۲۱ سم یافت کا بڑا بھائی تھا۔ عبر سم کی نسل میں ایک تھا۔ عبر
عبرانی لوگوں کا جدِّ اعلیٰ تھا۔
۲۲ سم کے بیٹے عیلام، اسّور، ارفکسد لُود اور اَرام تھے۔
۲۳ اَرام کے بیٹے عوج، حول، جتر، اور مَش تھے۔
۲۴ ارفکسد سلح کا باپ تھا۔ اور سلح عبر کا باپ تھا۔ ۲۵ عِبر کے دو
بیٹے تھے۔ پہلا بیٹا جب پیدا ہوا تھا تو اُس زمانے میں زمین پر بسنے والی

ساحلی علاقہ میڈٹیرین سمندر کے اطراف و اکناف کے علاقے۔

قومیں منقسم تھیں جس کی وجہ سے اُسے فلج * کا نام رکھا گیا- اور اُس کے
دوسرے بھائی کا نام یقطان تھا-
۲۶ یقطان کے بیٹے یہ ہیں الموداد، سلف، حصارمادت، اِراخ ،
۲۷ ہدورام، اُوزال ، دِقلہ، ۲۸ عوبل، ابی مائیل ، سبا، ۲۹ اُوفیر، حویلہ
اور یُوباب- ۳۰ یہ سب میسا اور سفار کی طرف جاتے ہوئے مشرقی پہاڑی
ملک کے درمیان کے علاقہ میں بس گئے-
۳۱ یہ سب کے سب سم خاندان سے متعلق ہیں- یہ سب اپنے
خاندانوں کے اعتبار سے، زبان کے اعتبار سے، ملکوں کے اعتبار سے اور
قوموں کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے تھے-
۳۲ نوح کے بیٹوں سے چلنے والی نسل کے سلسلے کی فہرست یہ
ہے- وہ اپنی قوم کا اِعتبار کرتے ہُوئے پھیل گئے تھے- پانی کے طوفان
کے بعد ساری زمین پر آباد ہونے والے انہیں قبائل کے لوگ تھے-

دُنیا کا الگ الگ حصّوں میں بٹنا

۱۱ پانی کے طُوفان کے بعد تمام دُنیا کے لوگ ایک ہی زبان
بولتے تھے- اور تمام لوگ ایک ہی زبان کے الفاظ کو
استعمال کرتے تھے- ۲ لوگ مشرقی سمت سے سفر کرتے ہوئے ملک
سنعار کی ایک کُھلی جگہ میں آئے- وہ وہیں آباد ہوئے-
۳ اُنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے اس
بات کا فیصلہ کیا کہ اچھّی جلی ہوئی اِینٹ بنائیں گے- وہ اپنے گھروں کی
تعمیر کے لئے پتّھروں کی بجائے اِینٹ اور گارے کے بجائے کولتار
استعمال کئے-
۴ تب اُنہوں نے کہا ، ”ہملوگ اپنے لئے ایک شہر تعمیر کریں، اور
آسمان کو چھوتی ہوئی ایک لمبی مینار بنائیں- جسکی وجہ سے ہم شہرت
پاجائیں گے- اور تب ہمارے لئے زمین میں پھیل جانے کی بجائے ایک
ہی جگہ قیام پذیر ہونا ممکن ہوسکے گا-“
۵ خداوند شہر کو اور مینار کو جسے کہ یہ لوگ بنارہے تھے دیکھنے کے لئے
نیچے اتر آئے - ۶ خداوند نے کہا، ” یہ سب لوگ ایک ہی زبان بولتے
ہیں-“ اور کہا، ” اگر یہ لوگ ابتداء ہی میں ایسے کارنامے کرسکتے ہیں تو
مستقبل میں جسے وہ کرنا چاہتے ہیں انکے لئے کچھ بھی ناممکن نہ ہوگا- ۷ اِس
وجہ سے ہم نیچے جا کراُن کی زبان میں ہیر پھیر اوراختلاف پیدا کریں اور کہا کہ
اگر ہم ایسا کریں تو وہ ایک دُوسرے کی بات کو سمجھ نہ سکیں گے-“
۸ اسی طرح خداوند نے زمین پر رہنے والے لوگوں کو مُنتشر کردیا- اس
لئے شہر کی مکمل تعمیر کرنا اُن سے ممکن نہ ہوسکا- ۹ خداوند نے تمام دُنیا
کی زبانیں جو ہیر پھیر کیا اُن میں اختلاف جو پیدا کیا وہ وہی جگہ ہے- اِس
وجہ سے اُس جگہ کا نام بابل * ہوا- اس طرح خداوند نے اُس جگہ سے لوگوں
کوساری زمین پر مُنتشر کردیا-

سم کے خاندان کی تاریخ

۱۰ یہ سم کے خاندان کی تاریخ ہے- طوفان کے دوسال بعد جب سم
سو سال کا ہوا تھا تُو اُسے اَرفکسد نام کا ایک بیٹا پیدا ہوا- ۱۱ اُس کے بعد
سم پانچسو سال زندہ رہا- اور پھر اُسے دوسرے کئی لڑکے اور لڑکیاں پیدا
ہوئیں-
۱۲ اَرفکسد جب پینتیس برس کا ہوا تو اُسے سِلح نام کا ایک لڑکا پیدا
ہوا- ۱۳ سِلح پیدا ہونے کے بعد اَرفکسد چار سو تین برس زندہ رہا- اُس
مدت میں اُسے اور دوسرے کئی لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں-
۱۴ سِلح جب تیس برس کا ہوا تو اُسے عِبر نام کا ایک لڑکا پیدا ہوا-
۱۵ عِبر جب پیدا ہوا تو اُس کے بعد سِلح چار سو تین برس زندہ رہا- اُس
دوران اس کو مزید لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں-
۱۶ عِبر جب چونتیس برس کا ہوا تو فلج نام کا بیٹا پیدا ہوا- ۱۷ فلج
پیدا ہونے کے بعد عِبر چار سو تیس برس سے بھی زیادہ مدّت تک زندہ رہا-
اور اُس دور میں اُس کو دوسرے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں-
۱۸ فلج جب تیس برس کا ہوا تو اُسے رعو نام کا ایک لڑکا پیدا ہوا-
۱۹ رعو پیدا ہونے کے بعد فلج دو سو نو برس زندہ رہا- اُس مدّت میں اُسے
اور دیگر لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں-
۲۰ جب رعو بتیس برس کا ہوا تو اُسے سروج نام کا ایک لڑکا پیدا
ہوا- ۲۱ سروج پیدا ہونے کے بعد رعو دو سو سات برس زندہ رہا- اُس
مدّت میں اُس سے اور بھی دیگر لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں-
۲۲ سروج جب تیس برس کا ہوا تو اُسے نحور نام کا ایک لڑکا پیدا
ہوا- ۲۳ نحور کی پیدائش کے بعد سروج دو سو برس زندہ رہا- اور اُس
دوران اُس کو مزید لڑکے پیدا ہوئے-
۲۴ نحور جب اُنتیس برس کا ہوا تو اُس سے تارح پیدا ہوا-
۲۵ تارح پیدا ہونے کے بعد نحور ایک سو اُنیس برس زندہ رہا- اُس
دوران وہ دیگر لڑکے اور لڑکیاں پایا-

فلج اس نام کے معنی ہی تقسیم ہیں-

بابل جن کے معنی ہی ”ہیر پھیر“ ہے-

۲۶ تارح جب ستّر برس کا ہوا تو اُسے اَبرام نحور اور حاران نام کے لڑکے
پیدا ہوئے۔

تارح کی خاندانی تاریخ

۲۷ یہ تارح کے خاندان کی تاریخ ہے۔ تارح ابرام نحور اور حاران کا
باپ ہے۔ اور حاران لوط کا باپ ہے۔ ۲۸ حاران بابل کے علاقہ میں
اپنے خاص گاؤں اُور میں مَرا۔ اور حاران جب مَرا تو اُس کا باپ اُس وقت
تک زندہ تھا۔ ۲۹ ابرام اور نحور دونوں نے شادیاں کرلیں۔ ابرام کی
بیوی کا نام سارائی۔ نحور کی بیوی کا نام مِلکہ تھا۔ اور یہ حاران کی بیٹی تھی۔
اورحاران مِلکہ اوراِسکہ کا باپ تھا۔ ۳۰ سارائی کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اِس
لئے کہ وہ بانجھ تھی۔
۳۱ تارح اپنے خاندان کو ساتھ لے کر بابل کے اپنے خاص گاؤں اُور
سے نکل کر کنعان کی طرف راہ سفر اختیار کیا۔ تارح اپنے بیٹے ابرام کو اور
اپنے پوتے لوط کو (حاران کا بیٹا) اور اپنی بہو سارائی کو ساتھ لے کر حاران
شہر کو نکلا تاکہ وہ وہیں پر سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ ۳۲ تارح دو
سو پانچ برس زندہ رہ کر حاران میں مر گیا۔

خُدا کا اَبرام کو بُلانا

۱۲

خداوند نے اَبرام سے کہا،
"تو اپنے مُلک کو اور اپنے لوگوں کو چھوڑ کر چلا جا۔ تو اپنے باپ کے
خاندان کو چھوڑ کر اُس مُلک کو چلا جا جسے میں دکھاؤنگا۔
۲ میں تجھے خیرو برکت عطا کروں گا۔ اور تجھے ایک بڑی قوم بناؤں
گا۔ پھر تیرے نام کو خوب شہرت دوں گا۔ لوگ تیرے نام کا استعمال
دوسرے لوگوں کو دعاء دینے کے لئے کریگا۔
۳ اور کہا کہ تیرے ساتھ بھلائی کرنے والوں کیلئے میں برکت دوں گا۔
اور وہ جو تیری بُرائی چاہنے والے ہیں میں اُن کو سزادوں گا۔ تیری
معرفت سے اہل دُنیا برکت پائیں گے۔"

کنعان کیلئے اَبرام کا سفر

۴ ابرام نے ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند نے اسے کہا۔ اور وہ شہر حاران
کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اور اُس کے ساتھ لوط بھی چلا گیا۔ اس وقت ابرام کی عمر
پچھتّر سال تھی۔ ۵ ابرام اپنی بیوی سارائی کو اور اپنے بھتیجہ لوط کو اپنے
ساتھ لے گئے۔ جب وہ حاران شہر چھوڑ رہے تھے تو خود کی ذاتی جائیداد کو
اپنے ساتھ لے گئے۔ ابرام کے حاران شہر میں جو غلام تھے وہ بھی اُس کے
ساتھ چلے گئے۔ ابرام اور اُس کے ساتھی حاران شہر کو چھوڑ کر سر زمین
کنعان چلے گئے۔ ۶ ابرام نے مُلک کنعان میں اپنے سفر کو آگے بڑھایا۔ اور
وہ سِکم قصبہ کو پہنچ گیا، اور پھر وہاں سے مورہ کے شاہ بلوط درختوں تک
پہنچا۔ اُس زمانے میں کنعانی لوگ وہاں آباد تھے۔
۷ خداوند ابرام کو نظر آیا اور اُس سے کہا، "میں تیری نسل کو یہی مُلک
دوں گا۔"
اُس جگہ اَبرام خداوند کو دیکھا۔ اس وجہ سے ابرام، خداوند کی عبادت
کرنے کے لئے وہاں پر ایک قربان گاہ بنایا۔ ۸ اُس کے بعد ابرام اُس جگہ
سے نکل کر بیت ایل کے مشرق میں پہاڑی علاقوں کا سفر کیا۔ اور وہاں
ابرام نے اپنے خیمے کو نصب کیا۔ مغربی جانب بیت ایل تھا۔ اور مشرق
کی سمت میں عی شہر تھا۔ اُس جگہ پر اسنے خداوند کے لئے ایک قربان گاہ
بنایا۔ وہاں پر اُسنے خداوند کی عبادت کی۔ ۹ پھر اُس کے بعد اُس نے اپنے
سفر کو جاری رکھا، اور نیگیے مقام کی طرف چلا گیا۔

ابرام مصر میں

۱۰ اس زمانے میں زمین سوکھ گئی تھی۔ اور بارش نہ تھی۔ اور وہاں
اناج اُگانا ممکن نہ تھا۔ اِس وجہ سے اَبرام سکونت اختیار کرنے کیلئے مصر کو
چلا گیا۔ ۱۱ اَبرام کو یہ بات معلوم تھی کہ اُس کی بیوی سارائی حسین و
جمیل ہے۔ اِس لِئے مصر کو جانے سے پہلے اَبرام نے سارائی سے کہا کہ تیرا
خوبصورت ہونا مجھے معلوم ہے۔ ۱۲ مصر کے مَرد تُجھے دیکھ کر کہیں گے
'یہ اِس کی بیوی ہے۔' یہ سمجھ کر تُجھے حاصل کرنے کیلئے وہ مجھے قتل کریں
گے اور تجھے زندہ چھوڑیں گے۔ ۱۳ اس وجہ تو لوگوں سے کہہ کہ تو میری
بہن ہے۔ تب وہ مجھے تیرا بھائی سمجھ کر اور مجھے قتل کرنے کے بجائے
میرے ساتھ ہمدردی کا مُظاہرہ کریں گے۔ اور کہا کہ اِس طرح تو میری
جان بچانے کا ذریعہ بنے گی۔
۱۴ اُس کے فوراً بعد اَبرام مصر کو آیا۔ مصر کے لوگوں نے دیکھا کہ
سارائی بہت خوبصورت ہے۔ ۱۵ مصر کے چند معزز قائدین نے بھی اُس
کو دیکھا۔ اور اُنہوں نے فرعون کے پاس جا کر اُس کے غیر معمولی حُسن و
جمال کے بارے میں تفصیلات سُنائے۔ پھر وہ قائدین سارائی کو فرعون
کے پاس بلالے گئے۔ ۱۶ اَبرام کو سارائی کا بھائی جان کر فرعون اَبرام
سے ہمدردی جتانے لگا۔ اور فرعون نے اَبرام کو جانور بکریاں اور گدھے
بھی دیئے۔ اور اِس کے علاوہ نوکر اور لونڈیوں کے ساتھ اُونٹ بھی دیئے۔
۱۷ فرعون چونکہ اَبرام کی بیوی کو اپنے قبضہ میں لے لیا تھا جسکی
وجہ سے خداوند فرعون کو اور اُس کے گھر والوں کو خوفناک قسم کی
بیماریوں میں مُبتلا کردیا۔ ۱۸ تب فرعون نے اَبرام کو بُلا کر کہا کہ تو

نے تومیرے حق میں بہت ہی بُرا کیا ہے۔ اور تُونے یہ بات مُجھ سے
کیوں چھپائی کہ سارائی تیری بیوی ہے؟ ۱۹ اور مُجھ سے تونے یہ کیوں
کہا، 'یہ میری بہن ہے؟' تمہارے ایسا کہنے کی وجہ سے میں نے اُس کو اپنی
بیوی بنالیا۔ لیکن اب تو میں تیری بیوی کو پھر سے تیرے ہی حوالے کرتا
ہوں۔ اور کہا کہ تُو اُس کو ساتھ لے کر چلا جا۔ ۲۰ پھر اُس کے بعد فرعون
نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اَبرام کو مصر سے باہر نکال دیا جائے۔ جس کی
وجہ سے اَبرام اور اُس کی بیوی اُس جگہ سے نکل گئے۔ اور وہ اپنے ساتھ جو
کُچھ چیزیں تھیں اُن کو ساتھ لے کر چلے گئے۔

اَبرام کا کنعان واپسی

۱۳ اَبرام مِصر سے نکلا۔ اَبرام اپنی بیوی کو اور اپنی تمام تر
پونجی کو بھی ساتھ لے کر بَراہ نیگیو اپنا سفر کیا۔ اور لوط
بھی اُس کے ہمراہ تھا۔ ۲ اور اُس وقت اَبرام مالدار ہو گیا تھا۔ جبکہ اُس کے
پاس کئی ایک جانور تھے۔ اور بہت سا سونا اور چاندی تھا۔
۳ اَبرام اپنے سفر کو آگے بڑھاتے ہوئے نیگیو سے آگے بیت ایل کو
واپس لوٹ گیا۔ اور وہ بیت ایل شہر سے عی شہر کے درمیانی مقام کو چلا
گیا۔ اَبرام اور اُس کے خاندان والے جس جگہ اُترے تھے وہ یہی مقام تھا۔
۴ یہی وہ جگہ ہے جہاں ابرام نے پہلے ایک قربان گاہ بنایا تھا۔
اور وہاں اس جگہ پر ابرام نے خداوند کی عبادت کی تھی۔

اَبرام اور لوط کا بچھڑ جانا

۵ اِس زمانے میں لوط بھی اَبرام کے ساتھ سفر کرتا تھا۔ لوط کے پاس
بھی بکریوں کا ریوڑ اور جانوروں کا گلّہ اور ڈیرے وغیرہ بھی تھے۔ ۶ اَبرام
اور لوط کیلئے چونکہ ان کے پاس کثرت سے جانور تھے جس کی وجہ سے اُن کی
دیکھ بھال کیلئے وہ جگہ ناکافی تھی۔ ۷ اَبرام کے اور لوط کے چوپان تکرار
کرنے لگے۔ اُس زمانے میں کنعانی اور فرزّی بھی اُسی جگہ زندگی گذارتے
تھے۔

۸ اِس وجہ سے اَبرام نے لوط سے کہا کہ تُجھ میں اور مُجھ میں کسی بھی
قسم کی بحث اور اَن بن نہ ہو، اور تیرے اور میرے لوگوں میں کسی بھی
قسم کی رنجش نہ ہو، کیوں کہ ہم سب آپس میں بھائی ہیں۔ ۹ ہم جُدا
ہوجائیں گے۔ تیری پسند کی جگہ کا تو اِنتخاب کرلے۔ اگر تو بائیں طرف
جانا چاہتا ہے تو میں داہنی طرف چلا جاؤں گا۔ اور اگر تو داہنی طرف جانا
چاہتا ہے تو میں بائیں طرف چلا جاؤں گا۔
۱۰ جب لوط نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو اسے یردن کی گھاٹی نظر آئی۔ اور
اس نے وہاں ضرورت سے زیادہ پانی کو دیکھا۔ (یہ اس وقت کی بات ہے
جب خداوند نے سدوم اور عمورہ شہروں کو برباد نہ کیا تھا۔ اُس زمانے میں
یردن کی گھاٹی سے ضُغر تک خداوند کے چمن کی طرح تھا۔ اور زمین مصر کی
زمین کی طرح زرخیز بھی تھی۔) ۱۱ اِس وجہ سے لوط نے یردن کی ساری
گھاٹی کو اپنے لئے منتخب کرلیا۔ اور دونوں ایک دوسرے سے جُدا ہوئے۔
اور لوط نے مشرق کی طرف سفر کیا۔ ۱۲ اور اَبرام مُلک کنعان میں ہی رہ
گیا۔ اور لوط نے گھاٹی میں پائے جانے والے شہروں کے درمیان سکونت
اختیار کیا۔ وہ اپنے خیمہ کو آگے بڑھاتے رہا جب تک کہ اسنے سدوم کے
نزدیک خیمہ نہ لگالیا۔ ۱۳ سدوم کی رعایا بہت بُری تھی۔ اور وہ ہمیشہ
خداوند کی مرضی کے خلاف گناہوں کے کام کیا کرتی تھی۔
۱۴ لوط کے جانے کے بعد خداوند نے اَبرام سے کہا، "چاروں طرف
نظر دوڑا شمال اور جنوب کی طرف، اور مشرق و مغرب کی طرف دیکھ۔
۱۵ تو جس مُلک کو دیکھ رہا ہے، تُجھے اور تیرے بعد تیری نسل کے زندہ
رہنے والوں کیلئے عطا کروں گا۔ اور یہ ہمیشہ کیلئے تیرا ہی ہوگا۔ ۱۶ میں
تیرے لوگوں کو زمین کی خاک ذرّوں کے برابر بڑھاؤں گا۔ اگر کسی کیلئے
زمین کی خاک کے ذرّوں کی گنتی کرنا تو ٹھیک اِسی طرح تیری نسل کے
لوگوں کی گنتی بھی اُسی قدر ہوگی۔ ۱۷ اِس وجہ سے تو چلا جا اور تیری
ساری زمین میں گھوم پھر۔ اور اُس کے طول و عرض میں چل پھر۔ اور اُس
کی لمبائی اور چوڑائی میں پِھر لے۔ اور کہا کہ یہ کیوں اِس لئے کہ میں تُجھے
وہ دیتا ہوں۔"
۱۸ اِس لئے اَبرام نے اپنے خیموں کو اٹھا لیا۔ اور شاہ بلوط کے مَمرہ
مقام کے قریب سکونت اختیار کیا۔ اور یہ حبرون شہر کے قریب تھا۔
اُس جگہ اَبرام نے خداوند کی عبادت کیلئے ایک قربان گاہ بنایا۔

لوط کی گرفتاری

۱۴ امرافل، سنعار کا بادشاہ تھا، اور اَریوک، الاسر کا بادشاہ
تھا، اور کدرلاعمر، عیلام کا بادشاہ تھا۔ اور تدعال جوئیم
کا بادشاہ تھا۔ ۲ یہ تمام بادشاہ سدوم کے بادشاہ برع، اور عمورہ کے بادشاہ
برشع، ادمہ کے بادشاہ سُنیاب، ضبوئیم کے بادشاہ شمیبر اور بالع کے بادشاہ
سے جنگ لڑا۔ (بالع کو ضغر بھی کہا جاتا ہے۔)
۳ اِن تمام بادشاہوں نے سِدّیم گھاٹی میں اپنی فوجوں کو اکٹھّا کیا۔
(سدّیم گھاٹی اب کھارا سمندر ہے۔) ۴ یہ تمام بادشاہ بارہ برس تک
کدرلاعمر کے تابع رہے۔ لیکن سترھویں برس اُن سبھوں نے اُس کے
خلاف بغاوت کی۔ ۵ اِس لئے چودھویں برس میں بادشاہ کدرلاعمر اور اُس
کے حامی بادشاہ انلوگوں کے خلاف جنگ کیلئے آگئے۔ کدرلاعمر اور اُس کے
حامی بادشاہوں نے رفائیم کے لوگوں کو عستارات قرنیم میں اور زوزیوں کو

حام میں اور ایمیم کو سوی قریتیم میں شکست دیئے۔ ۶ اس کے علاوہ وہ
حوریوں کو پہاڑی سرحد سے یل فاران تک اُن کو پسپا کئے۔ (ایل فاران
ریگستان کے قریب میں ہے۔) ۷ پھر اُس کے بعد کدرلاعمر بادشاہ شمالی
علاقے میں واپس لوٹا اور عین مصفات کو قادس پہنچ کر تمام عمالیقیوں کو
شکست دی۔ اِس کے علاوہ وہ حصیصون تمر میں رہنے والے اموریوں کو بھی
شکست دی۔

۸ اُس زمانے میں سدوم کا بادشاہ، عمورہ کا بادشاہ، ادمہ کا بادشاہ،
ضبوئیم کا بادشاہ اور بالع کا بادشاہ (جو ضغر بھی کہلاتا ہے۔) سب ایک ساتھ
جمع ہو کر اپنے دُشمن کے خلاف لڑنے کیلئے سدوم کی گھاٹی میں گئے۔
۹ انہوں نے عیلام کے بادشاہ کدُرلاعمر اور جوئیم کے بادشاہ تدعال اور
سنعار کے بادشاہ امرافل اور الاسر کے بادشاہ اریوک کے خلاف جنگ کی۔
اِس طرح اِن چار بادشاہوں نے پانچ بادشاہوں کے خلاف جنگ کی۔
۱۰ سدّیم گھاٹی کو لتار کے گڑھے سے بھرے ہوئے تھے۔ سدوم اور
عمورہ کے بادشاہ اور ان کی فوج بھاگ گئے اور بھاگتے ہوئے ان گڑھوں میں
گرگئے، اور جو زندہ رہے وہ پہاڑوں میں بھاگ گئے۔
۱۱ جو فتح یاب ہوئے وہ سدوم اور عمورہ کے لوگوں نے جن اشیاء کو
پائے تھے وہ تمام چیزیں اُن سے حاصل کرلئے۔ اور وہ اُن تمام کا اناج اور
اُن کے کپڑے حاصل کرلئے۔ ۱۲ اَبرام کے بھائی کا بیٹا لوط سدوم میں
قیام پذیر تھا۔ دُشمنوں نے اُسے قید کرلیا۔ اور اُس کی تمام اشیاء کو بھی
چھین لے گئے۔
۱۳ اُن میں سے ایک جو بھاگنے میں بچ نکلا تھا، اَبرام عبرانی کے
پاس گیا اور پیش آئے ہوئے اُن تمام واقعات کو اُسے سُنایا۔ اَبرام اَموری
کے ممرے کے درختوں سے قریب رہتا تھا۔ ممرے، اسکال اور عانیر ایک
دُوسرے کی مدد کرنے کیلئے آپس میں ایک معاہدہ کیا۔ ان لوگوں نے اَبرام
کی مدد کرنے کیلئے بھی ایک معاہدہ کیا۔

اَبرام کا لوط کا رہا کرانا

۱۴ اَبرام کو لوط کے قید میں رہنے کی بات معلوم ہوئی۔ اِس وجہ سے
اَبرام نے اپنے گھر میں پیدا ہونے والے نوجوانوں کو جمع کیا۔ اُن میں تین
سو اٹھارہ تربیت یافتہ فوجی تھے۔ اَبرام نے اُن کو ساتھ لے کر دُشمنوں پر
حملہ کرتے ہوئے دان کے گاؤں تک پیچھے ڈھکیل دیا۔ ۱۵ اُس رات وہ
اور اُس کے نوکر اچانک دُشمنوں پر حملہ کرکے اُن کو شکست دیئے۔ پھر
دمشق کے شمال میں واقع خوبہ تک اُن کو پیچھے ڈھکیل دیا۔ ۱۶ اُس کے
بعد وہ تمام چیزیں کہ جن کو دُشمنوں نے چھین لیا تھا اور لوط کے سارے
اَثاثہ کو بھی اَبرام نے حاصل کرکے لوط کے ساتھ واپس آیا۔ اِس کے علاوہ وہ
عورتیں جن کو کہ قیدی بنایا گیا تھا اور دیگر لوگوں کو بھی ساتھ لے کر واپس
آگیا۔ ۱۷ اَبرام کدرلاعمر کو اور اُس کے حامی بادشاہوں کو شکست دینے
کے بعد اپنے گھر کو واپس لوٹا۔ تب سدوم کا بادشاہ اَبرام سے ملاقات
کرنے کیلئے سوی گھاٹی تک گیا۔ (اب اس کو بادشاہ کی گھاٹی کے نام سے
پُکارتے ہیں۔)

ملِک صدق

۱۸ سالم کا بادشاہ ملک صدق بھی اَبرام سے ملنے کے لئے چلا گیا۔
جو خدائے عظیم کا کاہن تھا وہ روٹی اور مئے لِئے ہوئے آیا۔ ۱۹ اور اَبرام
کو اِس طرح دُعا دی،
”اے اَبرام خدائے عظیم تُجھے برکت دے۔ آسمان اور زمین کو پیدا
کرنے والا تو وہی ہے۔
۲۰ اَبرام، ہملوگ خدائے عظیم کی حمد کرتے ہیں جو کہ تیرا مدد گار
ہے تیرے دُشمنوں کو شکست دینے کے لئے۔“
اِبرام جو کچھ بھی جنگ سے لے آیا اس کا دسواں حصّہ ملک صدق کو
دیا۔ ۲۱ تب سدوم کا بادشاہ اَبرام سے کہا کہ ان تمام چیزوں کو تُو ہی
رکھ لینا۔ اور میرے اُن لوگوں کو کہ جن کو دُشمنوں نے اپنے قبضہ میں
کرلیا ہے صرف اُن کو مجھے دے دے۔
۲۲ لیکن اَبرام نے اس سے کہا، ”میں خداوند، خدائے عظیم کے نام
پر وعدہ کرتا ہوں جس نے آسمان و زمین بنایا۔ ۲۳ تیری جو بھی چیزیں
ہیں میں اُن کو اپنے لئے نہ رکھوں گا۔ اگرچہ کہ وہ ایک دھاگا ہو یا کہ کسی
جوتی کا تسمہ ہو۔ میں اپنے پاس نہ رکھّوں گا۔ اس طرح سے تم یہ کہنے کے
لائق نہیں ہوگے، 'میں نے اِبرام کو امیر بنایا۔' ۲۴ میرے نوجوانوں
نے جو غذا کھائی ہے اُس کے سوا میں کسی اور چیز کو قبول نہیں کرونگا۔
لیکن آپ دوسرے لوگوں کو اُن کا حصّہ دیدیجئے۔ عانیر، اسکال اور ممرے
نے مجھے جنگ میں مدد کئے۔ انکو اپنا حصّہ لینے دو۔“

خُدا کا اَبرام سے کیا ہوا معاہدہ

۱۵ اِن واقعات کے پیش آنے کے بعد خواب میں اَبرام کو
خُداوند کا پیغام آیا۔ خُدا نے اُس سے کہا کہ اے اَبرام، تو
خوف زدہ نہ ہو، میں تیرا ڈھال ہوں اور میں ہی تُجھے عظیم اجر و بدلہ دوں گا۔
۲ اُس پر اَبرام نے کہا کہ اے خُداوند خدا تو مجھے کُچھ بھی دے لیکن مجھے
سکون و چین نہ ملے گا۔ کیوں کہ مُجھے کوئی بیٹا ہی نہیں ہے۔ اور کہا کہ جب
میں مرجاؤں تو میری تمام ترجائیداد میرے نوکر دمشق کے الیعزر کے
حوالے ہوگی۔ ۳ پھر اَبرام نے کہا کہ تُو نے تو مجھے بیٹا ہی نہیں دیا ہے۔

اِس وجہ سے وہ نوکر جو میرے گھر میں پیدا ہُوا ہے وہی میری تمام چیزوں
کا مالک ہوگا۔
۴ تب خداوند نے اَبرام سے کہا کہ تیری ساری جائیداد و مِلکیت کا
مالک ہونے والا تیرا نوکر نہیں ہے۔ اِس لئے کہ تو ہی بیٹے کو پائے گا۔ اور
کہا کہ تیرا بیٹا ہی تیری ساری مِلکیت کا مالک ہوگا۔
۵ تب خُدا نے اَبرام کو باہر بُلایا اور اُس سے کہا کہ آسمان کی طرف
نظر اُٹھا کر ستاروں کو دیکھ۔ اتنے تارے ہیں کہ تُو گنتی نہ کر سکے گا۔ اور کہا
کہ آنے والے زمانے میں تیرا قبیلہ بھی اُسی طرح ہوگا۔
۶ اَبرام نے خُدا پر یقین کیا۔ خُدا نے اُس ایمان کی بُنیاد پر اَبرام کو
نیک و راستبازوں میں شُمار کیا۔ ۷ خُدا نے اَبرام سے کہا کہ میں تجھے
کلدیوں کے اُور شہر سے بُلوایا ہے۔ تجھے یہ شہر دینے کیلئے اور تو اِس شہر کو
پالینے کیلئے ہی تو میں نے تجھے بُلایا ہے۔
۸ اُس بات پر اَبرام نے خداوند سے پوچھا کہ اے میرے مالک، مُجھے
یہ مُلک یقینی طور پر ملنے کی بات کیسے جانوں؟
۹ خُدا نے اَبرام سے کہا کہ ہم آپس میں ایک معاہدہ کرلیں گے۔ وہ یہ
کہ تین سال کی ایک گائے، اور تین سال کی ایک بکری اور تین برس کا
ایک بینڈھا، لیتے ہوئے آ اور کہا کہ اِس کے علاوہ ایک فاختہ اور ایک کبوتر
ساتھ لیتے ہوئے آنا۔
۱۰ اَبرام خُدا کیلئے اُن تمام کو لیتے آیا۔ اَبرام نے اُن سب کو
قربان کیا اور دو دو ٹکڑے کیا۔ اُس کے بعد اَبرام نے اس ٹکڑے کے مقابل
اسکا ہی ٹکڑا رکھا۔ البتہ ابرام نے پرندوں کے دو ٹکڑے نہ کئے۔ ۱۱ کچھ
وقت گذرنے کے بعد بڑے پرندے ان جانوروں کا گوشت کھانے کے
لئے اڑکر آئے۔ لیکن ابرام نے ان پرندوں کو اڑادیا۔
۱۲ شام ہوگئی، سورج غُروب ہونے لگا۔ اور ادھر اَبرام کو گھری نیند
آئی۔ جب وہ نیند کرنے لگا تو بھیانک اَندھیرا چھا گیا۔ ۱۳ تب خداوند
نے اَبرام سے کہا کہ تجھے یہ تمام باتیں معلوم ہونی چاہئے۔ تیری نسل کے
لوگ جائینگے اور غیروں کے ملک میں سکونت اختیار کریں گے۔ اور وہاں
کے لوگ انہیں غلام بنالینگے۔ اور وہ وہاں چار سو برس تک تکالیف اُٹھائیں
گے۔ ۱۴ لیکن چار سو برس گذرنے کے بعد اُن پر حکومت کرنے والے
اُس ملک کو میں سزادوں گا۔ اور تیری قوم اُس ملک کو چھوڑ کر چلی جائے
گی۔ تیرے لوگ جب اُس ملک کو چھوڑنے لگیں گے تو اپنے سرمایہ و پونجی
کو ساتھ لیتے جائیں گے۔
۱۵ "تو بہت ہی بوڑھا وضعیف ہونے تک زندہ رہے گا اور پھر بعد
بہت ہی اطمینان وسکون سے مَرے گا۔ اور تم اپنے خاندان والوں کے پاس
ہی دفنائے جاؤ گے۔ ۱۶ پھر چار پُشتوں کے گذرنے کے بعد تیرے لوگ
اِس ملک کو واپس لوٹیں گے۔ لیکن اب تک اموریوں کی گناہ پوری نہیں
ہوئی ہے۔"
۱۷ جوں ہی سورج غروب ہوا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ جانوروں کو
کاٹ دیئے گئے دو دو ٹکڑے ابھی زمین ہی پر تھے کہ اُس وقت آگ اور دُھویں
سے پُر مشعلیں اُن ٹکڑوں کے درمیان سے ہو کر گذر گئیں۔
۱۸ اس وجہ سے اُس دِن خُداوند نے ایک وعدہ کرکے اَبرام سے
ایک معاہدہ کرلیا۔ اور خداوند نے اُس سے کہا کہ میں تیری نسل کو یہ ملک
دوں گا۔ میں اُن کو دریائے مصر سے دریائے فرات تک کے علاقے کو دوں
گا۔ ۱۹ یہ قینیوں کا، قینزیوں کا، قدمونیوں کا، ۲۰ اور حِتیوں کا،
فرِزّیوں کا، رفائیم کا، ۲۱ اموریوں کا، کنعانیوں کا، جرجاسیوں کا، اور
یبوسیوں کا ملک ہے۔

خادمہ لڑکی ہاجرہ

۱۶ سارائی اَبرام کی بیوی تھی۔ اُس کی کوئی اولاد نہ تھی۔
سارائی کی ایک مصری خادمہ تھی۔ اُس کا نام ہاجرہ تھا۔
۲ سارائی نے اَبرام سے کہا، "خُداوند نے مجھے اولاد ہونے کا موقع ہی نہ
دیا۔ اسلئے میری لونڈی ہاجرہ کے پاس جا۔ اور اُس سے جو بچّہ پیدا ہوگا میں
اسے اپنے ہی بچّے کی مانند قبول کرلوں گی۔"
تب اَبرام نے اپنی بیوی سارائی کا شکر ادا کیا۔ ۳ اَبرام کا کنعان میں
دس برس رہنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اِبرام کی بیوی سارائی نے ہاجرہ
کو، اِبرام کو اسکی بیوی بننے کے لئے دیا۔ (ہاجرہ مصر کی لونڈی تھی۔)
۴ اِبرام نے ہاجرہ سے جسمانی تعلقات قائم کیا اور وہ حاملہ ہوئی۔ اسکے
بعد ہاجرہ اپنی مالکہ کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگی۔ ۵ تب سارائی نے
اَبرام سے کہا کہ اس کے نتیجہ میں جو کچھ بھی ناسازگار حالات پیدا ہوا ہے
اُس کی تمام تر ذمّہ داری تیرے سر ہے۔ میں نے اُسکو تیرے حوالے
کردی ہے۔ اور وہ اَب حاملہ ہے۔ اور مجھے حقیر جان کر دُھتکار دیتی ہے۔ اور
سوچتی ہے کہ وہ مجھ سے بہتر ہے۔ اب خداوند ہی فیصلہ کرے گا کہ ہم میں
کون صحیح ہے۔
۶ اِس بات پر اَبرام نے سارائی سے کہا، "تُو تو ہاجرہ کی مالکہ ہے۔ تو
جو چاہے اُس کے ساتھ کرسکتی ہے۔" اِس لئے سارائی نے ہاجرہ کو ذلیل
کی۔ اور وہ بھاگ گئی۔

ہاجرہ کا بیٹا اِسمٰعیل

۷ خداوند کا فرشتہ ہاجرہ کو ریگستان میں چشمہ کے پاس دیکھا۔ اور وہ
چشمہ شور کو جاتے ہوئے راستے کے قریب تھا۔ ۸ فرشتے نے اُس سے کہا

کہ اے ہاجرہ تو سارائی کی لونڈی ہونے کے باوجود یہاں کیوں ہے؟ اور
پوچھا کہ تُو کہاں جارہی ہے؟
ہاجرہ نے کہا کہ میں میری مالکہ سارائی کے پاس سے بھاگی جارہی ہوں۔
۹ خداوند کا فرشتہ ہاجرہ سے کہا کہ سارائی تو تیری مالکہ ہے۔ تُو اُس کے
پاس لوٹ کر جا اور اُس کی بات مان۔ ۱۰ اِس کے علاوہ خداوند کا فرشتہ
ہاجرہ سے کہا، ”میں تیری نسل کے سلسلہ کو بہت بڑھاؤں گا۔وہ اتنے
ہونگے کہ گِنا نہیں جائے گا۔“
۱۱ مزید فرشتہ نے اُس سے کہا،
”اے ہاجرہ اب تُو حاملہ ہو گئی ہے۔ اور تُجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ تو
اس کا نام اِسمٰعیل *رکھنا۔ اِس لئے کہ خداوند نے تیری تکالیف کو سُنا
ہے۔ اوروہ تیری مدد کرے گا۔
۱۲ ”اِسمٰعیل جنگلی گدھے کی طرح مضبوط اور آزاد ہے۔ اور وہ ہر
ایک کا مخالف ہوگا۔ اور ہر ایک اُس کے مخالف ہوگا۔ وہ اپنے بھائیوں
کے قریب خیمہ زن ہوگا۔“

۱۳ خداوند نے خُود ہاجرہ کے ساتھ باتیں کی۔ اس وجہ سے ہاجرہ نے
کہی، ”اِس جگہ بھی خُدا مُجھے دیکھ کر میرے بارے میں فِکر مند ہوتا ہے۔“
اسلئے اس نے اسکا ایک نام دیا ”خدا مجھے دیکھتا ہے“ ہاجرہ نے کہا،
”میں نے خدا کو یہاں دیکھا ہے لیکن میں اب تک زندہ ہوں! اسلئے
انہوں نے خدا کا نام دیا، ”خدا جو مجھے دیکھتا ہے۔“ ۱۴ اِس وجہ سے اُس
کنواں کا نام بیر لحی روئی *ہوگیا۔ وہ کنواں قادِس اور بِرد کے درمیان
ہے۔
۱۵ ہاجرہ نے اَبرام کے بیٹے کو جنم دیا۔ اور اَبرام نے اُس بیٹے کو
اِسمٰعیل کا نام دیا۔ ۱۶ اَبرام جب چھیاسی برس کا ہوا تو ہاجرہ سے اِسمٰعیل
پیدا ہوا۔

ختنہ-معاہدہ کا ثبوت

۱۷ جب اَبرام کی عمر ننانوے برس ہوئی تو خداوند اس پر
ظاہر ہوا اور اُس سے کہا، ”میں خدا قادر مطلق ہوں۔
میرے سامنے صحیح راستے پر چلو۔ ۲ میں تُجھ سے ایک معاہدہ کرتا ہوں اور
کہا کہ میں تُجھے ایک بڑی قوم بنانے کا وعدہ کرتا ہوں۔“
۳ اُس کے فوراً بعد اَبرام نے خُدا کو سجدہ کیا۔ ۴ تب خُدا نے اُس سے
کہا، ”میں تجھ سے جو وعدہ کیا ہوں وہ یہ ہے: بہت سارے قوموں کا باپ
ہوگا۔ ۵ تیرا نام اَبرام کے بجائے ابراہیم رکھتا ہوں۔ اب اِسکے بعد تُجھے
ابراہیم ہی پُکاریں گے۔ اِس لئے کہ اِس کے بعد کئی نسلوں کیلئے تیری
حیثیت جدّ اعلیٰ کی ہوگی۔ ۶ میں تمہیں بہت ساری نسلیں دونگا۔ پوری
قوم اور تمام بادشاہ تم ہی میں سے آئیگا۔ ۷ میں تیرے ساتھ ایک معاہدہ
کروں گا۔ اور یہ معاہدہ تیری تمام نسلوں کے لئے ہوگا۔ یہ معاہدہ ہمیشہ کے
لئے رہیگا۔ میں تمہاری اور تیری نسلوں کا خدا ہونگا۔ ۸ تُو جس کنعان کی
طرف سفر کررہا ہے وہ تُجھے اور تیری ساری نسل کو ہمیشہ کیلئے دُوں گا۔ اور
کہا کہ میں ہی تُمہارا خُدا ہوں۔“
۹ اِس کے علاوہ خُدا نے ابراہیم سے کہا، ”ہمارے معاہدہ کے مُطابق
تُو اور تیری ساری نسل کو ہمارے تمام معاہدے کے شُکر گذار ہونا چاہئے۔
۱۰ تو اور تیری نسل اس معاہدہ کو ضرور مانے کہ ہر ایک مرد کا ختنہ
ضرور ہونا چاہئے۔ ۱۱ تم اپنے چمڑے کو کاٹ ڈالو گے یہ دکھانے کے
لئے کہ تم معاہدہ کا پالن کرتے ہو۔ ۱۲ آج کے بعد سے تُمہارے پاس پیدا
ہونے والے ہر نرینہ بچّے کو پیدائش کے آٹھ دِن بعد ختنہ کروانا ہوگا۔ یہ
قاعدہ و قانون تُمہارے گھر میں پیدا ہونے والے خادِموں کیلئے اور غیر
ممالک سے خرید لائے نوکروں کیلئے بھی لازمی ہوگا۔ میرے اور تیرے
درمیان ہوئے معاہدہ کیلئے یہ بطور نشان کے ہوگا۔ ۱۳ اس طرح ہر ایک
لڑکا کا ختنہ ہونی چاہئے۔ تمہارے گھر میں پیدا ہونے والے ہر ایک لڑکا یا
پھر پیسے سے خریدے گئے ہر ایک لڑکے کے ساتھ یہ نہیں کرنا چاہئے۔ جو
معاہدہ میں نے تیرے ساتھ کیا ہے ہمیشہ کے لئے رہیگا۔ ۱۴ وہ آدمی جسکا
ختنہ نہ کیا گیا ہو اپنے لوگوں سے کاٹ دیا جائیگا۔ اسطرح کا آدمی
میرے معاہدہ کی نافرمانی کررہاہے۔“

اسحاق - وعدہ کیا ہوا بیٹا

۱۵ خُدا نے ابراہیم سے کہا کہ تیری بیوی سارائی * کا میں ایک
نام دیتا ہوں۔ اور اب اُس کا نیا نام سارہ * ہوگا۔ ۱۶ میں اُس کے حق
میں برکت دوں گا اور اُس کو ایک بیٹا عطا کروں گا۔ اور تو ہی اُس کا باپ
ہوگا۔ اور کہا کہ بہت سی قوموں کیلئے اور بہت سے بادشاہوں کیلئے وہی اصل
ماں ہوگی۔
۱۷ ابراہیم نے اپنا چہرہ نیچے کرکے زمین پر گرا اور ہنسا اور
کہا، ”میں سو سال کا ہو گیا ہوں۔ اس لئے مجھے اولاد ہونا ممکن نہیں۔ سارہ
کی عمر نوّے برس ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اُس کے لئے بھی ممکن نہیں
ہے کہ اولاد ہو۔

اِسمٰعیل اس نام کے معنی یہ کہ خدا سنتا ہے۔
بیر لحی روئی جس کے معنی یہ ہیں میری نگرانی کرنے والا زندگی کا کنواں۔
سارائی بہت ممکن ہے آرامی زبان میں اس کے معنی ”شہزادی“ ہونگے۔
سارہ عبرانی زبان میں اس کے معنی ”شہزادی“ ہونگے۔

۱۸ تب ابراہیم نے خُدا سے پوچھا، ''برائے مہربانی اپنا ہمدردی اسمٰعیل پر دکھا۔''

۱۹ اِس پر خُدا نے اُس سے کہا کہ نہیں بلکہ تیری بیوی سارہ کو بھی ایک بچّہ ہوگا۔ اور تُو اُس کا نام اِسحاق * رکھنا۔ میں اُس سے ایک معاہدہ کروں گا۔ اور وہ معاہدہ ہی اُس کی نسل میں دائم و قائم رہے گا۔

۲۰ ''تُو نے اسمٰعیل کے حق میں جو معروضہ کیا اُس کو میں نے سُن لیا ہوں۔ اور میں اُس کو برکت دُوں گا۔ اور وہ کئی بچّوں کا باپ ہوگا۔ اور وہ بارہ بڑے بڑے سرداروں کا باپ ہوگا۔ اور اُس کی نسل ایک عظیم قوم بن کر اُبھرے گی۔ ۲۱ لیکن میں اپنا معاہدہ اِسحاق سے کرلونگا اور سارہ سے پیدا ہونےوالا بچّہ ہی اِسحاق ہوگا۔ اور کہا کہ اگلے برس اِسی وقت اِسحاق پیدا ہوگا۔''

۲۲ خُدا نے ابراہیم سے جب اپنی بات کی تو آسمانی دُنیا میں چلا گیا۔

۲۳ اسی دن ابراہیم نے اسمٰعیل کا، اہل خانہ کے تمام نرینہ کا چاہے وہ انکے پیدا ہوئے نوکر ہو یا زرخرید غلام ہو، خدا کے حکم کے مطابق ختنہ کروایا۔

۲۴ ابراہیم کا جب ختنہ ہوا تو وہ ننانوے برس کا تھا۔ ۲۵ اور جب اسمٰعیل کا ختنہ ہوا تو وہ تیرہ برس کا تھا۔ ۲۶ ابراہیم کا اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ایک ہی دِن ہوا۔ ۲۷ ابراہیم کے تمام نرینہ اہل خانہ چاہے وہ اُس کے گھر میں پیدا ہونے والے نوکر ہو یا زرخرید غلام ہو سب کا ختنہ کروا دیا گیا۔

تین مسافر

۱۸ ابراہیم ممرے کے شاہ بلوط کے درختوں کے نزدیک جب رہتا تھا تو خداوند اُسے دکھائی دیا۔ ایک مرتبہ دھوپ کی شدّت کی وجہ سے ابراہیم اپنے خیمہ کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ۲ جب ابراہیم غور سے دیکھا تو اپنے سامنے تین آدمیوں کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ جب ابراہیم نے آدمیوں کو دیکھا تو انلوگوں کے پاس دوڑ کر گیا اور انلوگوں کو سجدہ کیا۔ ۳ ابراہیم نے کہا، ''اے حضور، اپنے خادم کے ساتھ کچھ دیر ٹھہرئے۔ ۴ تُمہارے پیروں کو دھونے کے لئے میں پانی لا دیتا ہوں۔ اور تُم درخت کے نیچے کسی قدر آرام کرلو۔ ۵ اور کہا کہ میں تُمہیں کھانا لادوں گا۔ اور تُم سیر ہو کر کھانا کھانے کے بعد اپنے سفر کو جاری رکھ سکتے ہو۔''

اُن تینوں آدمیوں نے کہا کہ تب تو ٹھیک ہے اور تُو جو کہتا ہے سو کر۔

۶ ابراہیم جلدی سے خیمہ میں گیا اور سارہ سے کہا کہ ۲۰ کوارٹ آٹا لو اور روٹی بناؤ۔ ۷ پھر وہ اپنے جانوروں کے رہنے کی جگہ گیا اور ایک عمدہ قسم کا کم عمر بچھڑا لایا اور نوکر کو دے کر کہا کہ جلدی سے بچھڑے کو ذبح کراور کھانا تیّار کر۔ ۸ ابراہیم نے اُن تینوں کیلئے کھانے کا دسترخوان چُنا۔ بچھڑے کا گوشت پیش کیا، مکھن اور دودھ بھی رکھا گیا۔ جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو ابراہیم اُن کے پاس ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا۔

۹ اُن لوگوں نے ابراہیم سے پوچھا کہ تیری بیوی سارہ کہاں ہے؟

ابراہیم نے اُن کو جواب دیا کہ وہ تو اُس خیمہ میں ہے۔

۱۰ تب خداوند نے اُس سے کہا کہ میں پھر موسم بہار میں آؤں گا۔ اور اُس وقت تیری بیوی سارہ کو ایک بچّہ رہے گا۔ اور سارہ اُس وقت خیمہ میں رہ کر ہی ان تمام باتوں کو سُن رہی تھی۔ ۱۱ ابراہیم اور سارہ دونوں بہت ہی ضعیف ہوگئے تھے۔ اور سارہ کیلئے بچّے پیدا ہونے کی عمر نہ رہی تھی۔ ۱۲ اسلئے سارہ ہنسی اور اپنے دل میں کہنے لگی، ''کیا سچ مچ میری اتنی عمر ہونے کے بعد بھی یہ ہوسکتا ہے اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہوچکا ہے؟''

۱۳ تب خداوند ابراہیم سے کہا کہ سارہ یہ کہکر کیوں ہنسی کہ وہ اتنی بوڑھی ہوگئی ہے اسے بچّہ نہیں ہوگا۔ ۱۴ کیا خداوند کے لئے بھی کوئی ناممکن ہوتی ہے؟ میں تو موسم بہار میں پھر آؤں گا اور کہا کہ تب تیری بیوی سارہ کو ایک بچّہ ہوگا۔

۱۵ لیکن سارہ نے کہا کہ میں تو ہنسی نہیں۔ اُس پر خداوند نے کہا کہ نہیں بلکہ تو جو ہنسی تو وہ سچ ہے۔

۱۶ تب وہ لوگ جانے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے سدوم کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا۔ اور اُسی سمت میں جانا شروع کردیئے۔ اُن کو وِداع کرنے کیلئے ابراہیم اُن کے ساتھ تھوڑی دور تک چلا گیا۔

ابراہیم کا خُدا سے کیا ہوا سَودا

۱۷ خداوند اپنے آپ میں یوں سمجھنے لگا کہ مجھے اب جس کام کو کرنا ہے کیا وہ ابراہیم پر ظاہر کروں؟ ۱۸ ابراہیم سے ایک بڑی زبردست قوم پیدا ہوگی۔ اُس کی معرفت سے اِس دُنیا کے تمام لوگ برکت پائیں گے۔ ۱۹ میں اُس کے ساتھ ایک خاص قسم کا معاہدہ کرلیا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنی اولادوں اور اپنی نسلوں کو حکم دیگا کہ اس راستہ پر قائم رہے جسے خداوند چاہتاہے۔ وہ راست بازی اورعدل کےراستے پر چلیں گے تاکہ خداوند ابراہیم کے لئے وہ ساری چیزیں کرینگے جسکا کہ اسنے اس سے وعدہ کیا ہے۔

۲۰ تب خداوند نے کہا، ''سدوم اور عمورہ سے زبردست چیخ و پکار کی آواز آرہی ہے۔ ضرور انلوگوں کا گناہ بہت بُرا ہے۔ ۲۱ اِس وجہ سے میں

* **اِسحاق** جس کے معنی ''وہ ہنستا ہے'' ہونگے۔

وہاں جاؤنگا اور دیکھونگا کے جس بات کو میں نے سنا ہے اگر صحیح ہے تب
میں جان جاؤنگا کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔"
۲۲ اِس وجہ سے اُن لوگوں نے سدوم کی طرف جانا شروع کردیا۔
لیکن ابراہیم خُداوند کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ ۲۳ ابراہیم نے خُداوند کے
قریب آکر کہا، "اے خُداوند جب تو بُروں کو تباہ کرتا ہے تو کیا نیک و
راستبازوں کو بھی برباد کرنا چاہتا ہے؟ ۲۴ اگر کسی وجہ سے ایک شہر میں
پچاس آدمی نیک و راستباز ہوں تو تُو کیا کرے گا؟ کیا تو اُس شہر کو تباہ
کرے گا؟ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ وہاں کے پچاس زندہ نیک و راستبازوں کیلئے
کیا تو اُس شہر کو بچا کر اُس کی حفاظت کرے گا۔ ۲۵ یقیناً تم
بُرے لوگوں کے ساتھ اچھے لوگوں کو مارنے کے لئے ایسا نہیں کریگا۔ اگر
ایسا ہوتا ہے تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اچھّے اور بُرے دونوں برابر ہیں۔ اور تُو
پوری دنیا کا حاکم ہے اور تجھے وہی کرنا چاہئے جو صحیح ہے۔"
۲۶ تب خُداوند نے کہا کہ میں سدوم میں اگر پچاس نیک لوگوں کو
دیکھ لوں تو میں پورے شہر ہی کو بچا کر اُس کی حفاظت کروں گا۔
۲۷ تب ابراہیم نے خُداوند سے کہا کہ اگر تُجھ میں مُجھ میں مماثلت
پیدا کی جائے تو میں تو صرف دھول و گرد اور راکھ کے برابر ہوں گا۔ اور
مجھے موقع دے کہ میں اِس سوال کو پوچھوں۔ ۲۸ اور پوچھا کہ اگر کسی وجہ
سے اُن میں سے پانچ آدمی کم ہو کر صرف پینتالیس آدمی راستباز ہوں تو کیا
اُس شہر کو تباہ کرے گا۔
اِس پر خُداوند نے اُس سے کہا کہ اگر میں پینتالیس نیک آدمیوں کو
دیکھوں تو اُس شہر کو تباہ نہ کروں گا۔
۲۹ پھر ابراہیم نے خُداوند سے کہا کہ اگر تو صرف چالیس نیک
لوگوں کو دیکھے تو کیا اُس شہر کو تباہ کردے گا؟
خُداوند نے اُس سے کہا کہ اگر میں چالیس نیک آدمیوں کو دیکھوں تو
اُس شہر کو تباہ نہ کروں گا۔
۳۰ تب ابراہیم نے خُداوند سے کہا کہ مُجھ پر غصّہ نہ ہو۔ اور میں اِس
سوال کو پوچھوں گا۔ اگر کسی شہر میں صرف تیس نیک آدمی ہوں تو کیا تُو
اُس شہر کو تباہ کرے گا؟
خُداوند نے اُس سے کہا کہ اگر وہاں تیس آدمی بھی نیک ہوں تو میں اُن
کو تباہ نہ کروں گا۔
۳۱ پھر ابراہیم نے کہا کہ میرا خُداوند کُچھ بھی کیوں نہ سمجھے۔
لیکن میں تو ایک اور سوال ضرور کروں گا۔ پوچھا کہ اگر بیس آدمی راستباز
ہوں تو کیا کرے گا؟
خُداوند نے اُس سے کہا کہ اگر میں وہاں بیس بھی نیک آدمیوں کو پاؤں
تو اُس کو تباہ نہ کروں گا۔
۳۲ پھر ابراہیم نے خُداوند سے کہا، "برائے مہربانی مُجھ پر غصّہ نہ
کر۔ صرف ایک مرتبہ اور میں سوال پوچھوں گا۔ اگر تو صرف دس نیک
آدمی دیکھے، تو کیا کرے گا؟"
خُداوند نے اُس سے کہا کہ اگر اُس شہر میں صرف دس نیک آدمیوں کو
پاؤں تو میں اُس کو تباہ نہ کروں گا۔
۳۳ خُداوند نے جب ابراہیم سے باتیں کرنا ختم کیں تو وہاں سے چلا
گیا۔ اور ابراہیم بھی خود وہاں سے اپنے گھر کو واپس چلا گیا۔

لوط کے ملاقاتی

۱۹ اُس روز شام کو دونوں فرشتے سدوم شہر کو آئے۔ شہر کے
دروازوں کے قریب بیٹھا ہوا لوط فرشتوں کو دیکھا اور سوچا
کہ یہ لوگ شہر سے گذر رہے ہیں۔ اُن کے قریب جا کر اُن کو سلام کیا۔
۲ لوط نے اُن سے کہا، "اے جناب مہربانی فرما کر میرے گھر تشریف
لائیں اور میں تُمہاری خاطر تواضع کروں گا۔ تُم اپنے ہاتھ پاؤں دھو کر ہمارے
گھر میں مہمان ہو جاؤ۔ اور پھر کل صبح تُم اپنے سفر پر نکل سکتے ہو۔"
فرشتوں نے جواب دیا کہ اِس چوراہا میں ہم رات گذار دیں گے۔
۳ لیکن لوط نے اُن سے اصرار کیا کہ وہ اِس کے گھر چلیں تو وہ اُس کے
گھر گئے۔ لوط نے اُن کیلئے کھانا تیّار کروایا۔ اور روٹیاں ڈلوایا۔ فرشتوں نے
کھانا کھایا۔
۴ اُس رات سونے سے قبل سدوم کے جوان اور بوڑھے مرد آئے اور
لوط کے گھر کے اطراف محاصرہ کرکے لوط سے پوچھا، ۵ تیرے گھر کو آئے
ہوئے وہ دو آدمی (فرشتے) کہاں ہیں؟ اُن کو باہر بھیجو تا کہ ہم لوگ صحبت کر
سکیں۔
۶ لوط باہر آیا، اور دروازے کو بند کردیا۔ ۷ اُن مردوں سے کہا کہ اے
میرے بھائیو! میں تُم سے گذارش کر رہا ہوں کہ یہ بُرا فعل نہ کرو۔
۸ دیکھو! مجھے دو بیٹیاں ہیں۔ وہ اس سے قبل کبھی کسی مرد کے ساتھ نہیں
سوئیں۔ تُم اُن سے جو چاہو سو کرو لیکن مہربانی کرکے اِن مردوں کو ہاتھ نہ
لگاؤ۔ یہ میرے مہمان ہیں۔ اور کہا کہ ان کی پوری حفاظت میری ذمّہ داری
ہے۔
۹ گھر کو اطراف گھیرے ہوئے مردوں نے اُس سے کہا، "تم یہاں
آؤ!" وہ زوردار آوازمیں پکارے۔ تب اُس کے بعد وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ
لوط ہمارے شہر کو ایک مسافر کی طرح آیا تھا اور ہم کو ہی نصیحت کی باتیں
سکھا رہا ہے کہ کیسے زندگی گذارنا چاہئے۔ اُس کے بعد اُنہوں نے لوط سے کہا
کہ اُن مَردوں سے بڑھ کر ہم تیرے ساتھ بُرا سلوک کرینگے۔ اِس طرح کہتے
ہوئے لوط کے قریب آئے اور دروازہ توڑ ڈالنے پر تُل گئے۔

۱۰ لیکن گھر میں جو دو آدمی تھے اُنہوں نے دروازہ کھولا اور لوط کو گھر
میں کھینچ لے گئے اور دروازہ بند کرلئے۔ ۱۱ اُن دو آدمیوں نے اُن تمام
مردوں کو جو گھر کے باہر کھڑے تھے جوان سے بوڑھا بنا دیا اور اندھا بنادیا
گیا۔ جس کی وجہ سے وہ گھر کے دروازے کی تمیز تک نہ کر سکے۔

سدوم سے نقل مکانی

۱۲ اُن دونوں آدمیوں نے لوط سے کہا کہ کیا تیرے خاندان کے دیگر
لوگ اِس شہر میں ہیں؟ تیرے کوئی داماد یا کوئی لڑکے یا کوئی بیٹیاں یہاں
رہتے ہیں؟ اگر تیرے خاندان کے کوئی افراد اس شہر میں ہوں تو اُن سے
کہہ دینا کہ فوراً یہاں سے چلے جائیں۔ ۱۳ ہم اِس شہر کو ملیامیٹ کردیں
گے۔ اِس لئے کہ اِس شہر کی بُرائی کو خُداوند نے دیکھا ہے۔ اِس وجہ سے
اِس شہر کو نیست و نابود کرنے کیلئے اُسی نے ہملوگوں کو بھیجا ہے۔
۱۴ اسلئے لوط باہر گیا، اور اپنے دامادوں سے جنہوں نے انکی بیٹیوں
سے شادی کی تھی کہا، ''فوراً اِس شہر کو چھوڑ کر چلے جاؤ، اِس لئے کہ خُداوند
اِس شہر کو تباہ کرنے والاہے۔'' لوط کی یہ بات اُن کیلئے صرف مذاق معلوم
ہوئی۔
۱۵ طلوع آفتاب سے پہلے فرشتوں نے لوط کو شہر چھوڑنے پر اِصرار
کیا اور کہا یہ شہر اب تباہ ہورہا ہے۔ جس کی وجہ سے تو اپنی بیوی اور اپنی
دونوں بیٹیوں کو ساتھ لے کر اس جگہ سے بھاگ جا۔ تب تو تُو ان شہر والوں
کے ساتھ تباہ ہونے سے بچ جائے گا۔
۱۶ لیکن لوط شہر کو چھوڑنے میں دیر کیا تو وہ دونوں آدمی نے لوط کو
اور اُس کی بیوی کو اور اُس کی دونوں بیٹیوں کو پکڑ کر محفوظ طریقہ سے شہر
کے باہر لا چھوڑا۔ اِس طرح خُداوند لوط پر اور اس کے خاندان والوں پر
مہربان ہوا۔ ۱۷ جب وہ شہر کے باہر آئے تو اُن دو آدمیوں میں سے
ایک نے کہا کہ اب بھاگ جاؤ اور اپنی جان بچا کر اُس کی حفاظت کرو۔ اور
شہر کی طرف مُڑ کر بھی نہ دیکھو۔ اور گھاٹی کی کسی جگہ بھی نہ ٹھہرنا۔ وہاں
سے چھٹکارہ پا کر پہاڑوں میں بھاگ جاؤ۔ اور کہا کہ اگر ایسا نہ کروگے تو تُم
بھی شہر والوں کے ساتھ تباہ ہوجاؤ گے۔
۱۸ لیکن لوط نے اُن لوگوں سے کہا، ''اے آقاؤ و رہنماؤ! مہربانی سے
بہت دور بھاگے جانے پر ہمیں جبر نہ کرو۔ ۱۹ تو نے مجھ پر رحم کی
ہے۔ میں تیرا خادم ہوں تو نے میری حفاظت کی ہے لیکن میں پہاڑوں
تک اتنا دور دوڑ کر نہیں جاسکتا۔ اگر میں کافی دھیرے جاؤں تو مصیبتیں مجھ
پر آئینگی اور میں مرجاؤنگا۔ ۲۰ وہ دیکھو! وہاں پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو
اتنا نزدیک ہے کہ بھاگ کر جاسکتا ہوں۔ مجھے وہاں پر بھاگ کر جانے کی
اجازت دو۔ اگر میں وہاں بھاگ کر جاؤں تو میں محفوظ ہوجاؤنگا۔''

۲۱ فرشتوں نے لوط سے کہا کہ ٹھیک ہے تُجھے اِس بات کی اجازت
ہے۔ اور میں اُس گاؤں کو تباہ نہ کروں گا۔ ۲۲ لیکن تو وہاں جلدی سے
بھاگ جا۔ اور کہا کہ تو اُس مقام کو خیریت سے پہنچنے تک سدوم کو تباہ نہ
کیا جائے گا۔ (اُس گاؤں کو صغر کے نام سے پُکارا گیا کیوں کہ وہ ایک چھوٹا
گاؤں تھا۔)

سدوم اور عمورہ شہروں کی تباہی

۲۳ سورج کے طلوع ہوتے وقت لوط صغر میں داخل ہورہا تھا۔
۲۴ تب خُداوند نے سُدوم اور عمورہ شہروں پر آسمان سے گندھک اور
آگ کی بارش برسائی۔ ۲۵ اِس طرح خُداوند نے اُن دونوں شہروں کو تباہ
کردیا۔ مکمل گھاٹی کو اور اُس میں کی ہری بھری فصلوں اور شہروں میں بسنے
والے تمام لوگوں کو تباہ و تاراج کردیا۔
۲۶ جب وہ بھاگ رہے تھے تو لوط کی بیوی شہر کی طرف مُڑ کر
دیکھی۔ فوراً ہی وہ نمک کا ڈھیر بن گئی۔
۲۷ اُس دن صبح ابراہیم اُٹھ کر اسی جگہ گیا جہاں وہ خداوند کے سامنے
پہلے کھڑا ہوا تھا۔ ۲۸ ابراہیم نے سُدوم اور عمورہ شہروں کی طرف، اور
گھاٹی والے علاقوں کی طرف دیکھا تو اُن علاقوں سے دُھواں بُلندی کی طرف
اُٹھ رہا تھا۔ یہ بھٹّی سے اُٹھتے ہوئے دھوئیں کی مانند تھا۔
۲۹ خُدا نے اُن حدود میں پڑنے والے شہروں کو تباہ کرنے کے بعد
بھی ابراہیم کو یاد کر کے لوط کی جان بچائی۔ لیکن وہ شہر کہ جس میں لوط رہتا
تھا اُس کو تباہ کردیا۔

لوط اور اُس کی بیٹیاں

۳۰ صغر میں سکونت اختیار کئے ہوئے رہنے پر لوط کو خوف ہونے
لگا۔ جسکی وجہ سے وہ اور اُس کی بیٹیاں پہاڑوں میں جا کر ایک غار میں رہنے
لگے۔ ۳۱ ایک دِن بڑی بہن چھوٹی بہن سے کہنے لگی کہ یہاں پر کوئی بھی
مرد بچا ہوا نہیں ہے جو ہمیں دنیا کے دستور کے مطابق بچّہ دے سکے۔ اور
ہمارا باپ بھی بوڑھا ہوچکا ہے۔ ۳۲ لیکن ہم تو اولاد کو باپ سے ہی پالیں
گے۔ تب نسل محفوظ ہوجائیگی۔ آؤ ہم اپنے باپ کو نشہ میں چُور کر کے اُس
کے ساتھ ہم بستری کریں گے۔
۳۳ اُس رات وہ اپنے باپ کو مئے پلا کر نشہ میں مدہوش کئے۔ تب
بڑی بیٹی اپنے باپ کے بستر پر گئی۔ اور اُس کے ساتھ ہم بستر ہوئی۔
چونکہ لوط نشہ میں مست تھا جس کی وجہ سے وہ اُس کے ساتھ ہم بستر ہونے
کو محسوس نہ کیا۔ ۳۴ دوسرے دِن بڑی بیٹی اپنی چھوٹی بہن سے کہنے لگی
، '' گذری ہوئی رات میں میرے باپ کے ساتھ ہم بستر ہوئی۔ آج کی

رات بھی اُس کو مئے پلا کر نشہ میں لائیں گے۔ تب تو بھی اُس کے ساتھ ہم بستر ہوسکے گی۔ اور اس طرح ہماری نسل محفوظ ہوجائیگی۔“

۳۵ اُس رات بھی اُنہوں نے اپنے باپ کو مئے پلا کر نشہ میں مدہوش کئے۔ تب اُس کی چھوٹی بیٹی اُس کے ساتھ ہم بستر ہوئی۔ اُس کے سونے کی لوط کو خبر نہ ہوئی۔

۳۶ اس طرح لوط کی دونوں بیٹیاں باپ ہی سے حاملہ ہوئیں۔ ۳۷ پلوٹھی بیٹی سے ایک بیٹا پیدا ہوا اُس نے اُس کا نام موآب رکھا۔ اب تمام زندہ موآبیوں کے لئے موآب ہی جدّ اعلیٰ تصّور ہوگا۔ ۳۸ چھوٹی بیٹی سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اُس نے اپنے لڑکے کا نام بِن عمّی * رکھا۔ اب جو عمیون زندہ ہیں تو ان کیلئے بن عمّی ہی جدّ اعلیٰ متصور ہوگا۔

ابراہیم کی جِرار میں آمد

۲۰ ابراہیم وہاں سے نکلا اور نیگیو کیلئے سفر کیا۔ قادس اور شور کے درمیان واقع جرار میں سکونت اختیار کیا۔ ۲ ابراہیم جب جرار میں مقیم تھا تو وہاں سارہ کو اپنی بہن کا رشتہ بتاتا تھا۔ جرار کا بادشاہ ابی ملک اِس بات کو سُن کر کچھ نوکروں کو سارہ کو لینے کے لئے بھیجا۔ ۳ لیکن اُس رات خُدا نے ابی ملک کے ساتھ خواب میں باتیں کیں اور کہا کہ تو مرجائے گا۔ اور تو نے جس عورت کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے وہ تو شادی شدہ عورت ہے۔

۴ ابی ملک اب تک سارہ کے ساتھ ہم بستر نہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے ابی ملک نے خُداوند سے کہا کہ میں مجرم ہوں۔ اور کہا کہ کیا تو ایک بے گناہ کو قتل کرے گا؟ ۵ خود ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ میری بہن ہے۔ یہی نہیں بلکہ اسنے بھی کہا ہے کہ یہ میرا بھائی ہے۔ میں تو معصوم اور بے گناہ ہوں اور کہا کہ میرا نا کردہ گناہ مجھے سمجھ میں نہ آیا۔

۶ تب خُدا نے ابی ملک سے خواب میں کہا کہ ہاں مجھے اچھّی طرح معلوم ہے کہ تو بے گناہ ہے۔ اور تیرے نا کردہ گناہ کا تجھے احساس نہ ہونے کی بات کا بھی مجھے علم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تیری حفاظت کی ہے۔ میری مرضی کے خلاف تجھے گناہ کرنے کا میں نے موقع ہی نہ دیا۔ ۷ اس وجہ سے ابراہیم کو اُس کی بیوی اُس کے حوالے کردے۔ ابراہیم چونکہ نبی ہے اور وہ تیرے لئے دُعا کرے گا اور تو زندہ رہے گا۔ اور اگر تو نے سارہ کو ابراہیم کے حوالے نہ کیا تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تُو اور تیرا سارا خاندان ہلاک ہوجائیں گے۔

۸ اِس وجہ سے دوسرے دن صبح ابی ملک نے اپنے تمام نوکروں کو بُلا کر اُن سے اپنا خواب سُنایا۔ اور اُن سبھوں کو بہت خوف ہوا۔ ۹ تب ابی ملک نے ابراہیم کو بُلایا اور کہا کہ تُو نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اور میں نے تیرے خلاف کیا کِیا ہے؟ اور تُو نے اُس سے بہن ہونے کا جھوٹا رشتہ کیوں بتایا؟ اور تُو نے میری حکومت کیلئے مصیبت کو دعوت دی ہے۔ اور تجھے ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔ ۱۰ تو کیوں خوف زدہ ہوا؟ اور پوچھا کہ تونے مُجھ سے ایسا کیوں کیا؟

۱۱ ابراہیم نے اُس سے کہا کہ مُجھے خوف دامن گیر ہوا۔ اور میں سمجھ گیا کہ اِس جگہ تک خُدا کا کوئی خوف وخطر نہیں ہے۔ اور میں نے یہ بھی سوچا کہ کوئی بھی قتل کر کے سارہ کو حاصل کرلے گا۔ ۱۲ یہ بات سچ ہے کہ وہ میری بیوی تو ہے، لیکن اِس کے باوجود وہ میری بہن بھی تو ہے۔ اور وہ میرے باپ کی بیٹی ہے۔ لیکن میری ماں کی بیٹی نہیں۔ ۱۳ خُدا نے مجھے میرے باپ کے گھر سے نکال دِیا ہے، اور دوسرے مقامات کے دورے کرنے والا بنا یا ہے جس کی وجہ سے میں نے سارہ سے کہا کہ تیری جانب سے مُجھ پر ایک احسان ہو۔ وہ یہ کہ تو مجھے بھائی کے ناطے ہی سے اِس طرح میں نے اُس سے کہا ہے۔

۱۴ تب ابی ملک نے جو سارے واقعات پیش ہوئے تھے سمجھ لیا اور سارہ کو ابراہیم کے حوالے کردیا۔ اِس کے علاوہ بکریوں کو، جانوروں کو، نوکروں اور لونڈیوں کو اسے دیا۔ ۱۵ ابی ملک نے ابراہیم سے کہا کہ یہ دیکھو یہ میرا ملک ہے۔ اِس میں تیرا جی جہاں چاہے سکونت اختیار کر۔

۱۶ ابی ملک نے سارہ سے کہا کہ میں تیرے بھائی ابراہیم کو ایک ہزار چاندی کے سکّے دوں گا۔ پیش آئے ہوئے اِن واقعات کیلئے یہ بطور فدیہ ہوگا۔ اور کہا کہ تیرا بے عیب ہونا ہر ایک کیلئے گواہ بنے۔

۱۷-۱۸ خُداوند نے ابی ملک کے خاندان میں پائی جانے والی تمام عورتوں کو بانجھ بنادیا۔ خدا نے ایسا کیا کیونکہ ابی ملک نے سارہ کو لے لیا تھا۔ جب ابراہیم نے خُدا سے دُعا کی تو خُدا نے ابی ملک کو، اُس کی بیوی کو اور اُس کی خادمہ لڑکیوں کو شفا بخشا۔

آخر میں سارہ کو ایک بچہ

۲۱ خُداوند نے سارہ سے جو وعدہ کیا تھا اُس کو باقاعدہ پورا کیا۔ ۲ سارہ عمر رسیدہ ابراہیم سے حاملہ ہوئی اور ایک بیٹا کو جنم دیا۔ یہ سب کچھ اسی وقت پر ہوا جسکے بارے میں خدا نے کہا تھا کہ ہوگا۔ ۳ سارہ نے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ ابراہیم اُسے اسحاق کا نام دیا۔ ۴ جب اِسحاق کو پیدا ہوئے آٹھ دِن ہوئے تھے، خُدا کے حکم کے مطابق ابراہیم نے اُس کا ختنہ کروائی۔

بن عمّی عبرانی زبان میں اس لفظ کے معنی ”میرے باپ کا بیٹا“ یا ”میرے لوگوں کا بیٹا“ ہوتے ہیں۔

۵ جب ابراہیم کی عمر سو سال ہو گئی تو اُس کو بیٹا اِسحاق پیدا ہوا۔
۶ سارہ نے کہا، ”خُدا نے لوگوں کو مجھ پر ہنسا یا ہے۔ ہر کوئی جو اس کے
بارے میں سنتا ہے اس پر ہنسے گا۔ ۷ کوئی بھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ
ابراہیم کو سارہ سے کوئی بیٹا ہوگا۔ اور اُس نے کہا کہ ابراہیم کے ضعیف
ہونے کے باوجود بھی اب میں نے اُس کو ایک بیٹا دیا ہوں۔“

خاندان میں ہوئی پھوٹ و انتشار

۸ اِسحاق بڑا ہو کر خود کھانا کھانے کی عمر کو پہنچا۔ تب ابراہیم نے
ایک بڑی ضیافت کروایا۔ ۹ پہلے پہل مصر کی لونڈی ہاجرہ کے ہاں ایک
لڑکا پیدا ہوا تھا۔ اور ابراہیم اُس کا باپ تھا۔ سارہ دیکھی کہ ہاجرہ کا بیٹا
کھیل رہا ہے۔ ۱۰ سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ اُس لونڈی کو اور اس کے
بچّے کو کہیں دور بھیج دے۔ تاکہ جب ہم دونوں مرجائیں تو ہماری تمام تر
جائیداد کا وارث صرف اِسحاق ہی ہوگا۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتی ہوں کہ
لونڈی کا بیٹا اِسحاق کے ساتھ وراثت میں حصّے دار ہو۔
۱۱ ابراہیم کو بہت دُکھ ہوا۔ اور اپنے بیٹے کے بارے میں فکر مند
ہوا۔ ۱۲ لیکن خُدا نے ابراہیم سے کہا، ”تو اُس بچّے کے بارے میں ہو یا
اُس لونڈی کے بارے میں پریشان نہ ہو اور سارہ کی مرضی کے مُطابق ہی
کر۔ اِسحاق ہی تیرے خاندانی سلسلہ کو جاری رکھے گا۔ ۱۳ لیکن میں تیری
لونڈی کے بیٹے کے خاندان سے ایک بڑا قوم بناؤنگا۔ کیونکہ وہ تمہارا بیٹا
ہے۔“ ۱۴ دُوسرے دِن صبح ابراہیم نے تھوڑا سا اناج اور تھوڑا سا پانی
لیا اور ہاجرہ کو دے دیا۔ اور اسے دور بھیج دیا۔ ہاجرہ اس جگہ کو چھوڑ دی اور
بیر سبع کے ریگستان میں بھٹکنے لگی۔
۱۵ تھوڑی دیر بعد پانی بھی ختم ہو گیا۔ اور پینے کیلئے کُچھ باقی نہ رہا۔
اِس وجہ سے ہاجرہ نے اپنے بیٹے کو جھاڑی میں سُلا دیا۔ ۱۶ ہاجرہ تھوڑی سی
دور، لگ بھگ ایک تیر کی دوری یعنی جتنی دور جا کر وہ گرتی ہے گئی اور
بیٹھ گئی اور رونا شروع کر دی۔ اس نے کہا، ”میں اپنے بیٹا کو مرا ہوا
دیکھنا نہیں چاہتی ہوں۔“
۱۷ لڑکے کی آواز خُدا کو سُنائی دی۔ تب جنّت کا فرشتہ اُسے بُلایا۔
اور کہا کہ اے ہاجرہ تجھے کیا ہوا ہے؟ تو گھبرا مت اِس لئے کہ لڑکے کی آواز
کو خُداوند نے سُن لیا ہے۔ ۱۸ اُٹھو، لڑکے کو لو اور اسکے ہاتھ کو کسکر پکڑو۔
میں اسکو وہ کرونگا جس سے ایک بڑی قوم کا سلسلہ جاری ہوگا۔
۱۹ اُس کے بعد خُدا نے ہاجرہ کو پانی کے ایک کنواں کی طرف
رہنمائی کی۔ تو ہاجرہ پانی کے اُس کنواں پر گئی اور مشکیزہ کو پانی
سے بھر دیا اور اسنے اس لڑکے کو پانی دی۔
۲۰ خُدا اُس بچّے کے ساتھ تھا اور وہ بچّہ بڑا ہوا۔ بیابان میں زندگی
گذارنے کی وجہ سے وہ بہترین تیر انداز ہو گیا تھا۔ ۲۱ اُس کی ماں نے
اُس کے لئے مصر سے ایک لڑکی لائی اور اُس سے شادی کروائی۔ اور اسنے
فاران کے ریگستان میں اپنی سکونت کو جاری رکھا۔

ابراہیم کا ابی ملک سے کیا ہوا سَودا

۲۲ تب ابی ملک اور فیکل نے ابراہیم سے گفتگو کی۔ فیکل ابی ملک
کا سپہ سالار تھا۔ ابی ملک نے ابراہیم سے کہا کہ تُو جو بھی کام کرتا ہے اُس
میں خُدا تیرے ساتھ ہے۔ ۲۳ جس کی وجہ سے تو میرے ساتھ اور
میرے بچّوں کے ساتھ ایمانداری سے رہنے پر خُدا کی قسم کھا۔ اور اِس بات
کی بھی قسم کھا کہ تو میرے ملک کا جہاں کہ تو رہا ہے وفادار ہوگا۔ اور اس
بات کی بھی قسم کھا کہ جس طرح میں نے تیرے ساتھ عنایت کی ہے اُسی
طرح تُو بھی میرے ساتھ محبّت کریگا۔
۲۴ اُس پر ابراہیم نے کہا، ”میں وعدہ کرتا ہوں۔“ ۲۵ تب
ابراہیم نے ابی ملک سے شکایت کی کہ تیرے نوکروں نے تو پانی کے
ایک چشمہ پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔
۲۶ اُس پر ابی ملک نے کہا کہ وہ کام کس نے کیا ہے مُجھے اُس بات
کا علم نہیں ہے۔ اور نہ ہی تُو نے آج تک اِس بات کو میرے علم میں لایا۔
۲۷ تب ابراہیم اور ابی ملک نے ایک معاہدہ کیا۔ ابراہیم نے اُس
کو چند بکریاں اور جانور معاہدہ کی علامت کے طور پر دیدیا۔ ۲۸ اِس کے
علاوہ ابراہیم نے غول سے سات مادہ بکری کے بچّوں کو الگ کر دیا۔
۲۹ ابی ملک نے ابراہیم سے پوچھا، ”تو یہ سات مادہ میمنہ اپنے پاس
کیوں رکھا ہے؟“
۳۰ ابراہیم نے جواب دیا کہ جب تو بکریوں کے ان بچّوں کو قبول
کروگے تو یہ اس بات کی گواہی ہوگی کہ اُس چشمہ کو کھدوانے والا میں ہی
ہوں۔ ۳۱ وہ ایسی جگہ پر معاہدہ کرنے کی وجہ سے اُس چشمہ کا نام ”بیر
سبع“ ہوا۔
۳۲ بیر سبع میں معاہدہ ہونے کے بعد ابی ملک اور اسکے فوج کا سپہ
سالار فیکل فلسطینیوں کے ملک میں واپس چلا گیا۔
۳۳ ابراہیم نے بیر سبع میں ایک خاص قسم کا درخت لگایا۔ اور وہ
اُسی جگہ پر ہمیشہ رہنے والے خُداوند خُدا سے دُعا کیا۔ ۳۴ اور وہ ایک عرصہ
دراز تک فلسطینیوں کے ملک میں قیام پذیر تھا۔

ابراہیم تو اپنے بیٹے کو قربان کردے!

۲۲ اِن تمام باتوں کے بعد خُدا نے ابراہیم کو جانچ کیا۔ خدا
نے آواز دیا ”ابراہیم!“

ابراہیم نے جواب دیا، "میں یہاں ہوں۔"
۲ تب خُدا نے اُس سے کہا کہ تیرا بیٹا اور تیرا اکلوتا بیٹا اسحاق کو جسے
تو پیار کرتا ہے کو موریاہ علاقے میں لے جا۔ میں تجھے جس پہاڑ پر جانے کی
نشاندھی کروں گا وہاں جا کر اپنے بیٹے کو قربان کردے۔
۳ صبح ابراہیم اُٹھا اور اپنے گدھے پر زین کسا۔ اسحاق کے ساتھ مزید دو
نوکروں کو لیا۔ اور قربانی پیش کرنے کے لئے لکڑی جمع کرلیا اور خُدا کی
بتلائی ہوئی جگہ کے لئے روانہ ہوگیا۔ ۴ اسنے تین دن تک مسلسل سفر کئے۔
ابراہیم نے جب غور سے دیکھا تو مطلوبہ جگہ اُن کو دور سے دکھائی دی۔
۵ اُس کے بعد ابراہیم نے اپنے نوکروں سے کہا کہ یہیں پر گدھے کے
ساتھ رُکو۔ میں اور میرا بیٹا جا کر اُس جگہ پر عبادت کریں گے۔ پھر بعد ہم
واپس لوٹ کر تمہارے پاس آئیں گے۔
۶ ابراہیم قربانی کیلئے لکڑیاں جمع کرکے اُن کو اپنے بیٹے کے کندھوں
پر لادا۔ ابراہیم خاص قسم کی چُھری اور انگارا ساتھ لیا۔ وہ دونوں ساتھ
ساتھ آگے چلے گئے۔
۷ اسحاق اپنے باپ ابراہیم کو کہا، "ابّا"
ابراہیم نے جواب دیا اور پوچھا، "کیا بیٹے"
اسحاق نے کہا، "لکڑیاں اور آگ تو مجھے نظر آرہی ہے۔ لیکن قربانی
کیلئے بھیڑ کے بچّے کہاں ہیں؟"
۸ ابراہیم نے کہا کہ بیٹے! قربانی کیلئے مطلوبہ بکری کے بچّوں کو خُدا ہی
فراہم کرتا ہے۔

اسحاق کی حفاظت کیلئے خُدا کا داخلہ

اسطرح ابراہیم اور اُسکا بیٹا اُس جگہ چلے۔ ۹ خُدا کی رہنمائی کردہ جگہ پر
آئے وہاں پر ابراہیم نے ایک قربان گاہ بنایا۔ اور اُس پر لکڑیوں کو ترتیب
دیا۔ اُس کے بعد وہ اپنے بیٹے اسحاق کے ہاتھ پیر جکڑ کر قربان گاہ کے اُوپر
جو لکڑیاں ترتیب دی گئی تھیں اس کے اوپر لٹا دیا۔ ۱۰ تب اُس نے
اپنے بیٹے کو قربان کرنے کیلئے چُھری کو اُوپر اُٹھایا۔

۱۱ خُداوند کا فرشتہ جنّت سے ابراہیم کو پکارا، "ابراہیم، ابراہیم!"
ابراہیم نے جواب دیا، "میں یہاں ہوں۔"
۱۲ خُدا کے فرشتے نے کہا کہ تُو اپنے بیٹے کو قربان نہ کر اور نہ ہی
اسے کسی قسم کی تکلیف دے۔ اب میں جانتا ہوں کہ تم خدا سے ڈرتے ہو،
کیونکہ تم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے میں پس وپیش نہیں کیا۔"
۱۳ جب ابراہیم نے آنکھ اُٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک مینڈھا نظر
آیا۔ اُس مینڈھے کے سینگ ایک جھاڑی میں پھنس گیا تھا۔ وہ فوراً
وہاں گیا۔ اور اُس مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کی جگہ اُس مینڈھے کو قربان
کردیا۔ ۱۴ جس کی وجہ سے اُس جگہ کا نام "یہوہ یری*" ہوا۔ آج بھی
لوگ کہتے ہیں، "اس پہاڑ پر خداوند کی رویا دیکھی جاسکتی ہے۔"
۱۵ خُداوند کا فرشتہ ابراہیم کو آسمان سے دوسری مرتبہ آکر بلایا،
۱۶ اور کہا، "خدا یہ کہتا ہے: کیونکہ تم یہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ میں بھی
یقین کے ساتھ وعدہ کرونگا۔ کیونکہ تم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو مجھ سے
نہیں روکا۔ ۱۷ میں یقینی طور پر تجھے برکت دوں گا۔ تیری نسل کے
سلسلے کو بھی بڑھاؤں گا۔ تیری قوم اور نسل آسمان میں تاروں کی طرح اور
ساحل سمندر پر ریت کے ذرّوں کی طرح لاتعداد ہوگا۔ اور وہ اپنے دُشمنوں
کے شہروں کو اپنے قابو میں کرلیں گے۔ ۱۸ اور کہا، "کیونکہ تو نے
میری فرماں برداری کی۔ اور ساری قومیں تیری نسل کے وسیلہ برکت
پائینگی۔"
۱۹ پھر اُس کے بعد ابراہیم اپنے نوکروں کے پاس واپس لوٹ گیا۔
اور وہ سب کے سب لوٹ کر بیر سبع کا دُوبارہ سفر کئے۔ اور پھر ابراہیم
وہیں پر مُقیم ہوا۔
۲۰ ان تمام واقعات کے پیش آنے کے بعد ابراہیم کو ایک پیغام
ملا۔ اور وہ پیغام یُوں ہے کہ تیرے بھائی نحور اور اُس کی بیوی مِلکاہ صاحب
اولاد ہوئے ہیں۔ ۲۱ پہلوٹھے بیٹے کا نام عُوض تھا۔ اور دُوسرے بیٹے کا
نام بُوز تھا۔ اور تیسرے بیٹے کا نام قموایل تھا۔ اور یہ ارام کا باپ تھا۔
۲۲ ان کے علاوہ کسد، حزو، فلداس، اور ادلاف، بیتوایل، وغیرہ بھی
ہیں۔ ۲۳ اور بیتوایل، رِبقہ کا باپ تھا۔ اور مِلکاہ ان آٹھ بچّوں کی ماں
تھی۔ اور نحور اُن کا باپ تھا۔ اور نحور ابراہیم کا بھائی تھا۔ ۲۴ ان کے
علاوہ نحور کو اُس کی خادمہ عورت رَومہ سے چار لڑکے تھے۔ وہ لڑکے کون
تھے۔ طبخ، جاحم، تحص اور معکہ۔

سارہ کی موت

۲۳ سارہ ایک سو ستائیس برس زندہ رہی۔ ۲ وہ ملک کنعان
کے قریت اربع (حبرون) میں وفات پائی۔ ابراہیم اُس
کیلئے وہاں بہت رُویا۔ ۳ تب وہ اُس کی میت کے پاس سے اُٹھ کر حتیوں
کے پاس گیا۔ ۴ "اُن سے کہا کہ میں اس خطہ کا رہنے والا نہیں ہوں۔ اور
میں یہاں پر صرف بحیثیت مسافر ہوں۔ اور کہا کہ میری بیوی کی قبر کیلئے
تھوڑی سی جگہ چاہئے۔"

یہوہ یری "خداوند دیکھتا ہے" آج بھی لوگ کہتے ہیں کہ خداوند پہاڑ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

۵حِتّیوں نے ابراہیم سے کہا، ۶ "اے ہمارے خدا، تم ہمارے
درمیان زبردست قائد ہو۔ تیری مرحومہ بیوی کی قبر کیلئے ہمارے
قبرستانوں میں سب سے اچھّی جگہ کا انتخاب کرلے۔ اور ایسا کرنے ہم میں
سے کوئی نہیں روکے گا۔"
۷ابراہیم اُٹھ کر ٹھہر گیا اور اُن کو سلام کیا۔ ۸اور اُن سے
کہا، "میری مرحومہ بیوی کی تدفین کیلئے اگر حقیقی معنوں میں تُم میری مدد
کرنا چاہو تو صحر کے بیٹے عِفرون سے میری خاطر سفارشی بات چیت کرو۔
۹ مکفیلہ کی غار کو خریدنے کی میری آرزو ہے۔ اور وہ عفرون کی ہے۔ اور وہ
اُس کی زمین سے مُتّصل ہے۔ اور اُس کی جو قیمت ہوسکتی ہے اُس کو میں
پوری ادا کردوں گا۔ اور کہا کہ میں نے اُس کو قبرستان کی جگہ کیلئے خریدا
ہےاس بات پر تُم سب گواہ رہنا۔"
۱۰ عفرون شہر کے صدر دروازہ کے نزدیک حتّیوں کے ساتھ بیٹھا
ہوا تھا۔ اس نے ابراہیم سے اونچی آواز میں بات کی تاکہ ہر کوئی جو وہاں
حاضر ہے اسکی آواز سن سکے۔ اس نے کہا، ۱۱ "اے میرے آقا، میں اُس
جگہ کو اور اُس غار کو میرے لوگوں کی موجودگی میں تُجھے دیدوں گا۔ اور کہا کہ
اُس جگہ پر تو اپنی مرحومہ بیوی کو دفن کرنا۔"
۱۲ تب ابراہیم نے حِتّیوں کے سامنے سر تسلیم خم کرکے اُن کو
سلام کیا۔ ۱۳ ابراہیم تمام لوگوں کے سامنے عفرون سے کہا تاکہ ہر کوئی
سن سکے، "میں اُس زمین کی پوری قیمت تُجھے دیتا ہوں۔ اگر تو رقم لے لے
گا تب ہی میں میری مرحومہ بیوی کو وہاں دفن کروں گا۔"

۱۴ عفرون نے ابراہیم سے کہا، ۱۵ "اے میرے آقا، میری
بات تو سُن۔ اُس جگہ کی قیمت تو صرف چار سو مثقال چاندی ہے۔ اس
رقم کی میرے لئے ہو یا تیرے لئے کچھ بھی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن پہلے
جگہ کو حاصل کرلے اور اپنے مرحومہ بیوی کو دفن کردے۔"
۱۶ تب ابراہیم نے اُس جگہ کیلئے چار سو چاندی کے سکّے عفرون کو
گِن کردیئے۔"
۱۷-۱۸ یہ زمین ممرے کے نزدیک مکفیلہ میں تھی۔ ابراہیم اُس
زمین کا اور اسکے غار کا، اور اُس زمین میں پائے جانے والے تمام درختوں کا
مالک ہوگیا۔ جب عفرون اور ابراہیم کے بیچ معاہدہ ہوا تھا تو تمام اہلیان
شہر گواہ بن گئے تھے۔ ۱۹ تب ابراہیم نے اپنی مرحومہ بیوی سارہ کو
ملک کنعان کے ممرے (حبرون) کے قریب مکفیلہ میں واقع کھیت کے غار
میں دفن کیا۔ ۲۰ ابراہیم اُس زمین کو اور اُس میں پائے جانے والے غار
کو حِتّیوں سے خرید لیا۔ اور وہ اُس کی جائیداد قرار پائی۔ اور وہ اُس کو
قبرستان کی جگہ کے طور پر استعمال کرنے لگا۔

اِسحاق کی بیوی

۲۴ ابراہیم بہت ضعیف ہوا۔ خُداوند نے ابراہیم کے ہر
کام میں برکت دی۔ ۲ ابراہیم کی تمام جائیداد کی نگرانی
کیلئے ایک نوکر مقرر تھا۔ ابراہیم اُس نوکر کو بُلاکر کہا، "میری ران کے
نیچے تو اپنا ہاتھ رکھ کر مُجھ سے وعدہ کر۔ ۳ دیکھو ملک کنعان جہاں کہ میں
اب رہ رہا ہوں کے کسی لڑکی سے میرے بیٹے کی شادی نہیں ہونی چاہئے۔
۴میرے ملک میں میرے لوگوں کے پاس جا کر میرے بیٹے اِسحاق
کیلئے ایک لڑکی ڈھونڈ کرلاؤ زمین و آسمان کے خُداوند خُدا کے سامنے وعدہ
کرو کہ تم یہ کروگے۔"
۵ نوکر نے اُس سے کہا کہ اگر وہ دوشیزہ میرے ساتھ اِس ملک کو آنے
سے اتفاق نہ کرے تو پوچھا کہ کیا میں تیرے بیٹے کو تیرے ملک میں بُلا
لے جاؤں؟
۶ ابراہیم نے اُس سے کہا کہ میرے بیٹے کو اُس ملک میں ساتھ نہ لے
جانا۔ ۷ آسمانی خُداوند خُدا نے میرے اپنے ملک سے اِس جگہ پر بُلالایا ہے۔
جبکہ وہ ملک میرے باپ سے اور میرے خاندان والوں سے ملا ہوا ہے۔
لیکن خُداوند نے اِس ملک کو میرے خاندان کے حق میں دینے کا وعدہ کیا
ہے۔ تو میرے بیٹے کیلئے دوشیزہ ڈھونڈ کر ساتھ لانے کو ممکن بنانے کے
لئے خُداوند اپنے فرشتے کو تیرے لئے رہنما بنائے۔ ۸ اور اگر وہ دوشیزہ
تیرے ساتھ آنا پسند نہ کرے تو اِس وعدے سے تُجھے چھٹکارہ ملے گا۔ لیکن
تو میرے بیٹے کو میرے اپنے ملک میں ساتھ نہ لے جانا۔
۹ تب اُس نوکر نے اپنے مالک ابراہیم کی ران کے نیچے ہاتھ رکھ کر
قسم کھائی۔

دوشیزہ کی تلاش میں سفر

۱۰ اُس نوکر نے ابراہیم کے دس اُونٹوں کو تیار کیا، نوکر نے سب
سے اچھے قسم کا تحفہ لایا۔ وہ میسوپٹامیہ کو گیا اس شہر کو جہاں نحور رہتا تھا۔
۱۱ اُس نے گاؤں کے باہر پانی کے کسی چشمہ کے قریب اُونٹوں کو
بِٹھادیا۔ ہر روز شام عورتیں پانی لینے کیلئے اُس کنواں پر آیا کرتی تھیں۔
۱۲ اُس نوکر نے کہا کہ اے ہمارے خُداوند تُو میرے مالک ابراہیم
کا خُدا ہے۔ برائے مہربانی آج تو میرے مشن کو کامیاب بنا۔ میرے
مالک ابراہیم کی خاطر سے یہ ایک احسان کر۔ ۱۳ میں اس کنواں کے
قریب کھڑا رہوں گا۔ اِس گاؤں کی لڑکیاں پانی لینے کیلئے یہاں آئینگی
۱۴ اِسحاق کیلئے مناسب و موزوں لڑکی کو دیکھنے کیلئے میں ایک سے کہوں گا
کہ مہربانی کرکے تو اپنا پانی کا گھڑا نیچے اُتار اور پینے کیلئے تھوڑا سا پانی دے،
تو شاید وہ مُجھ سے کہے گی تُو پی لے۔ اور میں تیرے اُونٹوں کو بھی پانی

دونگی۔ وہی تیری منتخب کردہ لڑکی ہوگی۔ اور میں یہ سمجھوں گا کہ تُو نے
اپنے خادم اِسحاق کے لئے وفاداری کی۔

دوشیزہ کا اِنتخاب

۱۵ نوکر کا دعاء کرکے فارغ ہونے سے پہلے ہی رِبقہ نام کی ایک
حسینہ کنواں کے پاس آئی۔ اور یہ رِبقہ ، بیتوایل کی بیٹی تھی۔ اور بیتوایل،
مِلکاہ اور نحور کا بیٹا تھا۔ اور نحور، ابراہیم کا بھائی تھا۔ رِبقہ اپنے کندھے پر
پانی کا گھڑا لئے ہوئے کنواں کے پاس آئی۔ **۱۶** وہ بہت ہی حسین و
خوبصورت تھی۔ وہ ایک کنواری تھی۔اسنے کنواں کے نزدیک جاکر اپنا
گھڑا پانی سے بھر لیا۔ **۱۷** تب وہ نوکر اُس کے پاس بھاگ کر گیا، اور اُس
سے پوچھا کہ مہربانی کرکے پینے کے لئے تیرے گھڑے میں سے تھوڑا سا
پانی تو دے دے۔

۱۸ رِبقہ نے فوراً اپنے گھڑے کو کندھے سے اُتارا اور اُس کو پینے
کیلئے پانی دیتے ہوئے کہا، ”جناب پانی تو پی لو۔“ **۱۹** جب وہ پانی پی لیا
تو کہنے لگی، ”میں تیرے اونٹوں کے لئے بھی لاؤنگی اس وقت جب تک
کہ وہ پانی پی نہ لے۔“ **۲۰** اُس نے تمام تر پانی کو حوض میں اُنڈیل دیا
اور مزید پانی لانے کیلئے تیز چلتے ہوئے کنواں کے پاس چلی گئی۔ اور اِس
طرح اُس کے تمام اُونٹوں کو پانی پلائی۔

۲۱ نوکر خاموشی سے بغور اس لڑکی کو دیکھا اور تعجب کیا کہ خدا نے
اس کے دعاء کا جواب دیا یا نہیں۔ **۲۲** اونٹ جب پانی پی لیا تو اُس نے
رِبقہ کو آدھے تولے سونے کی انگوٹھی دیا۔ اور اس کے علاوہ اُس نے اُس کو
چار تولے سونے کے دو کنگن بھی دیئے۔ **۲۳** اُس نوکر نے پوچھا کہ تیرا
باپ کون ہے؟ اور کیا میرے لوگوں کو تیرے باپ کے گھر میں قیام
کیلئے جگہ ہے؟

۲۴ رِبقہ نے اُس سے کہا کہ، میرے باپ کا نام بیتوایل ہے۔ اور
وہ مِلکاہ اور نحور کا بیٹا ہے۔ **۲۵** تب اُس نے کہا کہ ہاں، تیرے اُونٹوں
کیلئے گھاس پات ہمارے پاس ہے اور تُمہارے قیام اور ٹھہرنے کیلئے جگہ
بھی ہے۔

۲۶ تب اُس نوکر نے اپنے سر کو جُھکایا اور خُداوند کی عبادت کی۔
۲۷ پھر اُس نے اُس سے کہا کہ میرے مالک ابراہیم کے خُداوند خُدا کا
مبارک ہو۔ وہ تو میرے مالک کا بڑا ہی مہربان اور بھروسے کے قابل
ہے۔اس نے میرے مالک کے بھائی کے گھر تک مجھے جانے میں میری
رہنمائی کی۔

۲۸ تب رِبقہ نے تیزی سے جاکر اِن تمام واقعات کو اپنے ماں کے
خاندان والوں سے سُنائی۔ **۲۹ - ۳۰** رِبقہ کا ایک بھائی تھا۔ اور اُس کا
نام لابن تھا۔ پیش آئے ہوئے تمام واقعات کو رِبقہ نے اپنے بھائی کو
سنایا۔ جب لابن نے انگوٹھی اور کنگن دیکھا اور آدمی نے جو کچھ رِبقہ سے کہا
تھا سنا تو وہ دوڑ کر کنواں کے پاس گیا۔ کنواں کے نزدیک نوکر اپنے اپنے
اونٹوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ **۳۱** لابن نے اُس سے کہا کہ اے خُدا کی
برکت پانے والے، اندر آجا۔ تُجھے باہر ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ اور کہا
کہ تیرے رہنے کیلئے کمرے اور تیرے اُونٹوں کیلئے جگہ بنایا ہوں۔
۳۲ اِس وجہ سے ابراہیم کا نوکر لابن کے گھر کو گیا۔ اور اُونٹوں پر لدا
ہوا بوجھ اُتارنے کے لئے لابن نے اُس کی مدد کی۔ اور اُونٹوں کے رہنے کے
لئے جگہ بنادیا اور اُن کو گھاس ڈالی گئی۔ اُس کے بعد اُس کے نوکر کو اور اُس
کے ساتھیوں کو، پیر دھونے کے لئے پانی دیا۔ **۳۳** پھر اُس کے بعد لابن
نے اُس کو کھانا کھانے دیا۔ لیکن وہ نوکر کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور ان
سے کہا، ”میں جس مقصد سے آیا ہوں وہ بتائے بغیر کھانا نہ کھاؤں گا۔“
اُس پر لابن نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کہنا ہو سو کہہ دے۔

اِسحاق کے لئے رِبقہ کو پوچھا گیا

۳۴ اُس نوکر نے کہا کہ میں ابراہیم کا نوکر ہوں۔ **۳۵** خُداوند نے
میرے مالک کو ہر معاملہ میں برکت سے نوازا ہے۔ میرا مالک ایک غیر
معمولی اور عظیم الشان آدمی ہے۔ خُداوند نے ابراہیم کو بھیڑوں کا گلّہ اور
جانوروں کی بھیڑ وغیرہ دیا ہے۔ اور ابراہیم کے پاس ضرورت سے زیادہ
سونا چاندی بھی ہے۔ اور کئی نوکر چاکریں۔ اور بہت سارے اُونٹ اور
گدھے بھی ہیں۔ **۳۶** سارہ میرے مالک کی بیوی ہے۔ وہ کافی بوڑھی
ہوگئی تھی اسکے باوجود بھی اسنے ایک بچّے کو جنم دیا۔ اور میرے مالک نے
اپنی تمام تر جائیداد کو اپنے بیٹے کو دے دیا۔ **۳۷** میرے مالک نے مجھ
سے کہا کہ میں اسکے ساتھ وعدہ کروں۔ اور کہا، ’دیکھو میرے بیٹے کی شادی
کسی بھی کنعانی لڑکی جن لوگوں کے درمیان ہملوگ رہتے ہیں نہیں ہونی
چاہیئے۔ **۳۸** اور کہا کہ تم میرے ہی ملک کو جاکر میرے اپنے ہی لوگوں
میں میرے بیٹے کے لئے ایک دوشیزہ کا اِنتخاب کرلینا۔‘ **۳۹** میں نے
اپنے مالک سے کہا ہے کہ اگر وہ لڑکی میرے ساتھ اس ملک میں آنے کے
لئے راضی نہ ہوئی تو کیا کرنا چاہیئے۔ **۴۰** لیکن میرے مالک نے کہا،
”خداوند جسکی میں خدمت کرتا ہوں اپنے ایک فرشتہ کو وہاں رہ رہے میرے
باپ کے خاندان سے میرے بیٹے کے لئے ایک لڑکی کھوج نے میں تمہاری
مدد کرنے کے لئے بھیجے گا۔ **۴۱** اور کہا کہ جب تو میرے باپ کے ملک
کو جائے گا اور اگر وہ میرے بیٹے کو کوئی لڑکی دینے سے انکار کرے تو تُو اس
وعدہ کے مطابق چُھٹکارہ پائے گا۔

۴۲ ”آج جبکہ میں اِس کنواں کے پاس آیا اور کہا کہ اے میرے
مالک ابراہیم کے خُداوند خُدا اپنے کرم سے میرے سفر کو کامیاب کر۔
۴۳ میں کنواں کے قریب میں کھڑا ہو کر پانی لینے کے لئے آنے والی ایک
دوشیزہ کے انتظار میں تھا۔ تب میں اُس سے کہوں گا کہ مہربانی کر کے پینے
کیلئے تیرے گھڑے سے پانی دے۔ ۴۴ وہ مُجھ سے کہے گی کہ تو پانی پی
لے، اور تیرے اُونٹوں کیلئے بھی پانی لادوں گی، اگر وہ ایسا کہے گی تو میں
سمجھوں گا کہ تو میرے مالک کے بیٹے کے لئے خُداوند نے جس دوشیزہ کو
چُن لیا ہے وہ لڑکی یہی ہے اور اسی بات کی دُعا کی ہے۔
۴۵ ”میں دُعا کو ختم کر ہی رہا تھا کہ رِبقہ پانی کیلئے کنواں پر آئی۔
اور وہ اپنے کندھے پر گھڑا اُٹھائی ہوئی تھی۔ اور وہ کنواں میں جا کر پانی
بھرلی۔ تب میں نے اُس سے پوچھا کہ مہربانی کر کے تھوڑا سا پانی دیدے۔
۴۶ اُس کے فوراً بعد وہ گھڑے کو اپنے کندھے سے نیچے اُتاری اور مجھے
پانی دیا اور کہا کہ پانی پی لے۔ اور تیرے اُونٹوں کو بھی پانی لاکر دوں
گی۔ میں جب پانی پینے سے فارغ ہوا تو وہ میرے اُونٹوں کو بھی پانی لادی۔
۴۷ پھر میں نے اس سے پوچھا، ’تیرا باپ کون ہے؟‘ اُس نے جواب
دیا کہ میرے باپ کا نام بیتوایل ہے۔ اور کہا کہ وہ تو ملکاہ اور نحور کا بیٹا
ہے۔ تب میں نے اُس کو انگوٹھی اور ہاتھ کے کنگن دیئے۔ ۴۸ اُس وقت
میں نے اپنے سر کو جُھکا کر خداوند کا شکریہ ادا کیا۔ اور میرے مالک ابراہیم
کے خُدا وند خُدا کی تعریف بیان کیا۔ اور میں یہ جانا ہے سچ مچ میں
خداوند مجھے میرے مالک بھائی کے بیٹی کو اسکے بیٹے کی بیوی ہونے میں
میری رہنمائی کی۔ ۴۹ اب تُم اپنا اظہار خیال کرو۔ تُم میرے مالک کو
مہربانی اور بھروسہ و اعتماد کے ذریعہ اپنی بیٹی دوگے؟ یا نہ دوگے اور کہا کہ
تُمہارے جواب کے مُطابق اگلے کام کے بارے میں میں غور کروں گا۔“
۵۰ اُس پر لابن اور بیتوایل نے کہا کہ مجھے تو خُداوند ہی نے بھیجا
ہے۔ اور اب جو کُچھ بھی چل رہا ہے اُس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کا ہمیں
کوئی حق نہیں ہے۔ ۵۱ یہ رہی ربقہ اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور خُداوند کی
مرضی کے مطابق اپنے مالک کے بیٹے سے اسکی شادی کرادے۔
۵۲ ابراہیم کا نوکر ان باتوں کو سُن کر خُداوند کے سامنے زمین تک
سر جُھکا کر سجدہ شکر بجالایا۔ ۵۳ پھر اُس کے بعد وہ نوکر اپنے ساتھ جن
تحفوں کو لایا تھا وہ اسے رِبقہ کو دے دیا۔ اور اُس نے ربقہ کو سونے چاندی
کے زیورات اور اعلیٰ درجہ کے ملبوسات بھی دے دیئے۔ اِس کے علاوہ اُس
نے قیمتی تحفے اس کے بھائی کو اور اُس کی ماں کو دیئے۔ ۵۴ نوکر اور اُس
کے ساتھیوں نے وہاں پرانکے ساتھ کھانا کھائے پیئے اور وہیں پر رات
گذارے۔ پھر وہ دوسرے دِن صبح اُٹھے اور کہے کہ اب ہملوگوں کو
ہمارے مالک کے پاس جانا چاہیئے۔

۵۵ رِبقہ کی ماں اور اُس کے بھائی نے اُن سے کہا کہ رِبقہ کو چند
دنوں کے لئے۔ کم سے کم دس دنوں تک کے لئے ہمارے ساتھ رہنے
دے۔ اور پھر اسکے بعد وہ اسے لے جا سکتے ہیں۔
۵۶ لیکن نوکر نے جواب دیا، ”مجھے مت روکو اس لئے کہ خُداوند نے
میرے سفر کو کامیاب کیا ہے۔ اب مجھے میرے مالک کے پاس بھیج دو۔
۵۷ ربقہ کا بھائی اور اُس کی ماں نے اُس سے کہا کہ ہم رِبقہ کو بُلا کر
اُس کی مرضی دریافت کریں گے۔ ۵۸ اُنہوں نے رِبقہ کو بُلایا، اور پوچھا
کہ کیا تجھے اِسی وقت اِس آدمی کے ساتھ جانا پسند ہے؟
رِبقہ نے کہا، ”ہاں میں جاتی ہوں۔“
۵۹ اِس وجہ سے انہوں نے رِبقہ کو ابراہیم کے نوکر کے ساتھ اور اُس
کے ساتھیوں کے ساتھ بھیج دیا۔ اور ربقہ کی خادمہ بھی اُس کے ساتھ چلی
گئی۔ ۶۰ ربقہ کے خاندان والوں نے اسے دعاء دی اور کہا،
”اے ہماری بہن، تو لاکھوں لوگوں کی ماں بنو۔ تیری خاندان اور
نسلوں کے لوگ دُشمنوں کو شکست دے اور انکے شہروں کو اپنے قبضہ میں
لے لے۔“
۶۱ پھر اُس کے بعد ربقہ اور اُس کی خادمائیں اُونٹ پر سوار ہو گئیں
اور اُس نوکر کے اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے ہولیں۔ اِس طرح وہ نوکر
رِبقہ کو ساتھ لے کر گھر کے لئے سفر پر نکلا۔
۶۲ اُس وقت اِسحاق بیر لحی روئی کو جا کر آیا تھا۔ کیوں کہ وہ نیگیو میں
مقیم تھا۔ ۶۳ بوقت شام اِسحاق کھیت کو چلا گیا۔ جب اِسحاق نظر اُٹھا کر
دیکھا تو دور کے فاصلے پر اُونٹوں کو آتے ہوئے دیکھا۔
۶۴ جب رِبقہ نے چاروں طرف نگاہ کی تو اسحاق پر نظر پڑی۔ تو فوراً
اونٹ پر سے نیچے اتر آئی۔ ۶۵ اُس نے اُس نوکر سے پوچھا، ”وہ نوجوان
کون ہے جو کھیت میں ہملوگوں سے ملنے آرہا ہے؟“
اُس نوکر نے جواب دیا، ”میرے مالک کا بیٹا ہے۔“ اُس کے فوراً بعد
ربقہ نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی۔
۶۶ اُس نوکر نے پیش آئے ہوئے سارے واقعات کو اِسحاق کے علم
میں لایا۔ ۶۷ تب اِسحاق نے اُس کو ساتھ لے کر اپنی ماں کے خیمے میں
آیا۔ اُس دن رِبقہ اِسحاق کی بیوی بنی۔ اور اسحاق اُس سے بہت محبّت کیا۔
ماں کی موت کے وقت اِسحاق بہت ہی غمزدہ تھا لیکن اب اس میں کمی ہوئی
اور اسے اطمینان و تسلّی ملی۔

ابراہیم کا خاندان

۲۵ ابراہیم نے دوبارہ شادی کی۔ اُس کی نئی بیوی کا نام
قطورہ تھا۔ ۲ قطورہ سے زُمران، یُقسان، مدیان، مِدان،

اسباق، اور سوخ پیدا ہوئے۔ ۳یُقسان، سبا اور ددان کا باپ تھا۔ اور ددان کی نسل سے یہ ہیں۔ اَسوری، لطوسی، اور لُومی تھے۔ ۴مدیان کے بیٹے عیفاہ، عِفر، حُنوک، ابیداع اور الدوعا تھےاور یہ سب قطورہ کی نسل سے تھے۔ ۵-۶ ابراہیم اپنی موت سے قبل اپنی خادمہ عورت کی نرینہ اولاد کو چند تحفےاور نذرانے دیئے تھے اور اسے مشرقی ملکوں میں بھیج دئیے تھے۔ اور وہ اُسے اِسحاق سے دور بھیج دئیے۔ پھر بعد اپنی تمام جائیداد کا اِسحاق کو مالک بنادیا۔

۷ ابراہیم ایک سو پچھتّر سال زندہ رہا۔ ۸ وہ لمبی عمر کے بعد وہ بوڑھا ہو کر وفات پایا اور اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ دفن ہوا۔ ۹ اُس کے بیٹے اِسحاق اور اسمٰعیل نے ممرے کے نزدیک مکپیلا کی غار میں اُس کی قبر بنائی۔ یہ غار حِتّی صُحر کے بیٹے عِفرون کے کھیت میں ہے۔ ۱۰ ابراہیم کی حِتیوں سے خریدی ہوئی اِس جگہ ہی میں ابراہیم کو اور اُس کی بیوی سارہ کے پاس دفن کردیا گیا۔ ۱۱ ابراہیم کے انتقال کے بعد، خُدا نے اِسحاق کو برکت دی۔ اور اِسحاق بیر لحی روئی میں اپنی زندگی کے دِن گذارنے لگا۔

۱۲ یہ اسمٰعیل کا سلسلہ نسب ہے۔ اسمٰعیل، ابراہیم اور ہاجرہ کا بیٹا تھا۔ (مصر کی ہاجرہ، سارہ کی خادمہ تھی۔) ۱۳ اسمٰعیل کی نرینہ اولاد کے نام یہ ہیں۔ پہلا بیٹا نبایوت تھا۔ اس کے بعد پیدا ہونے والے یہ ہیں: قیدار، ادبئیل، مِبسام، ۱۴ مِشماع، دومہ اور مسّا، ۱۵ حدد، تیما، یطور، نفیس اور قدمہ۔ ۱۶ ہر ایک نے اپنا ہی خاندان بنالیا۔ اور آگے وہی خاندان چھوٹے شہر بن گئے۔ یہ بارہ لڑکے ہی اپنے اپنے لوگوں کے لئے خاندان کے سر پرست اعلیٰ کی حیثیت سے تھے۔ ۱۷ اسمٰعیل ایک سو سینتیس برس زندہ رہا۔ اُس کے مرنے کے بعد اُس کو اُس کے آبائی قبرستان میں دفنایا گیا۔ ۱۸ اسمٰعیل کی نسلیں ریگستانی علاقے کے لمبے حصّہ پر خیمہ زن تھے۔ یہ علاقہ حویلہ سے مصر سے قریب شور تک تھا اور پھر شور سے شروع ہو کر اسُور تک تھا۔ اسمٰعیل کی نسلیں ایک دوسرے کے قریب خیمہ زن ہوئے۔

اِسحاق کا خاندان

۱۹ یہ اِسحاق کی تاریخ ہے۔ اِسحاق ابراہیم کا بیٹا تھا۔ ۲۰ اِسحاق جب چالیس برس کا ہوا تو ربقہ سے شادی کیا۔ ربقہ، فدّام ارام کی رہنے والی تھی۔ اور وہ بیتوایل کی بیٹی تھی۔ اور لابن آرامی کی بہن تھی۔ ۲۱ اِسحاق کی بیوی اولاد سے محروم تھی۔ اس لئے اِسحاق اپنی بیوی کیلئے خُداوند سے دُعا کرنے لگا۔ خُداوند نے اِسحاق کی دُعا کو سُنا اور رِبقہ کے پیٹ میں حمل دیا۔

۲۲ رِبقہ جب حاملہ تھی تو اُس کے پیٹ میں بچّے ایک دُوسرے کے ساتھ دھکّا دھکّی کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے اُسے بڑی تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی۔ رِبقہ نے خُداوند سے دعاء کی اور پوچھا، ''خُدا یا ایسا مُجھے کیوں ہوتا ہے؟'' ۲۳ خُداوند نے اُس سے کہا، ''تیرے پیٹ میں دو قومیں ہیں۔ دو قوموں پر حکومت کرنے والے تیرے پیٹ سے پیدا ہوں گے۔ اور وہ منقسِم ہوں گے۔ ایک بیٹا دُوسرے بیٹے سے زیادہ طاقتور ہوگا۔ اور بڑا بیٹا چھوٹے بیٹے کی خدمت کرے گا۔'' ۲۴ دِن پورے ہونے پر رِبقہ سے جُڑواں بچّے پیدا ہوئے۔ ۲۵ پہلا بچّہ سُرخ تھا۔ اور اُس کی جلد بالوں سے بھرا چغہ کی طرح تھا۔ اِس وجہ سے اُس کا نام عیساؤ* رکھا گیا۔ ۲۶ جب دُوسرا بچّہ پیدا ہوا تو وہ عیساؤ کی ایڑی کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اُس بچّے کا نام ''یعقوب*'' رکھا گیا۔ یعقوب اور عیساؤ جب پیدا ہوئے تو اِسحاق کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

۲۷ وہ دونوں بچّے بڑے ہوئے۔ عیساؤ ایک بہترین شکاری بنا۔ اور کھیت میں رہنا اُسے پسند آیا۔ اور یعقوب فقیر مَنش واقع ہوا۔ اور وہ اپنے خیمہ میں زندگی بسر کرنے لگا۔ ۲۸ اِسحاق، عیساؤ سے بہت محبّت کرتا تھا۔ عیساؤ شکار کھیلتا تھا اور شکار کا گوشت اِسحاق کو بہت پسند تھا۔ لیکن رِبقہ، یعقوب کو چاہتی تھی۔

۲۹ ایک مرتبہ عیساؤ جب شکار سے واپس لوٹا تو بھوک سے نڈھال تھا اور کمزور ہو گیا تھا۔ جبکہ یعقوب ایک برتن میں سالن اُبال رہا تھا ۳۰ تب عیساؤ نے یعقوب سے کہا کہ بھوک سے میں نڈھال ہوں اِس لئے پوچھا کہ مجھے تھوڑے سے لال دال دے۔ (اِس وجہ سے لوگ اُسے ایدوم * بھی کہتے ہیں۔)

۳۱ لیکن یعقوب نے کہا، ''پہلے تو مجھے اپنا پلوٹھے پن کا حق بیچ دے۔''

۳۲ عیساؤ نے کہا کہ میں تو بھوک سے مرنے کے قریب ہوں۔ اور اگر میں مرجاؤں تو میرے باپ کی دولت میرے کوئی کام کی نہ رہیگی۔

۳۳ تب یعقوب نے کہا، ''مجھے تو اپنا پیدائشی حق دینے کا وعدہ کر۔'' اِس وجہ سے عیساؤ نے یعقوب کو اپنا حصّہ دینے کا وعدہ کیا۔ اِس طرح عیساؤ نے اپنے پلوٹھے پن کا حق یعقوب کو بیچ دیا۔ ۳۴ تب یعقوب نے عیساؤ کو روٹی کے ساتھ اُبلے ہوئے دال کے پھلی دیئے۔ پھر عیساؤ وہاں سے کھا پی کر چلا گیا۔ عیساؤ اپنے پہلوٹھے پن کے حق کے بارے میں کتنا کم خیال کیا۔

عیساؤ اس لفظ کے معنی وہ آدمی کے جس کے جسم پر کثرت سے بال اُگے ہوں۔
یعقوب عبرانی زبان میں اس لفظ کے معنی ''ایڑی'' ''پیروی کرنے والا'' یا فریبی کے ہوتے ہیں۔
ایدوم اس نام کے معنی ''سرخ'' ہے۔

اِسحاق نے ابی ملک سے جھوٹ کہا

۲۶ جس طرح ابراہیم کے زمانے میں قحط سالی پھیلی ہوئی تھی
اسی طرح کنعان میں بھی ایک قحط سالی ہوئی۔ جس کی وجہ
سے اِسحاق نے فلسطینیوں کے بادشاہ ابی ملک کے پاس گیا۔ ابی ملک جرار
شہر میں رہتا تھا۔ **۲** خُداوند اِسحاق پر ظاہر ہوا اور کہا، ''تو مصر کو نہ جا۔ میں
مُجھے جس ملک میں رہنے کا حکم دیتا ہوں وہیں قیام کر۔ **۳** میں تیرے ساتھ
رہوں گا، اور تُجھے برکت دوں گا پھر تُجھے اور تیرے قبیلے کو یہ سارا علاقہ عطا
کروں گا۔ اور میں نے تیرے باپ ابراہیم سے جو وعدہ کیا تھا اُس کو پورا
کروں گا۔ **۴** میں تیری نسل کو آسمان کے تاروں کی طرح بڑھاؤں گا اور اُن
کو یہ تمام علاقہ دوں گا۔ اور زمین پر بسنے والی تمام نسلیں تیری نسل سے
برکت پائیں گی۔ **۵** میں ہی اِس کو پورا کروں گا۔ کیوں کہ تیرا باپ
ابراہیم میری ان باتوں پر فرمانبردار تھا اور کہا کہ میرے کہنے کے مُطابق
کرتا، میری شریعت، احکامات، اور اُصولوں کی پابندی کرتا تھا۔''
۶ اِس وجہ سے اِسحاق جرار میں آکر مُقیم ہوگیا۔ **۷** اِسحاق کی بیوی رِبقہ
بہت ہی حسین و جمیل تھی۔ وہاں کے مقامی لوگوں نے رِبقہ کے بارے
میں اِسحاق سے پوچھے تو اِسحاق نے اُن سے کہا کہ وہ تو میری بہن ہے۔ اگر
اُن کو یہ معلوم ہوجائے کہ رِبقہ اُس کی بیوی ہے تو وہ اُس سے اُس کو چھین
لیں گے اور خود کو قتل کرنے کے خوف سے اِسحاق نے ایسا کہا ہے۔
۸ اِسحاق کو وہاں رہتے ہوئے ایک لمبی مدّت گذری تھی۔ ایک مرتبہ
فلسطینیوں کا بادشاہ ابی ملک اپنی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا کہ اِسحاق اور اس کی
بیوی خُوشی سے ہنس کھیل رہے تھے۔ **۹** ابی ملک نے اِسحاق کو بُلا کر کہا کہ
یہ عورت تو تیری بیوی ہے۔ لیکن تُو نے ہم سے یہ کیوں کہا کہ یہ تیری
بہن ہے۔

اِسحاق نے اُس سے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ تو اُس کو حاصل کرنے کے لئے
مُجھے قتل کردے اِس خوف سے میں نے ایسا کیا ہے۔
۱۰ ابی ملک نے اُس سے کہا کہ تُو نے ہمارے ساتھ بُرائی کی ہے۔
ہمارے پاس رہنے والے کسی بھی آدمی کے لئے تیری بیوی کے ساتھ ہم
بستر ہونے کے لئے تُو نے ہی موقع فراہم کیا۔ اگر ایسی کوئی بات پیش آئی
ہوتی تو وہ بہت بڑا گناہ ہوتا۔
۱۱ تب ابی ملک نے اپنی رعایا سے کہا، ''اگر کوئی بھی اِسحاق کو یا
اسکی بیوی کو نقصان پہنچائے گا تو اس شخص کو قتل کردیا جائیگا۔''

اِسحاق کا دولت مند ہونا

۱۲ اِسحاق نے اُس علاقے میں تخم ریزی کیا۔ اُسی سال اُسے سو فیصد
فصل ہوئی۔ اِس لئے کہ خُداوند نے اُسے بہت زیادہ برکت دی تھی۔
۱۳ اُس کی دولت میں اِضافہ ہی ہوتا گیا۔ اور وہ بہت دولت مند ہوگیا۔
۱۴ اُس کے پاس کئی جانوروں، بکریوں کے غول، اور چوپائے بھی تھے۔
اِسکے علاوہ اُس کے پاس کئی نوکر چاکر بھی تھے۔ اِن تمام باتوں کو دیکھ کر
فلسطینی لوگ اُس سے حسد کرنے لگے۔ **۱۵** اس وجہ سے کئی سال قبل
ابراہیم اور اُس کے نوکروں نے جن کنوؤں کو کھودا تھا اُن کو فلسطینیوں
نے مٹی ڈال کر بند کردیا۔ **۱۶** ابی ملک نے اِسحاق سے کہا کہ ہمارے
ملک کو چھوڑ کر چلا جا۔ کیوں کہ تو ہم سے زیادہ قوّت والا اور زور آور ہے۔
۱۷ اِس لئے اِسحاق اُس جگہ سے نکل کر جرار کی چھوٹی ندی کے پاس
قیام پذیر ہوا۔ اور وہیں سکونت اِختیار کرلیا۔ **۱۸** اِس سے ایک عرصہ
پہلے، ابراہیم بھی کئی کنویں کھودا تھا۔ ابراہیم جب مر گیا تو فلسطینیوں نے
اُن کنوؤں کو مٹی ڈال کر بند کردیا۔ اِسحاق نے اُن کنوؤں کو دوبارہ کھودا اور
اُن کو پھر وہی نام دیا جو اُن کے باپ نے دیا تھا۔ **۱۹** اِسحاق کے نوکروں
نے چھوٹی ندی کے قریب ایک کنواں کھودا۔ اُس کنویں میں پانی کا ایک
سوتا ملا۔ **۲۰** لیکن جرار میں رہنے والے چرواہوں نے اِسحاق کے لوگوں کے
ساتھ بحث و تکرار کیا اور کہا کہ یہ پانی تو ہمارا ہے۔ اِس وجہ سے اِسحاق نے
اُس کنویں کا نام ''عِسق''* رکھا۔ کیونکہ انلوگوں نے پانی کے لئے بحث
کئے۔

۲۱ پھر اُس کے بعد اِسحاق کے خادموں نے ایک اور کنواں کھودا۔
وہاں کے مقامی لوگ اُس کنویں کے بارے میں تکرار کرنے لگے۔ اِس لئے
اِسحاق نے اُس کنویں کا نام ''سِتنہ''* رکھا۔
۲۲ اِسحاق نے وہاں سے نکل کر ایک دوسرا کنواں کھودا۔ اُس
کنویں سے متعلق تکرار کرنے کے لئے کوئی نہ آئے۔ اِس وجہ سے اِسحاق
نے کہا، ''اب تو خُداوند نے ہمارے لئے یہاں کمرہ (جگہ) بنادیا ہے۔''
اِس جگہ میں ہم ترقی پائیں گے اِس طرح سے اس نے اِس کنویں کا نام
''رحوبوت''* رکھا۔
۲۳ اِسحاق اُس جگہ سے بیر سبع کو گیا۔ **۲۴** اُس رات خُداوند اِسحاق
پر ظاہر ہوا اور کہا کہ میں تیرے باپ ابراہیم کا خُدا ہوں۔ تو خوف نہ کھا
میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور میں نے تیرے لئے برکت دے رکھی ہے۔
اور میں تیرے خاندان کو ترقی پر پہنچاؤں گا اور کہا کہ میں میرے بندے
ابراہیم کی خاطر یہ سب کُچھ کر رہا ہوں۔ **۲۵** اِس لئے اُس جگہ پر اِسحاق
قربان گاہ بنایا اور خُداوند کی عبادت کی۔ اور اِسحاق اُس جگہ پر سکونت
پذیر ہوا۔ اور اُس کے نوکروں نے اُس جگہ پر ایک کنواں کھودا۔

عِسق اسکا مطلب ہے ''بحث'' یا ''لڑائی۔''
رحوبوت اسکا مطلب ہے ''کھلی ہوئی جگہ۔''
ستنہ اسکا مطلب ہے ''نفرت'' یا ''کسی کا دشمن۔''

۲۶ ابی ملک، اِسحاق کو دیکھنے کیلئے جرار سے آگیا- ابی ملک اپنے ساتھ
اپنے مُشیر اَخُوزت اور اپنے سپہ سالار فیکل کو ساتھ لے کر آیا-
۲۷ اِسحاق نے کہا کہ تُو مجھے کیوں ملنے آیا ہے؟ جبکہ تو میرے
ساتھ دوستی و ہمدردی کے ساتھ نہ رہا- اور کہا کہ تُونے مُجھ پر اِس بات
سے جبر کیا کہ میں تیرا ملک چھوڑ کر چلا جاؤں-
۲۸ اُنہوں نے اُس سے کہا، "اب ہم کو معلوم ہوئی کہ خداوند
تیرے ساتھ ہے- اور ہمارا خیال ہے کہ تمہارے ساتھ ایک معاہدہ
کریں اور تجھے بھی ہمارے ساتھ وعدہ کرنا چاہئے- ۲۹ اور ہم نے تیری
کوئی بُرائی نہ چاہی- ٹھیک اُسی طرح تُو بھی ہماری کسی قسم کی بُرائی نہ
کرنے کا وعدہ کر- اگر چہ کہ ہم نے تجھے دُور ضرور بھیجا ہے- لیکن بہت ہی
سکون و اطمینان ہی سے بھیجا ہے- اور کہا کہ خُداوند نے تیرے حق میں جو
برکت لکھ دی ہے وہ اب ظاہر ہو چکی ہے-"
۳۰ اس لئے اِسحاق نے اُن کے لئے ایک ضیافت کا اہتمام کیا- اور
وہ سب کے سب سیر ہو کر کے کھانا کھائے- ۳۱ دُوسرے دن صبح، وہ
سب آپس میں ایک دُوسرے سے وعدے اور قسمیں لے کر اطمینان سے
چلے گئے-
۳۲ اُس دن اِسحاق کے نوکر آئے اور خود کے کھودے ہوئے کنویں
کے بارے میں یہ کہا کہ کنویں میں ہم کو پانی کا ایک سوتا ملا ہے-
۳۳ جس کی وجہ سے اسحاق نے اُس کا نام سبع رکھا- آج بھی اُس شہر کو
بیر سبع کے نام سے یاد کرتے ہیں-

عیساؤ کی بیویاں

۳۴ عیساؤ کی عمر جب چالیس سال کی ہوئی تھی تو اُس نے حِتّیوں کی
دو عورتوں سے بیاہ کیا- ایک تو بیری کی بیٹی یہودتھ، اور دُوسری ایلون
کی بیٹی بشامتھ تھی- ۳۵ اِن شادیوں سے اِسحاق اور رِبقہ کو بہت دُکھ اور
افسوس ہوا-

موروثی جائیداد کے لئے مسائل

۲۷ جب اِسحاق ضعیف ہوا تو اُس کی آنکھوں کو واضح طور پر
نظر نہ آتا تھا- ایک دِن وہ اپنے پلوٹھے بیٹے عیساؤ کو
اپنے پاس بُلا کر اُس سے کہا کہ اے بیٹے!
عیساؤ نے جواب دیا کہ یہ لو میں حاضر ہوں-
۲ اِسحاق نے اُس سے کہا، "میری عمر ہو گئی ہے- اِس لئے میں نہیں
جانتا کہ میں کب مر جاؤں- ۳ اس لئے مناسب ہے کہ تو اپنی تیر کمان لے
کر شکار کو جا- اور میرے لئے ایک جانور کا شکار کر کے لا- ۴ اور میرے
لئے میری پسند کا لذیذ کھانا تیار کر کے لادے- اور کہا کہ میں مرنے سے پہلے
ہی تجھے برکت دوں-" ۵ اِس وجہ سے عیساؤ شکار کے لئے چلا گیا-

یعقوب نے اِسحاق کو فریب دیا

اِسحاق نے اپنے بیٹے عیساؤ کو جو باتیں بتائیں اُن کو ربقہ نے سُن لیا-
۶ رِبقہ اپنے بیٹے یعقوب سے کہنے لگی کہ سُن! تیرے باپ نے تیرے
بھائی عیساؤ کے ساتھ جو باتیں کیں میں نے ان کو سُن لیا ہے- ۷ تیرے
باپ نے اُس سے کہا کہ میرے لئے ایک جانور کا شکار کر کے لا اور اُس سے
میری پسند کا ایک لذیذ کھانا تیار کر کے لا دے- اور کہا کہ میں مرنے سے
پہلے ہی تیرے لئے برکت چاہوں گا- ۸ اِس وجہ سے اے میرے بیٹے
میری بات مان اور میں جو کہوں سو کر گذر- ۹ ہماری بکریوں کے جھنڈ
کے پاس جا، اور دو بکریوں کے بچّوں کو اُٹھا لا- اور میں تیرے باپ کے لئے
اُس کی پسند کا لذیذ کھانا اُس سے تیار کروں گی- ۱۰ اور وہ لذیذ کھانا اپنے
باپ کے لئے اُٹھا لے جا- وہ اسے کھائیگا اور مرنے سے پہلے تُجھے دعاء
دے گا-
۱۱ اُس بات پر یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا کہ میرے بھائی
عیساؤ کا تو سارا جسم بالوں سے بھرا ہوا ہے- لیکن مِیرا جسم اس کے جیسا
بالوں سے بھرا ہوا نہیں ہے- ۱۲ اگر میرا باپ مجھے چُھولے تو اُسے بہ
آسانی یہ معلوم ہوگا کہ میں عیساؤ نہیں ہوں- تب تو وہ مجھے برکت بھی نہ
دے گا- اور یہ بھی کہا کہ میں اُسے دھوکہ دینے کی کوشش کے نتیجہ میں وہ
مُجھ پر لعنت بھی کرے گا-
۱۳ اِس بات پر ربقہ نے اُس سے کہا کہ اگر وہ تُجھ پر لعنت کرے تو،
وہ لعنت مُجھ پر پڑے گی- اِس لئے میں تُجھ سے جو کہوں سو کر- اور کہی کہ
میرے لئے بکریوں کو لا-
۱۴ اِس وجہ سے یعقوب نے دو بکریوں کو ساتھ لایا- تب اُس نے
اسحاق کی پسند کی لذیذ غذا اُس کے گوشت سے تیار کی- ۱۵ پھر رِبقہ نے
اپنے پلوٹھے بیٹے عیساؤ کے لئے عمدہ لباس جو کہ گھر میں تھا لے لیا- اور
ربقہ نے اُس عمدہ لباس کو اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائی- ۱۶ اور
بکریوں کے چمڑے کو یعقوب کے ہاتھوں اور اُس کے گلے سے لپیٹ دی-
۱۷ تب وہ اپنے تیار کئے ہوئے لذیذ کھانا اور کچھ روٹی یعقوب کو
دے دی-
۱۸ یعقوب اپنے باپ کے پاس گیا اور پُکارا کہ اے میرے باپ،
اُس کے باپ نے پوچھا کہ کیا بیٹے اور تو کون ہے؟
۱۹ یعقوب نے اپنے باپ سے کہا، "میں عیساؤ تیرا پلوٹھا بیٹا-
تیرے کہنے کے مُطابق میں نے ویسا کر لایا ہے- میں نے تیرے لئے شکار

کے جانور کا گوشت لایا ہوں بیٹھ کر کھالے۔ اور کہا کہ اُس کے بعد تُو مُجھے
برکت سے نواز سکتا ہے۔"
۲۰ تب اِسحاق نے اپنے بیٹے سے پوچھا کیا تُو اِتنی جلدی شکار کر کے
واپس لوٹا۔
اِس پر یعقوب نے جواب دیا، "کیونکہ خداوند تیرے خدا نے میری
مدد کی جانور کو جلدی پانے میں۔"
۲۱ پھر یعقوب سے اِسحاق نے کہا، "میرے نزدیک آجاتا کہ میں
تجھے چھو سکوں میرے بیٹے، اور تجھے چھونے کے بعد میں آسانی سے معلوم
کر سکتا ہوں کے تو میرا بیٹا عیساؤ ہے یا نہیں۔"
۲۲ اِس لئے یعقوب اپنے باپ اسحاق کے پاس گیا۔ اِسحاق اُس کو
چھُوا اور کہا کہ تیری آواز تو یعقوب کی آواز جیسی ہے۔ مگر تیرے ہاتھ تو
عیساؤ کے جیسے بالوں سے پُر ہاتھ ہیں۔ ۲۳ وہ یعقوب کو پہچان نہ سکا
کیوں کہ اُس کے ہاتھ عیساؤ کے ہاتھوں جیسے بالوں سے پُر تھے۔ اِس وجہ سے
وہ یعقوب کو دعاء سے نوازا۔
۲۴ اِسحاق نے اُس سے پوچھا کہ تُو کیا حقیقت میں میرا بیٹا عیساؤ
ہے؟ تب یعقوب نے جواب دیا کہ ہاں میں ہی ہوں۔

یعقوب کے لئے خیر و برکت

۲۵ تب اِسحاق نے کہا کہ تو کھانا لا۔ میں کھانا کھانے کے بعد تُجھے
دعاء سے نوازوں گا۔ اسلئے یعقوب کھانا لاکر دیا تو اُس نے کھانا کھالیا۔ اور
مئے پی لیا۔
۲۶ پھر اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میرے نزدیک آ اور مُجھے پیار
سے چُوم لے۔ ۲۷ اُس کے کہنے کے مطابق یعقوب اپنے باپ کے پاس
گیا اور اُسے پیار سے چُوما۔ جب اِسحاق نے عیساؤ کے کپڑوں کی خوشبو
سونگھا، تو اُس کو یہ کہتے ہوئے دُعا کی برکت سے نوازا۔
"میرے بیٹے کی خوشبو اسی کھیت کی طرح ہے جسے خداوند نے
برکت سے سرفراز کیا۔
۲۸ خُدا وند تیرے لئے ضرورت سے زیادہ بارش برسائے۔ تُجھے
فصلوں سے ڈھیروں ڈھیر اناج ملے اور انگوری مئے بھی ملے۔
۲۹ سب لوگ تیری خدمت کرے۔ قومیں تیرے سامنے اپنے
سروں کو جُھکائے اور تو اپنے بھائیوں پر حکمرانی کرے۔ تیری ماں کے بیٹے
تیرے سامنے سر جھکا کر تیری فرمانبرداری کریں گے۔
تُجھ پر لعنت کرنے والا خود لعنتی ہوگا۔ اور ہر ایک جو تیرے لئے
مہربانی دکھائے اور تجھے دعاء دے وہ دعاء اور مہربانی حاصل کریگا۔"

عیساؤ کی خیر و برکت

۳۰ اسحاق نے یعقوب کو خیر و برکت سے نوازنے کے بعد یعقوب
اپنے باپ اِسحاق کے پاس سے نکلنے ہی کو تھا کہ عیساؤ شکار سے واپس لوٹا۔
۳۱ عیساؤ بھی اپنے باپ کی پسند کی مطابق خاص قسم کا کھانا تیار کروا کر
اپنے باپ کے پاس لاکر حاضر کیا اُس نے اپنے باپ سے کہا، ابّا جان! اُٹھئے،
اور تمہارے لئے تمہارے بیٹے نے شکار کے جانور کا گوشت پکا کر لایا ہے
اُس کو کھا لیجئے۔ اور کہا کہ پھر اُس کے بعد تو مجھے خیر و برکت کے کلمات
سے نواز۔
۳۲ اسحاق نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟
اُس نے جواب دیا کہ میں تیرا بیٹا عیساؤ ہوں۔
۳۳ تب اِسحاق کو بہت غصّہ آیا اور کہا کہ تیرے آنے سے پہلے کھانا
تیار کر کے مجھے لا کر دینے والا کون تھا؟ میں وہ سب کُچھ کھانے کے بعد اُس
کو دُعائے خیر و برکت سے نوازا۔ اور کہا کہ اب میں نے جو خیر و برکت کی
دُعا کی ہے اسکے لئے وہ واپس نہیں لی جاسکتی۔
۳۴ عیساؤ اپنے باپ کی باتیں سُن کر غُصّہ ہوا۔ اور بے چین ہوتے
ہوئے فکر مند ہوا۔ اور چیخ و پُکار کرنے لگا۔ اور اُس نے اپنے باپ سے کہا
کہ اگر ایسی ہی بات ہے تو اے باپ مجھے خیر و برکت کی دُعا دو۔
۳۵ اسحاق نے کہا کہ تیرے بھائی نے تو مجھے فریب دیا ہے۔ وہ آیا
اور تیرے حق کی خیر و برکت کو لے لیا۔
۳۶ عیساؤ نے کہا کہ اس کا نام یعقوب ("دھوکہ باز") ہے۔ اور وہی
اُس کے لئے مناسب و موزوں نام ہے۔ وہ تو میرے ساتھ دو مرتبہ دھوکہ
کیا ہے۔ اور وہ میرے پلوٹھے پن کا حق بھی لے لیا ہے۔ اور کہا کہ میرا
حق برکت بھی لے لیا ہے۔ پھر عیساؤ نے پوچھا کہ کیا میرے لئے خیرو
برکت سے کوئی حق باقی ہے؟
۳۷ اسحاق نے کہا، "نہیں، میں نے تُجھ پر حکومت کرنے کا حق تو
یعقوب کو دیا ہے۔ اور اُس کے تمام بھائی اُس کے خادم ہونگے میں نے یہ
بات اسے بتادیا ہے۔ اور میں نے اُس کے لئے زیادہ سے زیادہ اناج، دال
دانہ، اور انگوری مئے کو پانے کی دُعا کی ہے۔ تب اُسنے کہا اے میرے بیٹے
میں تجھے کیا دے سکتا ہوں؟"
۳۸ لیکن عیساؤ نے اپنے باپ سے عاجزی کرنا جاری رکھا، "کیا آپ
کے پاس صرف ایک ہی دعاء ہے؟ عیساؤ رونا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ ابّا
جان! میرے لئے بھی دُعائے خیر کر۔"
۳۹ تب اِسحاق نے اِس طرح اُس سے کہنے لگا،
"تو اچھّے علاقے میں زندگی گذار نہ سکے گا۔ اور تیرے لئے ضرورت
کے مطابق شبنم نہ میسر آئے گی۔

۴۰ تو تلوار کی بدولت زندہ رہے گا- اور تُو تیرے بھائی کا خادم بن
کررہے گا- لیکن جب تم تیار رہوگے تو تم اپنے آپ کو اس کی گرفت سے
آزاد کرلوگے-''

۴۱ اُس دن سے عیساؤ، یعقوب سے بحث کرنے لگا- عیساؤ اپنے آپ
میں کہنے لگا، ''میرا باپ تو بہت جلد ہی مر جائے گا- اور جب ماتم پرسی کا
دن گذر جائیگا تو اسکے بعد میں یعقوب کو قتل کردوں گا-''
۴۲ عیساؤ، یعقوب کو قتل کرنے کی بات ربقہ کو معلوم ہوئی- اُس
نے یعقوب کو بُلایا اور اُس سے کہا کہ سُن لے تیرا بڑا بھائی عیساؤ تجھے قتل
کرنا چاہتا ہے- ۴۳ اِس وجہ سے اے میرے بیٹے، تو میرے کہنے کے
مطابق کر- میرا بھائی لابن، حاران کے مقام پر سکونت پذیر ہے- اُس کے
پاس جا کر چھپ جا- ۴۴ اور اُس کے پاس ایک مختصر مدّت قیام کر- اور
تیرے بڑے بھائی کا غصّہ ٹھنڈا ہونے تک تُو اُسی کے پاس رہ- ۴۵ کُچھ
وقت گذرنے پر تیری غلطی کو تیرا بھائی بُھلادے گا- تب میں وہاں تجھے
بُلانے کے لئے ایک نوکر کو بھیجوں گی- اور کہا کہ ایک ہی دن میں تم
دونوں کو کھونا نہیں چاہتی ہوں-
۴۶ تب ربقہ نے اِسحاق سے کہا، ''میں حتّی عورتوں کے بیچ رہنے
سے نفرت کرتی ہوں- اگر یعقوب بھی ایسی عورتوں میں سے کسی سے شادی
کرے تو میرے لئے زندہ رہنے سے میرا مرنا ہی بہتر ہوگا-''

یعقوب کا بیوی کی تلاش کرنا

۲۸ اِسحاق نے یعقوب کو بُلا کر اُس کے لئے دُعا دی اور اُس
سے کہا کہ تو کسی کنعانی عورت سے ہرگز شادی نہ کرنا-
۲ اِس وجہ سے اِس جگہ کو چھوڑ کر فدّان ارام کو چلا جا اور وہاں سے تیری ماں
کے باپ بیتوایل کے گھر کو چلا جا- اور تیری ماں کا بڑا بھائی لابن وہاں پر
رہتا ہے- اور وہاں پر اُس کی بیٹیوں میں سے کسی ایک سے شادی کرلے-
۳ خدا قادر مطلق تیرے حق میں دُعا دے گا- اور تیری بہت سی اولاد ہوگی
اور تیرے بہت بڑی قوم کا مُورث اعلیٰ بننے کی میں دُعا کروں گا- ۴ جس
طرح خُدا نے ابراہیم کے حق میں دُعا دی تھی ٹھیک اُسی طرح میں بھی
تیرے لئے اور تیری اولاد کے لئے دُعا کی اور تیری اِقامت والی زمین پر
خاص زمین کو حاصل کرنے کے لئے بھی میں دُعا کروں گا- اور یہ کہہ کر بھیجا
کہ خُدا نے ابراہیم کو جو زمین دیا ہے وہ وہی ہے-
۵ اُسی طرح یعقوب، فدّان ارام مقام پر ربقہ کے بڑے بھائی لابن کے
پاس گیا- جبکہ بیتوایل، لابن اور ربقہ کا باپ ہے- اور ربقہ، یعقوب اور
عیساؤ کی ماں ہے-

۶ اپنا باپ اِسحاق، یعقوب کو جو دُعا دیا، اور شادی کرلینے کے لئے
فدّان ارام کو جو بھیجا اور کنعان کی کسی عورت سے یعقوب کو شادی نہ
کرنے کا جو حکم دیا یہ سب کچھ عیساؤ کو معلوم ہوا- ۷ اِس کے علاوہ یعقوب
اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہو کر فدّان ارام کو جانے کی بات عیساؤ کو معلوم
ہوئی- ۸ عیساؤ کو یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اُس کے بیٹوں کا کنعانی
عورتوں سے شادیاں رچانا اپنے باپ کو پسند نہیں- ۹ جبکہ عیساؤ کو فی
الوقت دو بیویاں تو تھیں ہی- اِس کے باوجود وہ اسمٰعیل کے پاس جا کر اُس
کی بیٹی مہلت سے شادی کرلیا- جبکہ اسمٰعیل، ابراہیم کا بیٹا ہے- اور
مہلت، نبایوت کی بہن ہے-

خُدا کا گھر بیت ایل

۱۰ یعقوب، بیرسبع کو ترک کرکے حاران کو چلا گیا- ۱۱ جب
یعقوب سفر کررہا تھا تو سورج غروب ہوگیا- اِس وجہ سے یعقوب اُس رات
کو گذارنے کے لئے کسی نامعلوم جگہ چلا گیا- یعقوب اُس جگہ سے ایک پتّھر
لیا اور اُس پر سر رکھ کر سو گیا- ۱۲ یعقوب کو ایک خواب نظر آیا- اُس
خواب میں اُس نے یہ دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے- اور وہ آسمان
کو چھوتی ہے- اور یعقوب نے یہ دیکھا کہ خدائی فرشتے اُس سے اُوپر چڑھتے
اور نیچے اُترتے ہیں-
۱۳ یعقوب نے خُداوند کو سیڑھی کے ایک سِرے پر کھڑے ہوئے
دیکھا اور خُداوند نے اُس سے کہا، ''میں تیرا دادا ابراہیم کا خُداوند خُدا ہوں-
میں اِسحاق کا بھی خُدا ہوں- اب تو جس خطہ ارض پر سویا ہوا ہے- وہ ملک
میں تُجھے عطا کروں نگا- میں اس ملک کو تُجھے اور تیری اولاد کو دے رہا
ہوں- ۱۴ زمین پر پائے جانے والے ریت کے ذرّوں کی طرح تیری
بیشمار نسل ہوگی- اور وہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیل جائے
گی- تیری معرفت سے اور تیری ذریّت و نسل کے توسط سے زمین پر بسنے
والی تمام قومیں اور ذاتیں فیض و برکت پائیں گی-
۱۵ ''میں تیرے ساتھ رہوں گا، اور جہاں کہیں بھی تو جائے گا میں
تیری حفاظت کروں گا- اِس جگہ پر تجھے پھر دوبارہ لاؤنگا- اور کہا کہ میں اُس
وقت تک تُجھے چھوڑ کر نہ جاؤں گا جب تک کہ میرا کیا ہوا وعدہ پورا نہ ہو-''
۱۶ تب یعقوب نیند سے بیدار ہوا، اور کہا کہ یقیناً اِس جگہ پر خُداوند
ہے- لیکن پھر بھی یہ بات مجھے معلوم نہ تھی-
۱۷ یعقوب کو ڈر محسوس ہوا تھا- اور اُس نے کہا کہ یہ تو بہت ہی اہم
جگہ ہے- اور یہ خُدا کا گھر ہے- اور کہا کہ یہ تو جنّت کا دروازہ ہے-
۱۸ دُوسرے دن یعقوب صبح سویرے جلد اُٹھا اور جس پتّھر پر تکیہ
لگا کر سویا تھا اُس کو اُٹھالیا اور اُس کو زمین پر ایک کھمبے کی طرح کھڑا کردیا-

پھر اُس کے بعد اُس پتھّر پر تیل اُنڈیل دیا۔ ۱۹ اُس جگہ کا نام لُوز تھا۔
لیکن یعقوب نے اُس کا نام بیت ایل رکھا۔
۲۰ تب یعقوب نے یہ وعدہ کیا کہ خُدا میرے ساتھ رہے گا، اور میں
جہاں جاؤں وہ میری حفاظت کرے گا اور کھانے کے لئے غذا کا اور پہننے
کے لئے کپڑوں کا انتظام کرے گا۔ ۲۱ میں سکون و اطمینان سے اپنے
باپ کے گھر کو لوٹ کر واپس آؤں تو خُداوند ہی میرا خُدا ہوگا۔ ۲۲ میں
نے جس پتھر کو کھمبے کی طرح کھڑا کیا ہے وہ خدا کا گھر ہوگا۔ اور اِس کے
علاوہ خُدا مجھے جو کُچھ بھی عطا کرے گا، تو اُس کا دسواں حصّہ میں خدا کو دے
دوں گا۔

یعقوب کی راحل سے ملاقات

۲۹ تب پھر یعقوب نے اپنے سفر کو جاری رکھا۔ وہ مشرقی
سمت میں پائی جانے والی ملک کو چلا گیا۔ ۲ جب یعقوب
نے غور سے دیکھا تو کھیت میں اُسے ایک کنواں نظر آیا۔ کنوئیں کے
قریب میں بھیڑوں کے تین ریوڑ سوئے ہوئے تھے۔ اور اُن بھیڑوں کو
اُس کنویں کا پانی ہی پلاتے تھے۔ کنویں کے اُوپر بڑا سا چوڑا پتّھر رکھا گیا
تھا۔ ۳ بھیڑوں کے تمام ریوڑ جب جمع ہوتے تو چرواہے کنوئیں کے مُنہ
پر کے اُس پتھر کو لُڑھکا دیتے تھے۔ تب تمام بھیڑیں کنوئیں کا پانی پیتے
تھے۔ بھیڑیں جب پانی پی لیتے تھے تو چرواہے پھر سے پتھر بند کردیتے
تھے۔
۴ یعقوب نے وہاں پر موجود چرواہوں سے پوچھا کہ اے بھائیو! تُم
کہاں والے ہو؟
انہوں نے جواب دیا کہ ہم حاران والے ہیں۔
۵ تب یعقوب نے اُن سے پوچھا کہ کیا تُم نحور کے بیٹے لابن کو جانتے
ہو؟
چرواہوں نے جواب دیا کہ ہم واقف ہیں۔
۶ یعقوب نے اُن سے پوچھا کہ کیا بخیر و عافیت ہے؟ اُنہوں نے
جواب دیا کہ وہ تو خیریت سے ہے۔ وہ دیکھو! اُن بھیڑوں کے ساتھ آنے
والی ہی اُس کی بیٹی راحل ہے۔
۷ یعقوب نے اُن سے کہا کہ دیکھو ابھی وقت نہیں ہوا ہے رات کے
لئے بھیڑوں کو یکجا جمع کرنے کا وقت نہیں ہوا ہے پانی پلاؤ اور ان کو چراؤ۔
۸ ان چرواہوں نے کہا کہ جب تک بھیڑوں کے ریوڑ جمع نہ ہوں گے
تب تک ہم کنوئیں کے منہ سے پتھر کو ہٹا کر ان بھیڑوں کو پانی پلا نہ
سکیں گے۔ اور کہے کہ وہ ایک ساتھ جمع ہو کر آئیں تو ہم اُن کو پانی پلائیں
گے۔
۹ یعقوب جب چرواہوں سے باتیں کررہا تھا تو، راحل اپنے باپ کی
بھیڑوں کے ساتھ آئی۔ (جبکہ بھیڑوں کی دیکھ بھال و نگرانی راحل کی ذمّہ
داری تھی) ۱۰ راحل، لابن کی بیٹی تھی۔ اور لابن، یعقوب کی ماں رِبقہ کا
بڑا بھائی تھا۔ جب یعقوب نے راحل کو لابن کے بھیڑوں کے جھنڈ کے
ساتھ دیکھا تو کنوئیں کے مُنہ پر سے پتھر کو ہٹایا اور لابن کی بھیڑوں کو پانی
پلایا۔ ۱۱ تب یعقوب نے راحل کو چوما اور رونے لگا۔ ۱۲ یعقوب نے
راحل سے کہا کہ وہ خود کو اُس کے باپ کے خاندان والا اور رِبقہ کا بیٹا
بتایا۔ پھر راحل گھر کو دوڑتی ہوئی گئی اپنے باپ سے یہ سارا ماجرا کہہ دی۔
۱۳ لابن نے جب اپنی بہن کے بیٹے یعقوب کے بارے میں سُنا تو
ملاقات کے لئے دوڑتے ہوئے آیا۔ لابن نے اُس کو گلے سے لگایا اور پیار کیا
اور اسے گھر کو بُلالیا۔ تب یعقوب نے پیش آئے ہوئے تمام واقعات کو
لابن سے سُنایا۔
۱۴ پھر لابن نے کہا کہ یہ تو بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ تو
میرے خاص خاندان کا آدمی ہے اِس لئے یعقوب نے لابن کے ساتھ ایک
مہینہ کی مدّت تک رہا۔

لابن کا یعقوب کے ساتھ مکروفریب

۱۵ ایک دِن لابن نے یعقوب سے کہا کہ تو میرے پاس تنخواہ لئے
بغیر جو کام کرتا ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ اِس لئے کہ تو میرا عزیز و رشتہ
دار ہے نہ کہ نوکر۔ اور پوچھا کہ میں تُجھے کتنی تنخواہ دوں۔
۱۶ لابن کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راحل
تھا۔ ۱۷ راحل بڑی خوبصورت تھی۔ اور لیاہ کی آنکھیں سنجیدہ اور نرم و
نازک تھیں۔ ۱۸ یعقوب، راحل سے محبّت کرنے لگا۔ اور یعقوب نے
لابن سے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راحِل کو اگر مُجھ سے شادی کرا دے گا تو،
میں تیرے پاس سات برس تک نوکری کروں گا۔
۱۹ لابن نے کہا کہ کوئی دُوسرا اُس سے شادی کرنے سے پہلے ہی
تیرا اُس سے شادی کرنا ہی اُس کے حق میں بھلا ہوگا۔ اور کہا کہ اِس وجہ سے
تو میرے ساتھ رہ جا۔
۲۰ اِس لئے یعقوب اُس کے ساتھ رہا اور سات برس تک لابن کی
خدمت کیا۔ چونکہ وہ راحل سے بہت زیادہ محبّت کرتا تھا، اسلئے وہ مدّت اسکو
بہت کم معلوم پڑا۔
۲۱ سات برس گذرنے پر یعقوب نے لابن سے کہا کہ مُجھے راحل
سے شادی کرا دے۔ کیوں کہ میری مدّت ملازمت پوری ہو گئی ہے۔
۲۲ اِس لئے لابن نے اُس جگہ پر مقامی لوگوں کے لئے ایک کھانے
کی ضیافت کا اِہتمام کیا۔ ۲۳ اُس رات لابن اپنی بیٹی لیاہ کو یعقوب کے

پاس بھیج دیا۔ اور یعقوب اُس سے ہم بستر ہوا۔ ۲۴ (لابن نے اپنی خادمہ
زِلفہ کو اپنی بیٹی کے لئے بطور خادمہ عطا کیا) ۲۵ صبح جب یعقوب اُٹھ کر
دیکھا تو اُس کے ساتھ لیاہ تھی۔ یعقوب نے لابن سے کہا، ''تو نے مجھے
دھوکہ دیا ہے۔ جبکہ میں نے راخل سے شادی کرنے کے لئے بڑی محنت و
مشقت سے خدمت کی تھی۔ لیکن تُو نے مجھے کیوں دھوکہ دیا؟''
۲۶ لابن نے کہا، ''ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ بڑی بیٹی کی
شادی ہوئے بغیر چھوٹی بیٹی کی شادی نہیں کی جاتی۔ ۲۷ لیکن اُس کی
شادی کے ہفتہ کو آگے بڑھادے تو میں تیری راخل سے بھی شادی کردوں
گا۔ بشرطیکہ اگر تُو نے مزید سات برس تک میری خدمت کی تو۔''
۲۸ یعقوب نے یونہی ایک ہفتہ گذارا۔ تب لابن نے اپنی بیٹی
راخل کو بطور بیوی کے اُس سے شادی کردیا۔ ۲۹ (لابن نے اپنی خادمہ
بلہاہ کو اپنی بیٹی راخل کے لئے بطور خادمہ دے دیا۔) ۳۰ یعقوب راخل
سے بھی ہم بستر ہوا اور اسنے راخل سے محبّت کیا۔ جس کی وجہ سے اُس نے
مزید سات برس تک لابن کی خدمت کرنے لگا۔

یعقوب کے خاندان کی ترقی

۳۱ خداوند نے دیکھا کہ لیاہ سے نفرت کی گئی۔ اسلئے خُداوند نے لیاہ
کی گود اولاد والی بنادیا لیکن راخل کو بانجھ بنادیا۔
۳۲ لیاہ ایک بچے کو جنم دی۔ اور اُس نے اپنے آپ میں کہا کہ خُداوند
نے میرے دُکھ درد کو محسوس کیا ہے۔ اور میرا شوہر مُجھ سے محبّت نہیں
کرتا۔ کم سے کم اب وہ مُجھ سے محبّت کرے گا۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے
اپنے بیٹے کا ''روبن'' نام رکھا۔
۳۳ لیاہ پھر حاملہ ہوئی اور مزید ایک بچّہ کو جنم دی۔ اُس نے کہا،
''خُداوند نے یہ سمجھا کہ مجھ سے نفرت کی جارہی ہے اِس لئے اُس نے مجھے
ایک اور بیٹا دیا ہے اور اُس کا نام اُس نے ''شمعون'' رکھا۔''
۳۴ لیاہ پھر سے حاملہ ہوئی اور ایک بیٹا کو جنم دی۔ اور وہ اپنے آپ
میں کہنے لگی، ''یقیناً اب میرا شوہر مجھ سے محبت کریگا۔ کیونکہ میں نے
اسکو تین بیٹا دیا ہے۔ اسلئے اس نے اُس کا نام ''لاوی'' رکھا۔''
۳۵ پھر لیاہ ایک اور بیٹے کو جنم دی۔ لیاہ نے اپنے آپ میں کہا کہ
اب تو میں خُداوند کی تمجید بیان کروں گی۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے اُس بچّہ کا
نام ''یہوداہ'' رکھا۔ پھر اُس کے بعد لیاہ کو بچّوں کے ہونے کا سلسلہ بند
ہو گیا۔

۳۰ راخل اپنے آپ کو اولاد کے نہ ہونے پر غور کرنے لگی۔
راخل کو اپنی بڑی بہن لیاہ پر حسد ہونے لگا۔ اسلئے اس نے
یعقوب سے کہا، ''مجھے اولاد دے ورنہ میں مرجاؤں گی۔'' ۲ یعقوب کو
راخل پر غصّہ آیا۔ اُس نے اُس سے کہا کہ میں تو خُدا نہیں ہوں۔ اِس لئے کہ
تجھے جو اولاد نہیں دیا ہے وہ تو خُدا ہے۔
۳ تب راخل نے کہا کہ تو میری خادمہ بلہاہ کو لے لے۔ اور اُس کے
ساتھ ہم بستر ہو۔ اور وہ میرے لئے ایک بچّہ جنے گی۔ تب میں اُس کے
ذریعہ سے ماں بن جاؤں گی۔
۴ کہنے کے مطابق راخل نے بلہاہ کو اپنے شوہر یعقوب کے حوالے
کیا۔ اور یعقوب بلہاہ سے ہم بستر ہوا۔ ۵ بلہاہ حاملہ ہوئی اور یعقوب کے
لئے ایک بیٹے کو جَنم دی۔
۶ راخل نے کہا کہ خُدا نے میری دُعا کو قبول کر کے مُجھے ایک بیٹا
دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اُس نے اُس بچّے کا نام ''دان'' رکھا۔
۷ بلہاہ دوبارہ حاملہ ہو کر یعقوب کو دُوسرا بچّہ دی۔ ۸ راخل نے کہا،
''میں اپنی بڑی بہن کے ساتھ بہت جدوجہد کی تھی اور میں جیت گئ تھی''
اسلئے اس بچّہ کا نام ''نفتالی'' رکھا۔
۹ لیاہ دیکھی کہ اب وہ اور بچّہ نہیں جن سکتی اسلئے اس نے اپنی خادمہ
زِلفہ کو یعقوب کی خدمت میں پیش کردیا۔ ۱۰ زلفہ سے ایک بچّہ پیدا ہوا۔
۱۱ لیاہ نے اپنے آپ کو بہت خُوش نصیب سمجھ کر اُس بچّے کا نام جد
رکھا۔ ۱۲ زلفہ ایک اور بچّہ کو جنم دی، تو لیاہ نے کہا کہ میں تو قابل
مبارکباد ہوں۔ ۱۳ لیاہ بولی، ''میں بہت خوش ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے اُس
نے اُس بچّہ کا نام ''آشر'' رکھا۔
۱۴ گیہوں کی فصل کی کٹائی کے زمانے میں روبن جب کھیت کو گیا
تو ایک خاص قسم کا پودا مُردم گیاہ* کو دیکھا روبن نے ان مردُم گیاہ کو
اپنی ماں لیاہ کو لادیا۔ راخل نے لیاہ سے پوچھا کہ برائے مہربانی تیرے
بچّے کے لائے ہوئے مردُم گیاہ میں سے کچھ مردُم گیاہ مجھے بھی دے دے۔
۱۵ لیاہ نے کہا، ''تُونے تو ابھی ابھی میرے شوہر کو اپنے قابو میں
کرلیا ہے۔ اور اِن مردُم گیاہ کو بھی نکال لینے کی کوشش کر رہی ہو جو کہ
میرے بچّے لائے ہیں۔ راخل نے کہا کہ تیرا بچّہ جن مردُم گیاہ کو لایا ہے
اگر وہ مجھے دے دے تو آج کی رات تُو یعقوب کے ساتھ سو سکتی ہے۔
۱۶ اُس رات یعقوب کھیت سے آگیا۔ اسکو دیکھتے ہی لیاہ اس
سے ملنے کے لئے دوڑی۔ اسنے کہا، ''آج کی رات تو میرے ساتھ ہم بستر
ہوگا۔ اور میرے بیٹے نے جن مردم گیاہ کو لایا تھا ان کو میں نے تیرے
لئے دے دیا ہے۔'' جس کی وجہ سے اُس رات یعقوب لیاہ کے ساتھ ہم
بستر ہوا۔

مردُم گیاہ عبرانی لفظ کے معنی ''محبّت کا پودا'' اس زمانے میں لوگوں کا یہ
عقیدہ تھا کہ عورت کے حاملہ ہونے کیلئے یہ پودا مددگار ہوتے ہیں۔

۱۷ خُدا کا یہ فضل ہوا کہ لیاہ پھر دوبارہ حاملہ ہوئی۔ اور وہ اپنے پانچویں
بیٹے کو جنم دی۔ ۱۸ لیاہ نے کہا کہ خُدا نے مجھے ایک انعام دیا ہے۔
کیوں کہ میں نے اپنی لونڈی کو اپنے شوہر کے حوالے کیا ہے۔ اسلئے اُس
نے اپنے بچّہ کا نام ''اشکار'' رکھا۔
۱۹ لیاہ پھر حاملہ ہوئی اور چھٹویں بچّے کو جنم دی۔ ۲۰ لیاہ نے کہا
کہ خُدا نے مجھے ایک بہت ہی عمدہ قسم کا انعام دیا ہے۔ ایسی صورت میں
تو یعقوب یقیناً مجھے قبول کرے گا۔ اس لئے کہ میں نے چھ بیٹوں کو اُس
کی گود میں ڈال دیا ہے۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے اُس کا نام ''زبولون'' رکھا۔
۲۱ تب پھر لیاہ نے ایک لڑکی کو جنم دیا۔ اور اُس نے اپنی لڑکی کا
نام ''دینہ'' رکھا۔
۲۲ پھر خُدا نے راخل کی بھی دُعا کو قبول کرتے ہوئے اُس پر ماں بننے
کا فضل کیا۔ ۲۳-۲۴ راخل حاملہ ہو کر ایک بیٹے کو جنم دی۔ پھر راخل
نے کہا کہ خُدا نے میرے نصیب میں جو ذلّت و رُسوائی رکھی تھی اُس کو دور
کردیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ خداوند مجھے دوسرا بیٹا دیگا۔'' اسلئے اسے اُس
بچّے کا نام ''یوسف'' * رکھا۔

یعقوب کا لابن کے ساتھ دھوکہ

۲۵ یوسف جب پیدا ہوا تو یعقوب نے لابن سے کہا کہ اب مُجھے
میرے خاص گھر کو جانے کی اجازت دے۔ ۲۶ میری بیوی اور میرے
بچّے مجھے دیدے۔ میں نے تمہارا کام کرکے انکو کمالیا ہے۔ اور کہا کہ میں
نے تیری بہت اچھّی طرح خدمت کی ہے جس کو تو اچھی طرح جانتا ہے۔
۲۷ لابن نے اُس سے کہا کہ میں جو کہتا ہوں وہ سُن لے۔ خُداوند نے
تیری خاطر سے مُجھ پر فضل و کرم اور برکت دینے کی بات میں اچھّی طرح
جانتا ہوں۔ ۲۸ کہہ دے کہ میں تجھے کیا معاوضہ دوں؟ اور کہا کہ تو جو کہے
گا وہ میں تجھے ادا کردوں گا۔
۲۹ یعقوب نے کہا کہ میں جس محنت و مشقّت سے تکلیف اُٹھا کر
کام کیا ہوں وہ تجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ اور یہ کہ میں نے تیرے بھیڑوں
کے ریوڑ کی نگہداشت کی ہے جس کی وجہ سے اُن میں اضافہ ہی ہوا ہے۔
۳۰ میں جب آیا تھا تو تیرے پاس تھوڑا تھا۔ اور اب تیرے پاس بہت
کُچھ ہے۔ اور میں نے تیرے لئے جو کُچھ مشقت کیا ہے خُداوند اُس میں
برکت دیا۔ اب وقت آگیا ہے کہ میں اپنے خاندان کے لئے کام کروں۔ اور
کہا کہ یہ تو میرے گھر کے لئے دیا جانے والا وقت ہے۔
۳۱ لابن نے پوچھا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر میں تجھے کیا دوں؟
یعقوب نے جواب دیا کہ تُجھ سے میں کُچھ نہیں مانگتا (میں نے جو
مشقّت اُٹھائی ہے اُس کا تو معاوضہ دے تو بس ہے) اِس ایک کام کو کر
جبکہ میں جا کر تیرے بھیڑوں کی نگرانی کرلوں۔ ۳۲ میں تیرے بھیڑوں
کے جھنڈ میں جاؤنگا ہر ایک بھیڑ یا بکری جو داغ دار یا دھّبہ دار ہو، اور ہر وہ
ایک میمنہ کالا رنگ کا ہو میں انہیں لے لونگا۔ یہی میری اجرت
ہوگی۔ ۳۳ آنے والے دنوں میں جب تو آکر آزمائے گا کہ میں سچّا اور جیسے
کا ویسا ہوں۔ یا نہیں، تو اس بات کو بخوبی جان لے گا۔ اور کہا کہ اگر
میرے پاس کوئی بکری داغ دار نہیں ہوگی یا کوئی کالی نہیں ہوگی تو مجھے
چُرالینے میں شُمار کر۔
۳۴ لابن نے کہا کہ میں نے اِس بات کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور کہا کہ
تیرے کہنے کے مُطابق ہم کریں گے۔ ۳۵ اُس دِن لابن نے تمام داغدار
اور دھاری والے بھیڑوں اور بکریوں کو الگ کیا۔ اور اپنے بیٹوں کو کہا کہ
اُن بھیڑوں کا خیال رکھو۔ ۳۶ اس وجہ سے اُس کے لڑکے نے اُن داغدار
بھیڑوں کو لے کر دوسری جگہ مُنتقل ہوگئے۔ اور وہ مسلسل تین دن تک
سفر کرتے رہے۔ اور یعقوب وہیں پر رہ کر بچی ہوئی تمام بھیڑوں کی نگرانی
کرنے لگا۔
۳۷ یعقوب نے بادام اور چِنار کے درختوں سے ہری شاخیں کاٹ
لی۔ اور اُن پر سے چِھلکا چھیل دیا۔ اسلئے ان چھڑیوں (شاخوں) پر سفید
دھاریاں نظر آنے لگی۔ ۳۸ یعقوب نے اُن چھڑیوں کو ریوڑ کے سامنے
پانی پینے کی جگہ پر رکھ دیا۔ جب جانور پانی پینے کے لئے اُس جگہ پر آتے
تھے تو اپنی جنسی بھوک کو پورا کرتے تھے۔ ۳۹ جب بکریاں اُن چھڑیوں
کے سامنے ایک دُوسرے سے اپنی جنسی بھوک کو مٹاتے تھے تو اُن سے
پیدا ہونے والے تمام بچّے داغدار، دھاری دار یا دھبّے دار ہوتے تھے۔
۴۰ یعقوب نے داغ دھبوں والے اور کالے بھیڑ بکریوں کو ریوڑ
کے دیگر بھیڑ بکریوں سے الگ کردیا۔ یعقوب نے اپنے جانوروں کو لابن
کے بھیڑ بکریوں سے الگ کردیا۔
۴۱ طاقتور بھیڑ بکریوں میں جب جنسی ملاپ ہوتا تو یعقوب اُن
چھڑیوں کو ان کی نظروں کے سامنے رکھ دیتا تھا۔ اور وہ اُن چھڑیوں سے
قریب میں جنسی ملاپ کرتے تھے۔ ۴۲ لیکن جب کمزور قسم کے جانور
آپس میں جنسی ملاپ کرتے تھے تو یعقوب اُن چھڑیوں کو وہاں پر نہ رکھتا
تھا۔ جس کی وجہ سے اُن کمزور جانوروں کو پیدا ہونے والی نسل لابن کے
لئے ہوگی۔ اور طاقتور بھیڑ بکریوں سے پیدا ہونے والے بچّے یعقوب کے
لئے ہوں گے۔ ۴۳ اس طرح یعقوب بہت ہی امیر اور دولت مند ہوا۔ اور
اُس کے بڑے بڑے ریوڑ، مرد اور عورت نوکر تھے اسکے علاوہ اونٹ اور
گدھے بھی تھے۔

یوسف جس کے معنی ''شامل کرنا'' ''جمع کرنا'' ''یکجا کرنا۔''

یعقوب کی ہجرت

۳۱ ایک مرتبہ لابن کے لڑکوں کی گفتگو کو یعقوب نے سُن
لیا۔ اور اُنہوں نے کہا کہ ہمارے باپ کی ہر چیز کو
یعقوب لے کر دولت مند بن گیا ہے۔ اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ہمارے
باپ کی ساری دولت کو نکال لیا ہے۔ **۲** لابن پہلے کی طرح محبّت و دوستی
کے ساتھ نہ رہنے کی وجہ کو بھی یعقوب غور کرنے لگا۔ **۳** خُداوند نے
یعقوب سے کہا، "تو اپنے اُس وطن میں کہ جس میں تیرے آباء و اجداد
رہتے تھے چلا جا۔ اور میں تیرے ہی ساتھ رہوں گا۔"

۴ اس وجہ سے یعقوب نے راخل اور لیاہ سے کہا کہ وہ اپنی بھیڑ
بکریاں جس کھیت میں چرتی ہیں وہاں پر آکر مجھ سے ملاقات کریں۔
۵ یعقوب نے راخل اور لیاہ سے کہا کہ تُمہارا باپ کا مجھ سے ناراض رہنے
کی بات کو میں نے محسوس کیا ہے۔ پہلے تو وہ میرے ساتھ دوستی و محبّت
سے تھا۔ لیکن اب اُس کے پاس دوستی باقی نہ رہی۔ پھر بھی میرے باپ
کا خُدا تو ضرور میرے ساتھ ہے۔ **۶** تُم دونوں کو یہ بات اچھّی طرح معلوم
ہے کہ میں نے تُمہارے باپ کے لئے ممکنہ کوشش اور محنت کیا ہے۔
۷ لیکن تُمہارے باپ نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اور تُمہارے باپ
نے تو میری تنخواہ کو دس مرتبہ بدل دیا ہے۔ لیکن اُن تمام موقعوں پر خُدا
نے لابن کے تمام مکروفریب سے مجھے بچالیا ہے۔

۸ "اگر لابن نے کہا کہ میری اجرت داغدار جانور ہی ہوگا تب تمام
جانور داغدار ہی پیدا ہونے لگے گا۔ اگر لابن نے کہا کہ میری اجرت دھاری
والے جانور ہونگے تو ساری جانور دھاری والے ہی پیدا ہونگے۔ **۹** اِس طرح
خُدا نے تیرے باپ سے بھیڑ بکریوں کو نکال کر وہ سب مجھے دے دیا۔

۱۰ "جانور جب آپس میں ایک دوسرے سے مل رہے تھے تو مجھے
ایک خواب ہوا۔ اپنی جنسی بھوک مٹاتے ہوئے تمام مینڈھے داغ اور دھبے
والے تھے۔ **۱۱** فرشتہ خواب میں میرے ساتھ بات کرتے ہوئے
پکارنے لگا کہ اے یعقوب! یہ لو،
میں ہوں کہتے ہوئے جواب دیا۔

۱۲ "فرشتہ نے مُجھ سے کہا، "دیکھ، داغ دھبّے اور دھاری رکھنے والے
بھیڑ بکریاں ہی آپس میں ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔ اور اُن کو ایسا
کرنے کا میں نے ہی انتظام کیا ہے۔ اور لابن کی تُجھ سے کی جانے والے
سارے معاملے کو میں دیکھ چکاہوں۔ **۱۳** بیت ایل میں تیرے پاس جو
خُدا آیا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اُس جگہ پر تونے ایک پتھّر کا کھمبا کھڑا کیا تھا۔
تو نے اس پتھر پر زیتون کا تیل اُنڈیل کر مُجھ سے ایک وعدہ کیا تھا۔ اور
اب تو اپنے پیدائشی وطن کو واپس لوٹ جاجہاں پر تم پیدا ہوے تھے۔""

۱۴ راخل اور لیاہ نے یعقوب سے کہا کہ ہمارے باپ کے مرنے کا
جب وقت آیا تو ہمیں دینے کے لئے اُس کے پاس کُچھ نہ رہا۔ وہ ہملوگ کے
ساتھ ایسا برتاؤ کیا جیسا کہ لوگ اجنبی ہیں اس نے ہمیں تُجھ کو بیچ دیا ہے۔
۱۵ اور اسنے ساری دولت کو صرف اپنے استعمال میں لایا ہے۔ **۱۶** اور
خُدا نے ساری دولت کو ہمارے باپ سے چھین لیا ہے۔ اب وہ ہمیں
اور ہماری اولاد کے حق میں ہوئی ہے۔ اس لئے اُنہوں نے کہا کہ خُدا نے
تُجھے جیسے کہا ہے ویسے ہی کر۔

۱۷ جس کی وجہ سے یعقوب نے اپنے سفر کی تیاری کی ۔اُس نے
اپنی نرینہ اولاد کو اور بیویوں کو اُونٹوں پر بٹھایا۔ **۱۸** تب پھر وہ سب
کے سب، یعقوب کے باپ کی قیام پذیر جگہ کنعان کا دوبارہ سفر شروع
کیا۔ اور یعقوب نے جن بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کو پایا تھا وہ سب اُن کے
سامنے چلنے لگے۔ جب وہ فدّان ارام میں جن جن چیزوں کا مالک تھا اُن
سب کو وہ لے گئے۔

۱۹ اس وقت لابن اپنی بھیڑوں کا اون کترنے کے لئے گیا تھا۔
جب وہ موجود نہ تھا تو راخل اس کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے باپ کے
اہل خانہ کے معبودوں کے مجسموں کو چُرالی۔

۲۰ آرامی لابن کو یعقوب نے معلوم کرائے بغیر دھوکہ دیا تھا۔ اور
خود کے جانے کی بات کو یعقوب نے اُس سے نہ بتایا۔ **۲۱** یعقوب اپنے
سارے گھرانے کو ساتھ لیا، اور اپنی جائیداد میں سے ہر چیز کو لیا، اور وہاں
سے جلد لوٹ گیا۔ وہ لوگ یوفریتس ندی کو پار کئے اور پہاڑی حدود سے جلعاد
ملک کی سمت میں سفر کو جاری رکھا۔

۲۲ یعقوب کے وہاں سے بھاگ جانے کی بات لابن کو تین دن بعد
معلوم ہوئی۔ **۲۳** اس وجہ سے لابن نے اپنے لوگوں کو ساتھ لے کر
یعقوب کا تعاقب کیا۔ سات دن گذرنے کے بعد لابن نے یعقوب کو جلعاد
کے پہاڑی ملک میں پکڑا۔ **۲۴** اُس رات خُدا لابن کو خواب میں یہ کہتے
ہوئے دکھائی دیا، "تم جو کچھ کہواس میں ہوشیاری برتو۔"

چرائے گئے بُتوں کی تلاش

۲۵ دوسرے دن صبح لابن یعقوب سے ملا۔ اور یعقوب نے پہاڑ کے
اُوپر اپنا خیمہ لگارکھا تھا۔ لابن اور اُس کے تمام لوگ بھی جلعاد کے پہاڑی
ملک میں اپنے خیمے لگائے۔

۲۶ لابن نے یعقوب سے کہا کہ تو نے مُجھے کیوں دھوکہ دیا؟ اور
جنگ میں عورتوں کو قید کئے جانے کی طرح تونے میری لڑکیوں کو کیوں
بُلا لایا؟ **۲۷** تُو مُجھ سے کہے بغیر کیوں بھاگ آیا؟ اگر تو مُجھ سے پوچھا ہوتا تو
میں تیرے لئے ایک ضیافت کا اِنتظام کرتا۔ اور جہاں پر گانا، ناچ، اور
سازو باجا کی محفل سجی ہوتی۔ **۲۸** میرے نواسوں سے پیار کرنے، اور

بیٹیوں کو وداع کرنے کے لئے تُو نے مُجھے موقع ہی نہ دیا۔ اور تیری نادانی
کی وجہ سے میں نے ایسا کیا ہے۔ ۲۹ تجھے برباد کرنے کے لئے میرے
پاس حوصلہ اور طاقت ہے۔ لیکن گذشتہ رات تیرے باپ کا خدا مجھے
خواب میں نظر آیا اور مجھے کہا کہ میں تجھے جو کچھ بھی کہوں اس میں ہوشیاری
برتوں۔ ۳۰ تجھے تیرے گھر واپس لوٹ جانے کی خواہش کو میں جانتا
ہوں۔ اِس وجہ سے تو لوٹ آیا ہے۔ لیکن تُو نے میرے معبودوں کو کیوں
چُرالایا ہے؟

۳۱ یعقوب نے کہا کہ میں تُجھ سے کہے بغیر ہی لوٹ کر آیا ہوں۔
کیوں کہ مجھے خوف لاحق ہوا۔ تو اپنی لڑکیوں کو مُجھ سے نکال لینے کا مجھے
خیال ہوا۔ ۳۲ میں نے تو تیرے معبودوں کو نہیں چُرایا ہے۔ کوئی بھی
شخص جس نے اُسے چُرایا ہے، اور اگر وہ یہاں ہے تو اُسکو قتل کر دیا جائے
گا۔ اور تیرے لوگ ہی میرے گواہ کافی ہے۔ اور تُجھ سے متعلق کوئی ایسی
بات ہے تو تُو ہی غور کر۔ اگر تُجھ سے متعلق کوئی ایسی بات ہو تو تُو اُس کو
اُٹھالے لابن معبودوں کی مورتیوں کو راخل نے جو چُرایا تھا لیکن یعقوب کو
اس بات کا کچھ بھی علم نہ تھا۔

۳۳ جس کی وجہ سے لابن نے یعقوب کی چھاؤنی میں اور خیمے میں اور
لیاہ کے خیمے میں تلاش کیا۔ پھر اُس خیمے میں جس میں دونوں خادمہ تھیں
ڈھونڈنے لگا، وہاں پر بھی اُس کو مورتیاں نہ ملیں۔ وہاں سے راخل کے خیمے
کو چلا گیا۔ ۳۴ راخل اُن مورتیوں کو اپنی اُونٹ کے زین میں رکھ کر اُس
پر بیٹھ گئی۔ لیکن خیمے کو پوری طرح تلاش کرنے کے باوجود بھی لابن اپنی
معبودوں کی مورتیوں کو پا نہ سکا۔

۳۵ تب راخل نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ مُجھ پر
غُصہ نہ ہو۔ تیرے سامنے میرا اُٹھ کھڑا ہونا ممکن نہیں اور کہی کہ میں اِن
دنوں حیض سے ہوں۔ لابن نے، چونکہ تمام تلاش کرنے کے باوجود اپنے
مورتیوں کو پانے سے قاصر رہا۔

۳۶ تب یعقوب غضب آلود ہوا اور کہا کہ مُجھ سے کیا غلطی سرزد ہوئی
ہے؟ اور کِس قانون کی میں نے خلاف ورزی کی ہے؟ اور میرا پیچھا کرتے
ہوئے آکر تجھے روکنے کا کیا اختیار ہے؟ ۳۷ میرے پاس کی ہر چیز کو
تلاش کرنے کے باوجود تجھے تیری مطلوبہ کوئی چیز نہیں ملی۔ اگر تجھے کوئی
ایسی چیز ملی ہے تو بتادے۔ اور اگر ہو تو اُس کو ایسی جگہ رکھ کہ میرے
تمام لوگ دیکھیں۔ اور ہم میں سے کون صحیح ہیں اِس بات کا فیصلہ تو
ہمارے لوگ ہی کریں گے۔ ۳۸ میں تو تیرے لئے بیس سال محنت کیا۔
اُس دوران کوئی بھیڑ بکری کا بچّہ ہو بوقت پیدائش مرا نہیں۔ اور تیرے
ریوڑ میں کے کسی بینڈھے کو میں نے کھایا نہیں۔ ۳۹ جب کبھی کوئی
درندے کسی بکری کو پھاڑ ڈالتے تھے تو اُس کے بدل میں میری بکری تجھے
دیتا تھا۔ مرے ہوئے چوپائے کو تیرے سامنے لاکر میں نے تُجھ سے یہ نہ
کہا کہ اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔ چوری رات میں ہو کہ دن میں
چُرائے گئے چوپائے کے عوض تُو نے مُجھ سے اُس کا جُرمانہ وصول کیا۔
۴۰ دن میں سورج کی تمازت سے میں نے اپنی قوّت کو کمزور کیا۔ اور
رات میں جاڑوں کی وجہ سے میری نیند بھی نہ پوری ہوتی تھی۔ ۴۱ میں
نے بیس سال تک بحثیت نوکر تیری خدمت کی ہے۔ ابتدائی چودہ
برسوں میں تیری دونوں بیٹیوں کو پانے کے لئے محنت کیا ہوں۔ اور
آخری چھ برسوں میں تیری بھیڑ بکریوں کو پانے کی خاطر محنت کیا ہوں۔
اور اُس دوران تُو نے تو میرے معاوضہ کو دس مرتبہ بدلتا رہا۔ ۴۲ لیکن
میرے آباء واجداد کے خُدا، ابراہیم کا خُدا، وہ خُدا جس سے اِسحاق ڈرتا ہے،
جو میرے ساتھ تھا۔ اگر خُدا میرے ساتھ نہ ہوتا تو تُو مجھے خالی ہاتھ ہی لوٹا
دیتا۔ لیکن میری تکالیف کو اور میرے کاموں کو خُدا نے دیکھ لیا۔ اور کہا کہ
گذشتہ رات خُدا نے تجھے بتادیا ہے کہ میں خطاکار نہیں ہوں۔

یعقوب اور لابن کا معاہدہ

۴۳ لابن نے یعقوب سے کہا کہ یہ عورتیں میری بیٹیاں ہیں۔ یہ
بچّے میرے ہیں۔ اور یہ چوپائے میرے ہیں۔ اور تو یہاں جن تمام
چیزوں کو دیکھتا ہے وہ سب میری ہیں۔ لیکن اب یہاں کوئی ایسی چیز
نہیں کہ میں اپنی بیٹیوں اور انکے بچے کے لئے کچھ کر سکوں۔
۴۴ اسلئے میں نے تیرے ساتھ ایک معاہدہ کرنے کو تیار ہوں اور
ہملوگوں کو اس معاہدہ کے لئے گواہ کی ضرورت ہے۔

۴۵ ٹھیک اُسی طرح یعقوب نے ایک بڑا سا پتھّر لایا اور اسے ایک
کھمبا کی طرح کر دیا۔ ۴۶ اُس نے اپنے لوگوں کو مزید پتھر لاکر اُس کے
ڈھیر لگانے کہہ دیا۔ تب انہوں نے پتھروں کی اُس ڈھیر کے پاس کھانا
کھایا۔ ۴۷ لابن اُس جگہ کا نام یجر شاہ دوت * رکھا۔ لیکن یعقوب نے اُس
جگہ کو جلعید کا نام دیا۔

۴۸ لابن نے یعقوب سے کہا کہ یہ پتھروں کے ڈھیر ہم دونوں کو
ہمارا معاہدہ یاد دلاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یعقوب نے اُس جگہ کو جلعید کا
نام دیا۔

۴۹ لابن نے کہا کہ اگر ہم آپس میں ایک دوسرے سے الگ
ہوجائیں تو خُداوند ہی ہم کو دیکھ لے۔ اِس وجہ سے اُس جگہ کا نام مِصفاہ رکھا
گیا۔ ۵۰ تب لابن نے کہا کہ اگر تو میری بیٹیوں کو تکلیف دے گا تو خُدا
تجھے سزا دینے کی بات کو یاد کرلے۔ اور اگر تو غیر عورتوں سے شادی کرلیا

یجر شاہ دوت آرامی زبان کے اس لفظ کے معنی ”قبولیت کے پتھر کا ڈھیر۔“

تو خُدا تُجھے دیکھ رہا ہے، اس بات کو تو یاد کرلے۔ ۵۱ ہم دونوں کے
درمیان میں نے جن پتھروں کو رکھا ہے وہ یہاں ہیں۔ ہم نے معاہدہ کرلیا
ہے اِس بات کی خصوصی نشاندہی کرنے والا پتھر یہاں ہے۔ ۵۲ یہ
پتھروں کا ڈھیر اور یہ خصوصی پتھر ہمارے معاہدہ کو یاد دلانے کے لئے ہم
دونوں کی مدد کرتا ہے ۔ میں تیرے خلاف لڑنے کے لئے ان پتھروں کو
عبُور کرکے نہ آؤں گا۔ اور تُو میرے خلاف ان پتھروں کو پار کرکے مُجھ تک
نہ آنا۔ ۵۳ اگر ہم نے اِس معاہدہ کو توڑڈالا تو ابراہیم کا خُدا، نحور کا خُدا،
اوران کی نسلوں کا خُدا قصوروار کا انصاف کرے۔
اُسی طرح یعقوب نے بھی اس خدا کے نام پر وعدہ کیا جس سے اسحاق ڈر
گیا تھا۔ ۵۴ تب یعقوب نے ایک جانور کو ذبح کیا اُس کو پہاڑ پر قربانی کی
نذر کیا۔ اور اپنے لوگوں کو دعوت میں مدعو کیا۔ وہ کھانا کھانے کے بعد اُس
رات کو وہیں پر قیام کیا۔ ۵۵ دُوسرے دن صبح لابن نے اپنے نواسوں
اور بیٹیوں کو بوسہ دیا اور ان کو دُعا دیتے ہوئے الوداع کہا اور اپنے گھر کو
واپس چلا گیا۔

عیساؤ کے ساتھ پھر سے مل جانا

۳۲ یعقوب جب وہاں سے نکل کر سفر کررہا تھا تو اُس نے
فرشتوں کو دیکھا۔ ۲ اس لئے اُس نے کہا کہ یہ خُدا کی
چوکی ہے اور اُس نے اُس کا نام محنایم رکھا۔
۳ یعقوب کا بڑا بھائی عیساؤ شعیر نام کے مقام پر سکونت پذیر تھا۔ اور
یہ جگہ ادوم نام کے ملک میں تھی۔ یعقوب نے اپنے پیغام رساں کو اسکے
آگے عیساؤ کے پاس بھیجا۔ ۴ اس نے انکو حکم دیا کہ عیساؤ کو کہنا، ”تمہارا
نوکر یعقوب کہتا ہے، ’میں لابن کے ساتھ رہ چکا ہوں۔‘ ۵ میرے پاس تو
بہت سے چوپائے، گدھے، بھیڑ بکریاں اور نوکر، چاکر اور خادمہ ہیں۔ اور کہا
کہ اے میرے آقا تُم کو ہمیں قبول کرنا ہی ہوگا اور میں اِس بات کی منت
کررہا ہوں۔
۶ قاصد یعقوب کے پاس واپس لوٹ کر آئے، اور کہے کہ ہم تیرے
بڑے بھائی عیساؤ کے پاس گئے۔ اور وہ تُجھ سے ملاقات کے لئے آرہا ہے۔
اور کہا کہ اُس کے ساتھ چار سو مرد آدمی ہیں۔
۷ یعقوب کو خوف ہوا۔ اُس نے اپنے ساتھ جو لوگ تھے اُن کو دو
حصّوں میں بانٹ دیا۔ اور اُس نے تمام بھیڑ بکریوں کو ، جانوروں، اور
اُونٹوں کو دو حصّوں میں تقسیم کردیا۔ ۸ اسکی یہ تدبیر تھی کہ اگر کسی وجہ
سے عیساؤ آکر ایک گروہ کو تباہ کردے تو دوسرا گروہ بھاگ کر اپنے آپ کو
بچالے گا۔
۹ یعقوب نے کہا کہ میرے باپ ابراہیم کے خُدا میرے باپ
اسحاق کے خُدا اے خداوند تونے مجھے اور میرے خاندان سے کہا تھا کہ اپنا
وطن واپس جاؤ۔ اور یہ کہ تو میرے ساتھ بھلائی کرتا۔ ۱۰ تُو نے تو مجھے
بہت وفاداری دکھائی ہے۔ اور تُونے میرے ساتھ بہت سے بھلائی کا کام
کیا ہے۔ حالانکہ میں اسکے لائق نہیں ہوں۔ پہلی مرتبہ میں نے جب یردن
ندی کے پار سفر کررہا تھا تو میرے ساتھ صرف میری لاٹھی کے سوا اور
کوئی چیز نہ تھی۔ لیکن میرے پاس اب اتنا زیادہ ہے کہ میں دو گروہ بنا سکتا
ہوں۔ ۱۱ میں تُجھ سے منّت کرتا ہوں کہ تُو مُجھ کو میرے بھائی
سے بچالے۔ اور عیساؤ سے مُجھ کو بچالے۔ ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید ہم سب
کو، ماؤں کو انکے بچے سمیت مار ڈالے۔ ۱۲ میں تیرے ساتھ بھلائی کروں
گا۔ میں تیرے قبیلہ کو بڑھاؤں گا اور تیری اولاد کو سمندر کی ریت کی مانند
اضافہ کروں گا۔ اور ان کی اتنی تعداد ہوگی کہ حساب و گنتی ناممکن ہوگی۔
اُس نے دُعا کرتے ہوئے کہا تھا کہ تُونے مُجھ سے اِس بات کا وعدہ کیا تھا۔
۱۳ یعقوب اُس رات وہیں پر قیام کیا اور عیساؤ کو تحفہ میں دینے کے
لئے چند چیزوں کی تیاری کرنے لگا۔ ۱۴ یعقوب نے دو سو بکریاں، اور
بیس بکرے اور دو سو بھیڑیں، اور بیس مینڈھے لے لیا۔ ۱۵ یعقوب
تیس اُونٹنیاں، اور انکے بچّے، اور چالیس گائیں اور دس بیل، اور بیس
گدھیاں، اور دس گدھے ساتھ لیا۔ ۱۶ یعقوب نے جانوروں کے ہر ایک
ریوڑ کو اپنے نوکروں کی تحویل میں دیا۔ تب یعقوب نے نوکروں سے کہا
کہ جانوروں کے ہر ایک گروہ کو بانٹ کر میرے سامنے سے جاؤ، اور کہا کہ
ہر ایک ریوڑ کے درمیان کُچھ فاصلہ رہے۔ ۱۷ یعقوب نے اُن کو ہر
ایک کی ذمّہ داری سے واقف کرایا۔ یعقوب نے جانوروں کے پہلے ریوڑ
کے نوکر سے کہا کہ میرا بھائی عیساؤ تیرے پاس آئے گا اور پوچھے گا کہ یہ
کس کے جانور ہیں؟ اور تو کہاں جارہا ہے؟ اور تو کس کا نوکر ہے؟
۱۸ اُس نے کہا، ’تب تو کہنا کہ جانور تو تیرے خادم یعقوب کی ہیں۔‘
اے میرے مالک و آقا عیساؤ، یعقوب نے تو ان کو تیرے لئے بطور تحفہ
بھیجا ہے۔ اور وہ خود بھی ہمارے پیچھے ہی آرہا ہے اِس طرح اُس کو معلوم
کرا۔
۱۹ یعقوب نے اپنے دوسرے نوکر سے بھی ایسا ہی کرنے کو کہا،
اور تیسرے نوکر سے بھی، اور ما بقیہ سب نوکروں کو بھی یہی حُکم دیا۔ اُس
نے اُن سے کہا کہ جب تم عیساؤ سے ملو تو اِسی طرح کرنا۔ ۲۰ تُم اس سے
کہنا کہ یہ سب تیرے لئے بھیجے گئے تحفہ ہیں۔ اِس کے علاوہ تیرا خادم
یعقوب ہمارے پیچھے ہی آرہا ہے۔
اِس طرح اُس نے اُن کو معلوم کرایا۔ یعقوب کی تدبیر یہ تھی کہ اگر
میں ان لوگوں کو تحفوں کے ساتھ آگے روانہ کروں گا تو کسی وجہ سے عیساؤ

مُجھے معاف کرے گا اور مُجھ کو قبول کرلے گا۔ **۲۱** یعقوب نے عیساؤ کو
تحفے بھیج کر اُس رات خیمے ہی میں قیام کیا۔
۲۲ اُس رات یعقوب اُٹھا اور اپنی دونوں بیویوں کو اور اپنی دونوں
خادماؤں کو اور اپنے گیارہ بچّوں کو لے کر نکلا۔ اور یبوق ندی کے عبور کرنے
کی جگہ پر پہنچا۔ **۲۳** یعقوب اپنے خاندان والوں کو اور اپنے پاس کی ہر چیز
کو دریا کے اُس کنارے پر بھیج دیا۔

خُدا کے ساتھ لڑائی

۲۴ اسلئے یعقوب اکیلا رہ گیا تھا، اور ایک آدمی آیا اور انکے ساتھ
سورج طلوع ہونے تک کُشتی لڑتا رہا۔ **۲۵** اُس انسان نے یہ محسوس کیا کہ
میرا یعقوب کو شکست دینا ناممکن ہے تو اُس انسان نے یعقوب کی ران کو
چھولیا۔ تو یعقوب کے پیر کا جوڑ چھوٹ گیا۔
۲۶ اُس انسان نے یعقوب سے کہا، "مجھے جانے دے، سورج طلوع
ہوگیا ہے۔" لیکن یعقوب نے کہا کہ جب تک تو میرے حق میں دعاء نہ
دیدے میں تجھے نہیں چھوڑونگا۔
۲۷ اُس انسان نے اُس سے پوچھا، "تیرا نام کیا ہے؟"
اُس پر یعقوب نے جواب دیا کہ میرا نام یعقوب ہے۔
۲۸ تب اُس انسان نے کہا کہ اِس کے بعد تیرا نام یعقوب نہ رہے
گا، بلکہ "اِسرائیل" *ہوگا۔ اور میں نے تجھے یہ نام دیا ہے، کیوں کہ تُو
نے خُدا سے اور انسان سے لڑا ہے۔ اور غالب ہوا۔
۲۹ یعقوب نے اُس سے پوچھا کہ برائے مہربانی تو اپنا نام تو بتا۔
اُس پر اُس انسان نے جواب دیا کہ میرا نام پوچھنے کی کیا وجہ ہے یہ
کہتے ہوئے یعقوب کو دُعا دیا۔
۳۰ اِس وجہ سے یعقوب نے کہا کہ اِس جگہ پر میں نے خُدا کو آمنے
سامنے دیکھا ہے اِسکے باوجود میری جان بچی ہے یہ کہتے ہوئے اُس نے اُس
جگہ کا نام "فنی ایل" رکھا۔ **۳۱** اُس کے بعد جب وہ فنی ایل سے نکل رہا
تھا تو سورج طلوع ہوا۔ تب یعقوب اپنے جوڑوں کے درد سے لنگڑاتا ہوا
چلا گیا۔ **۳۲** گوشت کے اس لوتھڑے میں یعقوب کو تکلیف ہونے کی وجہ
سے آج تک اِسرائیل ران کی جوڑ کے اُوپر کمر کا گوشت نہیں کھاتے۔

یعقوب نے اپنی ہمّت و جُرائت کا مُظاہرہ کیا

۳۳ جب یعقوب نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو عیساؤ چار سو لوگوں
کے ساتھ آتے ہوئے نظر آیا۔ تب یعقوب نے اپنے
خاندان کو چار گروہوں میں مُنقسم کیا۔ لیاہ اور اُسکے بچّے ایک گروہ میں
تھے۔ راخل اور یوسف دُوسرے گروہ میں تھے۔ دونوں خادماؤں اور اُن کے
بچّے دو گروہوں میں تھے۔ **۲** یعقوب لونڈیوں کو اور ان کے بچّوں کو اگلے
حصّہ میں لیاہ کو اور اُس کے بچّوں کو اُن کے پچھلے حصّہ میں راخل کو اور
یوسف کو آخری حصّہ میں مُتعین کردیا۔
۳ یعقوب خُود آگے ہوا اور عیساؤ کے پاس جاتے ہوئے سات مرتبہ
جھک کر فرشی سلام بجالیا۔
۴ عیساؤ نے جب یعقوب کو دیکھا تو دوڑ کر آیا اسے گلے لگایا اور اسکے
گلے میں بوسہ دیا۔ اور دونوں رویا۔ **۵** عیساؤ عورتوں اور بچّوں کو آنکھ اُٹھا کر
دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ یہ جو لوگ ہیں وہ کون ہیں؟
یعقوب نے جواب دیا کہ خُدا نے مجھے جو بچّے دیئے ہیں وہ یہی ہیں۔ اور
کہا کہ خُدا مُجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔
۶ تب پھر وہ دونوں لونڈیاں اور ان کے ساتھ جو بچّے تھے وہ سب
عیساؤ کے قریب جا کر اُس کے سامنے سر جھکا کر سلام کئے۔ **۷** پھر لیاہ اور
اُس کے ساتھ جو بچّے تھے وہ سب عیساؤ کے پاس جا کر سر جھکائے اور سلام
کئے پھر راخل اور یوسف عیساؤ کے پاس جا کر سر جھکائے اور سلام کئے۔
۸ عیساؤ نے پوچھا کہ جب میں آرہا تھا تو نظر آنے والے وہ سب لوگ
کون تھے؟ اور وہ سب چوپائے کیوں؟
یعقوب نے جواب دیا کہ تو مجھے مقبول بنالے اِس لئے اُن تمام کو
بطور تحفہ بھیج دیا ہے۔
۹ لیکن عیساؤ نے جواب دیا کہ اے میرے بھائی تو مُجھے کسی بھی قسم
کے تحفے وغیرہ دینے کی ضرورت نہیں۔ اِس لئے کہ میرے پاس سب کُچھ
ہے۔
۱۰ یعقوب نے کہا، "نہیں! میں تو تُجھ سے منت کرتا ہوں۔ اگر
حقیقت میں تو مجھے قبول کرلے تو برائے مہربانی میری طرف سے بھی یہ
تحفہ قبول کرلے۔ تیرے چہرے کی طرف دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ میں خدا کا چہرا دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ تم نے مجھے قبول کیا ہے۔ **۱۱** اور
میں تُجھ سے منّت کرتا ہوں کہ میری طرف سے دیئے جانے والے یہ تحفے تو
قبول کرلے۔" اِس لئے کہ خُدا مُجھ پر بڑا مہربان ہے۔ اور کہا کہ میرے
پاس ہر چیز ضرورت سے زیادہ ہے۔ اِس طرح یعقوب نے عیساؤ کو تحفے
لینے کے لئے منت کیا۔ اِس وجہ سے عیساؤ نے اُن تحفوں کو قبول کیا۔
۱۲ تب عیساؤ نے کہا کہ اب تُو اپنے سفر کو جاری رکھ سکتا ہے۔ اور میں
بھی تیرے ساتھ چلوں گا۔
۱۳ لیکن یعقوب نے اُس سے کہا، "میرے خداوند تو جانتا ہے کہ
میرے بچّے کمزور ہیں۔ میں اپنے جانوروں پر اور اُن کے بچّوں پر بڑی

اسرائیل اسکے معنی "وہ خدا کے لئے لڑتا ہے" یا "وہ خدا سے جنگ کرتا ہے۔"

احتیاط سے نظر رکھتا ہوں۔ اگر میں ایک دن میں لمبا سفر کروں تو میرے
جانور مرجائیں گے۔ ۱۴ اِس وجہ سے تو آگے چلتا رہ۔ اور میں آہستہ سے
تیرے پیچھے چلتا رہوں گا۔ اور کہا کہ جانور اور دوسرے چوپائے محفوظ رہنے
کے لئے اور میرے بچّے نہ تھکنے کے لئے میں بہت آہستہ آؤں گا۔ اور تُجھ
سے شعیر میں ملاقات کروں گا۔"
۱۵ اُس بات پر عیساؤ نے کہا کہ اگر ایسی ہی بات ہے تو میرے
لوگوں میں سے چند کو تیری سہولت اور مدد کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔
یعقوب نے کہا کہ وہ تو تیری مہربانی ہوگی۔ لیکن اِس کے بعد بھی ایسی
کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔ ۱۶ اُس وجہ سے اُس دن عیساؤ شعیر کو دوبارہ
سفر کیا۔ ۱۷ لیکن یعقوب سکّات کو گیا۔ اُس جگہ پر وہ خود کے لئے ایک
گھر اور اپنے جانوروں کے لئے چھوٹا سا سائباں بنوایا۔ جس کی وجہ سے اُس
جگہ کو "سکّات" کا نام دیا گیا۔
۱۸ تب یعقوب ملک کنعان کے سکّم شہر کو امن کے ساتھ واپس
گیا۔ یہ اس کے فدّان ارام سے آنے کے بعد ہوا۔ ۱۹ یعقوب نے سو
چاندی کے سکّے دیکر سکم کا بانی حمور کے خاندان سے وہ کھیت خرید
لیاجہاں وہ اپنا خیمہ لگا یا تھا۔ ۲۰ خُدا کی عبادت کرنے کے لئے ایک
قربان گاہ کی تعمیر کرکے اُس قربان گاہ کا نام "اسرائیل کا خُدا ایل ہے"
رکھا۔

دینہ کی آبروریزی

۳۴ دینہ، لیاہ اور یعقوب کی بیٹی تھی۔ دینہ ایک دن اُس ملک
کی عورتوں کو دیکھنے کے لئے باہر چلی گئی۔ ۲ اُس ملک
کا بادشاہ حمور تھا۔ اسکا بیٹا سکم تھا۔ اسنے دینہ کو دیکھا اسنے اسکا اغوا کیا اور
اسکے ساتھ جسمانی تعلقات قائم کرکے اسکی بے حرمتی کی۔ ۳ سکم کو دینہ
سے محبّت ہو گئی۔ اور وہ اسکے ساتھ محبّتانہ سلوک کیا۔ ۴ سکم نے اپنے
باپ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ اس لڑکی سے میری شادی کرادو۔
۵ یعقوب کو یہ بات معلوم ہوئی کہ اسکی بیٹی کی بے حرمتی کی گئی
ہے۔ لیکن اُس کے تمام بیٹے بھیڑ بکریوں کے ساتھ کھیت میں تھے۔ جس
کی وجہ سے وہ انلوگوں کے گھر کو واپس لوٹنے تک کُچھ نہ کئے۔ ۶ اُس
دوران سکم کا باپ حمور، یعقوب سے بات کرنے کے لئے اسکے پاس گیا۔
۷ جبکہ یعقوب کے بیٹے کھیت ہی میں تھے کہ گذرے ہوئے ان
واقعات کو سنا اور انہیں بہت غصّہ آیا۔ انہوں نے جانا کہ سکم یعقوب کی
بیٹی کے ساتھ جسمانی تعلقات قائم کیا تھا جو کہ اسرائیل کے لئے شرمندگی
کی بات تھی۔ انہوں نے سوچا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا اسلئے تمام
بڑے بھائی کھیت سے واپس آئے۔
۸ لیکن حمور نے دینہ کے بڑے بھائیوں سے گفتگو کیا۔ اور اُس نے
اُن سے کہا کہ میرا بیٹا سکم، دینہ کو بہت چاہتا ہے، برائے مہربانی اُس کو
اُس سے شادی کرنے کا موقع فراہم کرو۔ ۹ اور یہ شادی ہمارے آپس کے
ایک خاص معاہدہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے مرد تُمہاری
عورتوں سے شادیاں رچاسکتے ہیں۔ اور تُمہارے مرد ہماری عورتوں سے
شادیاں رچاسکتے ہیں۔ ۱۰ تُم ہمارے ساتھ ایک ہی ملک میں زندگی بسر
کرسکتے ہو۔ اور کہا کہ تُمہارے لئے زمین کی خرید وفروخت کے لئے اور
کاروبار و تجارت کرنے پر پوری آزادی رہے گی۔
۱۱ خود سکم بھی یعقوب اور دینہ کے بڑے بھائیوں کے ساتھ گفتگو
کیا۔ سکم نے اُن سے کہا، "برائے مہربانی مجھے قبول کرو۔ اور تم جو کچھ بھی
مانگوگے میں دونگا۔" ۱۲ آپ جو چاہو میں دیدوں گا۔ لیکن مجھے دینہ سے
شادی کرنے دو۔
۱۳ یعقوب کے بیٹوں نے سکم اور اُس کے باپ حمور سے جھوٹ
بولنے کا فیصلہ کرلیا۔ کیونکہ سکم نے دینہ کی بے حرمتی کیا تھا۔ ۱۴ اس
وجہ سے اُس کے بھائی اُس سے کہے کہ ہماری بہن سے شادی کرنے کے
لئے تُجھے ہم کوئی موقع ہی نہ دیں گے۔ اِس لئے کہ اب تک تیرا ختنہ نہیں
ہوا ہے۔ اور ایسی صورت میں ہماری بہن کا تُجھ سے شادی ہونا غلط ٹھہرتا
ہے۔ ۱۵ لیکن تو اور تیرے شہر میں رہنے والا ہر مرد آدمی اگر ہماری طرح
ختنہ کرواتا ہے تو تیرا اُس سے شادی کرنا ممکن ہوسکے گا۔ ۱۶ اُس کے بعد
تُمہارے مرد ہماری عورتوں سے شادیاں کرسکیں گے۔ اور ہمارے مرد
تُمہاری عورتوں سے شادیاں کریں گے۔ تب ہم سب ایک ہی قوم
کھلائیں گے۔ ۱۷ اور اگر تُم نے ختنہ نہ کروایا تو ہم دینہ کو ساتھ لے
جائیں گے۔
۱۸ اُن کا کہنا حمور اور سکم کو بھلا معلوم ہوا۔ ۱۹ دینہ کے بڑے
بھائیوں نے جو کہا اسے سکم فوراً ہی کرنے کی کوشش کی، کیونکہ اسنے اس
سے محبّت کیا تھا۔ سکم اپنے خاندان میں سب سے معزّز تھا۔

بدلہ

سکم کو اُس کے خاندان میں بہت عزّت تھی۔ ۲۰ حمور اور سکم اپنے
شہر کے عبادت خانہ کو گئے۔ اور شہر کے تمام مردوں سے گفتگو کئے۔
۲۱ "اور کہا کہ اِن اسرائیلیوں کو ہم سے دوستی پر خوشی ہے۔ اور اِن کا
ہمارے ملک میں رہتے ہوئے اطمینان و خوشی سے جینا ہمیں بھی پسند
ہے۔ ہمیں ضرورت کے مطابق زمین بھی ہے۔ ہم ان کی عورتوں سے
شادی کرنے کے لئے اور ہماری عورتوں کو ان سے شادی کرنے کے لئے
خُوشی محسوس کرتے ہیں۔ ۲۲ ہم کو صرف اور صرف ایک ہی کام کرنا

ہے وہ یہ کہ اسرائیلیوں کی طرح ہمارے سارے مرد بھی ختنہ کروالیں۔
۲۳ اگر ہم ایسا کریں تو اُن کے تمام چوپائے، اور جانوروں سے ہم مالدار
بن جائیں گے۔ اور کہا کہ اگر ہم اِس معاہدہ کو اُن سے کرلیں تو وہ ہمارے
پاس ہی یہاں رہ جائیں گے۔" ۲۴ جلسہ گاہ کے تمام موجود مردوں نے
حمور اور سکم کی باتوں کو قبول کرلیا۔ اور پھر تمام مردوں نے ختنہ
کروائے۔

۲۵ تین دن گذر گئے۔ وہ لوگ جو کہ ختنہ کروائے تھے وہ لوگ اب
تک ختنہ کے درد میں مبتلا تھے۔ اِس وقت کے دوران دینہ کا دو بھائی شمعون
اور لاوی اپنے اپنے تلوار لئے اور شہر میں چلے گئے ۔ اور جتنے بھی لوگ وہاں
پر موجود تھے سب کو مار دیئے۔ ۲۶ دینہ کے بھائی شمعون اور لاوی نے
حمور کو اور اُس کے بیٹے سکم کو قتل کردیئے اور دینہ کو سکم کے گھر سے بُلا
لائے۔ ۲۷ یعقوب کے بیٹے شہر میں گئے اور وہاں سے جہاں اسکی بہن کی
بے حرمتی کی گئی تھی ہر چیزوں کو لُوٹ لئے۔" ۲۸ اس طرح دینہ کے
بھائی اُن کے جانور، بکریوں، گدھوں کو اور شہر میں اور کھیت میں پائی
جانے والی جائیداد کو حاصل کرلئے۔ ۲۹ اُن کی بیویوں، بچّوں کو قید
کرکے اور گھر میں جو کُچھ سرمایہ تھا اُس کو چھین لئے۔

۳۰ لیکن یعقوب نے شمعون اور لاوی سے کہا کہ تُم نے تو مُجھے خطرہ
کا نشانہ بنادیا۔ اِس ملک میں رہنے والے تمام کنعانی اور فرزّیوں نے میری
مخالفت کی اور میرے خلاف ہیں۔ اور ہمارے ساتھ رہنے والے لوگ
تھوڑے ہی ہیں۔ اور کہا کہ اس ملک کے شہری اگر متحد ہو کر ہمارے
خلاف لڑے تو میں اور میرے لوگ سب تباہ ہوجائیں گے۔

۳۱ لیکن دینہ کے بھائیوں نے کہا، "انلوگوں کو ہماری بہن سے
طوائف جیسی سلوک نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

یعقوب بیت ایل میں

۳۵ خُدانے یعقوب سے کہا، "تو بیت ایل شہر کو جا اور وہیں
پر قیام کر۔ اور خدا کی عبادت کے لئے ایک قربان گاہ
بنا جو کہ تم پر وہاں ظاہر ہوا تھا جب تم اپنے بھائی عیساؤ کے پاس بھاگ
رہے تھے۔"

۲ اس وجہ سے یعقوب نے اپنے تمام اہل خاندان سے اور اپنے تمام
نوکروں سے کہا، "تمام غیر ملکی معبودوں کو جسے کہ تو اپنے ساتھ لا رہے ہو
چھوڑدو۔ اپنے آپ کو پاک کرو اور صاف کپڑا پہنو۔ ۳ ہم یہاں سے نکل کر
بیت ایل جائیں گے۔ میں جب مصائب میں تھا تو میری مدد کرنے والے
خُدا کے لئے ایک قربان گاہ بنواؤں گا۔ اور کہا کہ میں جس طرف بھی جاؤں
وہ خُدا میرے ساتھ موجود تھا۔"

۴ اس وجہ سے لوگوں نے اپنے پاس کے تمام معبودوں کو اور اپنے
کانوں کی بالیوں کو نکال کر یعقوب کو دیئے۔ اور یعقوب نے ان تمام کو
سکم شہر کے قریب بلوط درخت کے پیڑ کے نیچے دفن کردیا۔

۵ یعقوب اور اُس کے بیٹے اُس جگہ سے چلے گئے اور خدا نے نزدیک
کے لوگوں کو انلوگوں سے خوف زدہ کردیا تا کہ وہ یعقوب کا پیچھا نہ کرینگے۔
۶ یعقوب اور اُس کے لوگ لُوز کو گئے۔ اور اب لُوز کو بیت ایل کے نام
سے پُکارتے ہیں۔ اور وہ ملک کنعان میں ہے۔ ۷ یعقوب وہاں پر ایک
قربان گاہ تعمیر کروایا۔ یعقوب جب اپنے بڑے بھائی کے پاس بھاگ رہا تھا
تو سب سے پہلے خُدا نے اُس کو جو دکھائی دیا تو اُسی جگہ پر اس وجہ سے
یعقوب نے اُس جگہ کو "ایل بیت ایل" کا نام دیا۔

۸ رِبقہ کی خادمہ دبورہ وہاں مر گئی۔ اس وجہ سے اُنہوں نے اُس کو
بیت ایل کے قریب واقع بلوط کے درخت کے پیڑ کے نیچے دفن کرکے
قبر بنادیئے۔ اور اُس جگہ کو الّون بکوت کا نام دیا گیا۔

یعقوب کا نیا نام

۹ جب یعقوب فدّان ارام سے واپس آیا تو اسنے پھر خدا کو دیکھا۔
خدانے یعقوب کو دعاء و برکت عطا کیا۔ ۱۰ خُدانے یعقوب سے کہا کہ
تیرا نام یعقوب ہے۔ لیکن میں تو اُس نام کو بدل دوں گا۔ اب آئندہ سے
تو یعقوب نہ کہلائے گا۔ اور تیرا نیا نام "اِسرائیل" ہوگا۔ اسلئے خدانے اسکا
نام "اسرائیل" دیا۔

۱۱ خُدا نے اُس سے کہا، "میں ہی قادر مطلق خُدا ہوں۔ تُجھے بہت
اولاد ہوگی۔ اور بہت بڑی قوم بن کر پھیلی گی۔ کئی قومیں اور بادشاہیں تُجھ
میں سے نکلیں گے۔ ۱۲ میں نے ابراہیم کو اور اِسحاق کو مخصوص ملک دیا
ہے۔ اور اب میں وہ ملک تُجھے عطا کروں گا۔ اور کہا کہ میں اُس ملک کو
تیری آئندہ آنے والی نسل کو عطا کروں گا۔" ۱۳ پھر خُدا اُس جگہ سے چلا
گیا۔ ۱۴-۱۵ یعقوب نے اُس جگہ پر ایک یادگار پتھر کھڑا کیا اور اُس
کے اُوپر مئے اور تیل اُنڈیلا۔ یہ ایک مخصوص جگہ تھی۔ اس لئے کہ خُدا نے
اُس جگہ پر یعقوب سے گفتگو کیا تھا۔ اور اس نے اُس جگہ کا نام "بیت
ایل" رکھا۔

دردِزہ سے راخل کی موت

۱۶ یعقوب اور اُس کے لوگ جو کہ اسکے ساتھ تھے بیت ایل سے
افرات (بیت اللحم) گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ افرات پہنچ سکے راخل کی
وضع حمل کا وقت آگیا تھا۔ ۱۷ لیکن راخل کو وضع حمل میں بہت تکلیف
اُٹھانی پڑی تھی۔ اور وہ بہت زیادہ مُصیبت اور تکلیف میں مُبتلا تھی ۔ راخل

کی دایہ نے جب اِس حالت کو دیکھا تو اُس نے کہا، "اے راخل تو گھبرا
مت، اِس لئے کہ تو ایک اور بیٹے کو جنم دے گی۔"
۱۸ راخل وضع حمل کے وقت ہی مر گئی۔ مرنے سے قبل ہی راخل
نے اُس بچّہ کا نام بنونی رکھا۔ لیکن یعقوب نے اُس کو "بنیمین"
(بنیامین) نام رکھا۔
۱۹ راخل مر گئی اور اسے افرات کے راستہ میں ہی دفنایا گیا تھا (وہ
بیت اللحم ہے)۔ ۲۰ یعقوب نے راخل کے لئے بطور عظمت اُس کی قبر
پر ایک خاص قسم کا پتھر رکھا۔ آج بھی وہ خاص قسم کا پتھر وہاں موجود ہے۔
۲۱ اُس کے بعد اسرائیل (یعقوب) اپنے سفر کو جاری رکھا۔ اس نے اپنا
خیمہ عدر برج کے آگے نصب کیا۔
۲۲ اِسرائیل کُچھ دیر کے لئے وہاں قیام کیا۔ جب وہ وہاں قیام کر
رہا تھا تو روبن نے اِسرائیل کی لونڈی بِلہاہ سے مُباشرت کیا۔ اسرائیل
نے اس بات کے بارے میں سنا۔

اسرائیل کا خاندان

یعقوب (اسرائیل) کو بارہ بیٹے تھے۔
۲۳ لیاہ کی نرینہ اولاد۔ یعقوب (اسرائیل) کا پلوٹھا بیٹا روبن،
شمعون، لاوی، یہوداہ اشکار، اور زولون تھے۔
۲۴ راخل کی نرینہ اولاد۔ یوسف اور بنیمین تھے۔
۲۵ بِلہاہ، راخل کی لونڈی تھی۔ بِلہاہ کے بیٹے دان اور نفتالی تھے۔
۲۶ زلفہ، لیاہ کی لونڈی تھی۔ اور زلفہ کے بیٹے جد اور آشر تھے۔
یہ سب یعقوب (اسرائیل) سے فدان ارام میں پیدا ہوئی اولاد تھی۔
۲۷ یعقوب (اسرائیل) اپنے باپ اِسحاق کے پاس قریت اربع میں
(حبرون) ممرے کو آیا۔ ابراہیم اور اِسحاق وہیں پر مُقیم تھے۔ ۲۸ اِسحاق
ایک سو اسّی برس زندہ رہا۔ ۲۹ پھر اِسحاق کافی عمر رسیدہ ہو کر موت کی
آغوش میں سو گیا۔ اُس کے بیٹے عیساؤ اور یعقوب نے اپنے دادا کے
قبرستان کی جگہ ہی میں اپنے باپ کو بھی دفن کئے۔

عیساؤ کا خاندان

۳۶ عیساؤ (ایدوم) کے خاندان کی تاریخ۔ ۲ عیساؤ ملک کنعان
کی ایک عورت سے شادی کیا۔ عیساؤ کی بیویاں اِس طرح
تھیں: حِتّی ایلون کی بیٹی عدّہ، عنہ کی بیٹی اہلیبامہ جو کہ عنہ حوّی صبعون کی
بیٹی تھیں۔ ۳ اسمٰعیل کی بیٹی اور نبایوت کی بہن بشامہ۔ ۴ عیساؤ اور عدّہ
سے الیفز نام کا ایک بیٹا تھا۔ اور بشامہ سے رعوایل پیدا ہوا۔ ۵ اُہلیبامہ
کے یہ بیٹے تھے: یعوس، یعلام، اور قورح۔ عیساؤ کے یہ سب ملک کنعان
میں پیدا ہوئے۔
۶ -۸ یعقوب اور عیساؤ کے قبیلے بہت وسیع اور پھیلے ہوئے ہونے کی وجہ
سے ملک کنعان اُن کے لئے ناکافی ہونے لگا۔ جس کی وجہ سے عیساؤ اپنے
بھائی یعقوب سے دور چلا گیا۔ عیساؤ اپنی بیویوں، بیٹوں اور بیٹیوں تمام
نوکر چاکروں، اور تمام چوپائیوں اور دیگر حیوانات، اور کنعان کی اپنی ہر
قسم کی جائیداد کو لے کر کوہ شعیر کے دامن میں چلا گیا (عیساؤ کا ایدوم بھی
دوسرا نام ہے۔ ملک شعیر کا دوسرا نام ایدوم بھی ہے)
۹ عیساؤ ایدوم کی قوم کا جد امجد ہے۔ ملک شعیر میں قیام پذیر عیساؤ کے
قبائل کے نام ہیں۔
۱۰ عیساؤ کے بیٹوں میں الیفز، کہ جو عیساؤ کی بیوی عدّہ کے بطن سے پیدا
ہوا۔ رعوایل، جو عیساؤ کی بیوی بشامہ کے بطن سے پیدا ہوا۔
۱۱ الیفز کے یہ سب بیٹے تھے: تیمان، اُومر، صفو، جعتام اور قنز۔
۱۲ الیفز کی تمنع نام کی ایک خادمہ عورت بھی تھی۔ تِمنع اور الیفز سے
عمالیق نام کا ایک بیٹا پیدا ہوا تھا۔ یہ سب عیساؤ کی بیوی عدّہ کی نسل سے
تھے۔
۱۳ رعوایل کے بیٹے تھے: نحت، زارح، سمّہ، اور مزہ،
یہ سب عیساؤ کی بیوی بشامہ کے نسل سے تھے۔ اور یہ سب عیساؤ کی بیوی
بشامہ کی نسل سے ہیں۔
۱۴ عیساؤ کی دوسری بیوی عنہ کی بیٹی اہلیبامہ (عنہ صبعون کی بیٹی تھی)
عیساؤ اور اہلیبامہ کی اولاد تھی۔ یعوس، یعلام، اور قورح۔
۱۵ یہ لوگ عیساؤ کے خاندان کے قبیلے تھے۔
عیساؤ کا پلوٹھا بیٹا الیفز تھا۔ الیفز کی اولاد، تیمان، اُومر، صفو، قنز،
۱۶ قورح، جعتام اور عمالیق۔
یہ تمام خاندان ادوم کی سرزمین میں عیساؤ کی بیوی عدّہ کی نسل سے ہیں۔
۱۷ عیساؤ کا بیٹا رعوایل ادوم کی سرزمین ان خاندانوں کا جدّ اعلیٰ تھا:
نحت، زارح، سمّہ اور مزہ۔
یہ تمام خاندان عیساؤ کی بیوی بشامہ کی نسل سے ہیں۔
۱۸ عنہ کی بیٹی عیساؤ کی بیوی اُہلیبامہ سے پیدا ہوئی۔ یعوس، یعلام، اور
قورح۔ یہ تینوں اپنے اپنے قبائل کے رئیس تھے۔
۱۹ اِن تمام خاندان کے لئے عیساؤ ہی جدّ اعلیٰ تھا عیساؤ ادوم بھی کہلاتا
تھا۔
۲۰ عیساؤ سے قبل حوری قوم سے شعیر نام کا ایک آدمی ایدوم میں مقیم
تھا۔ شعیر کی نرینہ اولاد یہ ہیں۔ لوطان، سوبل، صبعون، عنہ۔ ۲۱ دیسون،
ایصر، اور دیسان، یہ سب بیٹے ادوم کے سر زمین میں شعیر کی نسل سے

حوری قبیلوں کا قائد تھے۔ ۲۲ لوطان، حوری اور ہیمام کا باپ تھا۔ اور
(تِمنع، لوطان کی بہن تھی۔)
۲۳ سوبل، علوان، مانحت، غیبال، سفو اور اونام کا باپ تھا۔
۲۴ صبعون کے بیٹے تھے:آیا اور عنہ۔ (جب عنہ اپنے باپ کے
گدھے چرا رہا تھا تو اس نے ہی گرم پانی کے چشمے کو دیکھا۔)
۲۵ عنہ جو وہی دیسون اور اہلیبامہ کا باپ تھا۔
۲۶ حمدان، اشبان، ایتران، اور کران یہ دیسون کے بیٹے تھے۔
۲۷ بلہان، زعورن اور عقان، یہ ایصر کے بیٹے تھے۔
۲۸ عوض اور اران دیسان کے بیٹے تھے۔
۲۹ حوری خاندانوں کے قائدوں کے نام اِسطرح ہیں۔ لوطان،
سوبل، صبعون اور عنہ، ۳۰ شعیر میں حوری خاندان کے قائد دیسون،
ایصر اور دیسان ہی تھے۔ ۳۱ اُس دور میں ایدوم میں بادشاہ تھے۔
اسرائیلیوں سے پہلے ایدوم میں بادشاہ تھے۔
۳۲ بعور کا بیٹا بلع، ایدوم کا بادشاہ تھا۔ اور وہ دِنہابا شہر پر حکومت
کرتا تھا۔ ۳۳ بلع کی وفات کے بعد یُوباب بادشاہ بنا۔ اور یُوباب بُصر کے
زارح کا بیٹا تھا۔ ۳۴ یُوباب کی وفات کے بعد حُشیم حکمران ہوا۔ اور
حُشیم، تیمان ملک کا باشندہ تھا۔ ۳۵ حُشیم کا جب اِنتقال ہوا تو ہدد اُس
ملک کا حکمران بنا۔ اور ہدد، بدد کا بیٹا تھا (اور موآب کے رہنے والوں کو
مدیانوں کے ملک میں جس نے شکست دی تھی۔ وہ ہدد ہی تھا) اور ہدد،
عَویت شہر کا باشندہ تھا۔ ۳۶ ہدد کی وفات کے بعد، شملہ اُس ملک پر
حکمرانی کیا۔ اور شملہ مُسرقہ کا باشندہ تھا۔ ۳۷ شملہ کی موت کے بعد ساؤل
اُس ملک کا بادشاہ بنا۔ یوفریتس دریا کے کنارے رحوبوت کا باشندہ تھا۔
۳۸ ساؤل کی وفات کے بعد اُس ملک پر بعلحنان حکومت کیا۔ بعلحنان
عکبور کا بیٹا تھا۔ ۳۹ بعلحنان کی موت کے بعد اُس ملک پر حدر حکومت
کیا۔ اور حدر پاؤ شہر کا رہنے والا تھا۔ اور حدر کی بیوی کا نام مہیطب ایل
تھا۔ اور مہیطب ایل، مطرد کی بیٹی تھی (اور مطرد میضاہاب کی بیٹی تھی۔)
۴۰-۴۳ عیساؤ، ایدوم والوں کے لئے جدّ اعلیٰ تھا۔ تِمنع علوہ،
یتیبت، اُہلیبامہ، ایلہ، فینون، قنز، تیمان، مِبصار، مجدایل، اور عِرام نام
کے قبائل کے ناموں کے ساتھ اُن علاقوں میں آباد ہوئے۔

خواب دیکھنے والا یوسف

۳۷ یعقوب ملک کنعان میں سکونت پذیر ہوا۔ اُس کا باپ
بھی اُسی ملک میں رہتا تھا۔ ۲ یعقوب کی خاندانی تاریخ
درج ذیل ہے۔

یوسف سترہ سال کا کڑیل جوان تھا۔ بھیڑ بکریاں پالنا اُس کا پیشہ تھا۔
اپنے بھائیوں یعنی بلہا اور زلفہ کے بیٹوں کے ساتھ بھیڑ بکریاں چَراتا تھا۔
یوسف اپنے باپ کو اپنے بھائیوں کی بُری حرکتوں کے بارے میں کہہ دیا۔
۳ اسرائیل (یعقوب) چونکہ بہت زیادہ عمر کو پہنچا تھا کہ یوسف پیدا ہوا۔
جس کی وجہ سے اسرائیل اپنے دوسرے بیٹوں کی بہ نسبت یوسف سے
زیادہ محبّت کرتا تھا۔ یعقوب نے اپنے بیٹے کے لئے ایک بہت ہی
خوبصورت قسم کا عبا بنوایا۔ ۴ یوسف کے بھائیوں نے یہ محسوس کیا کہ
انکا باپ انلوگوں سے زیادہ یوسف سے محبت کرتا ہے اسلئے وہ لوگ اس سے
نفرت کرنے لگے۔ وہ لوگ کبھی یوسف کو اچھی باتیں نہیں کہتے۔
۵ ایک دن یوسف نے ایک خاص قسم کا خواب دیکھا۔ جب یوسف
اُس خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان کیا تو، اُنہوں نے اُس سے اور بھی
زیادہ جلنا اور حسد کرنا شروع کیا۔
۶ یوسف نے اُن سے کہا کہ مُجھے ایک خواب دکھائی دیا ہے۔ ۷ ہم
سب کے سب کھیت میں گیہوں کے پُلندے باندھ رہے تھے۔ تب میرا
پُلندا اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر میرے پُلندے کے اطراف تُمہارے پُلندے گھیرا
بنایا اور میرے پلندے کے سامنے سب جھک کر سجدہ ریز ہوئے۔
۸ اُس کے بھائیوں نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو بادشاہ بن کر
ہم پر حکومت چلائے گا۔ کیا یہی مطلب ہے تمہارا؟ انلوگوں نے اسکی
خوابوں اور وہ جو کہا اسکی وجہ سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگے۔
۹ اُس کے بعد یوسف کو ایک اور خواب نظر آیا۔ یوسف نے اُس
خواب کے بارے میں بھی اپنے بھائیوں سے بیان کیا۔ یوسف نے اُن
سے کہا کہ مجھے ایک اور خواب نظر آیا ہے۔ جسمیں ایک سورج، چاند اور
گیارہ ستارے میرے سامنے جھک کر مجھے سجدہ کرتے ہیں۔
۱۰ یوسف اپنے باپ کو بھی اس خواب کے بارے میں معلوم
کرایا۔ لیکن اُس کے باپ نے اُسے ڈانٹ دیا اور کہا کہ یہ کیسا خواب ہے؟
اور پوچھا کہ میں اور تیری ماں اور تیرے بھائی تیرے سامنے جھک کر سجدہ
کرنے کی بات پر کیا تو یقین رکھتا ہے؟ ۱۱ یوسف کے بھائیوں کو اُس
سے حسد ہو گیا۔ لیکن یوسف کا باپ ان خوابوں کے بارے میں گھرائی
سے غور و فکر کرنے لگا۔
۱۲ ایک دن یوسف کے بھائی اپنے باپ کی بھیڑ بکریاں چرانے
کے لئے سکم کو گئے۔ ۱۳ اِسرائیل (یعقوب) نے یوسف سے کہا کہ سکم
کو چلا جا، کیوں کہ وہاں تیرے بھائی میری بھیڑ بکریوں کو چَرا رہے ہیں۔
یوسف نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں۔
۱۴-۱۵ اسرائیل نے کہا کہ تیرے بھائیوں اور بھیڑ بکریوں کی
خیریت دریافت کرکے آ اور مجھے سُنا، اِسطرح اُس نے اُس کو حِبرون کی

وادی سے سکم کو بھیج دیا۔ سکم میں یوسف کو راستہ بھٹک کر کھیتوں میں
گھومتے پھرتے ہوئے کسی نے دیکھ لیا، اور پوچھا کہ کیا ڈھونڈ رہا ہے؟
۱۶ یوسف نے کہا کہ میں میرے بھائیوں کی تلاش میں ہوں۔ اور
اُس سے پوچھا کہ وہ اپنی بھیڑ بکریوں کو کہاں چرا رہے ہیں؟
۱۷ اِس پر اُس نے اُس کو جواب دیا کہ وہ یہاں سے چلے گئے ہیں اور
میں نے اُن سے یہ کہتے سُنا ہے کہ چلو ہم دوتین کو چلیں گے۔ جس کی وجہ
سے یوسف اُن کو ڈھونڈتے ہوئے دوتین کو گیا اور وہاں پر اُن کو دیکھا۔

یوسف کو غلامی کے لئے بیچا گیا

۱۸ یوسف کو دور کے فاصلے سے دیکھنے والے اُس کے بھائیوں نے
اُس کو قتل کرنے کی ایک تدبیر سوچے۔ ۱۹ وہ آپس میں ایک دوسرے
سے کہنے لگے کہ وہ دیکھو وہاں پر آرہا ہے وہ خواب دیکھنے والا یوسف۔
۲۰ اُنہوں نے آپس میں گفتگو کی کہ اُس کو قتل کرنے کا یہی ایک
مُناسب و موزوں وقت ہے۔ اُس کو قتل کرکے ایک خُشک کنویں میں
ڈھکیل دیں گے۔ اور ہم اپنے باپ سے یہ کہدیں گے کہ ایک خوں خوار
درندہ نے اُس کو پھاڑ کھا گیا۔ اور آپس میں یہ کہنے لگے کہ ہم دیکھیں گے کہ
کس طرح اُس کے سارے خواب پورے ہوں گے۔
۲۱ لیکن روبن اسکی مدد کرنا چاہا اسلئے اس نے انلوگوں سے کہا، ”اُس
کو قتل نہ کرو۔ ۲۲ اور اُن سے کہا، اسکا خون مت بہاؤ۔ اسے خشک
کنواں میں ڈھکیل دو، لیکن اُسے تکلیف نہ دو۔“ اسنے ارادہ کیا کہ یوسف
کو کنواں سے نکال کر اسے اس کے باپ کے حوالے کردیگے۔ ۲۳ جب
یوسف آیا تو اُس کے بھائیوں نے اُس کو پکڑ لیا اور اُس کے عبا کو پھاڑ
ڈالے۔ ۲۴ اور سوکھے ہوئے کنویں میں اُس کو ڈھکیل دیا۔
۲۵ جب یوسف کنویں میں تھا تو، اُس کے بھائی کھانا کھانے بیٹھ
گئے۔ جب وہ آنکھ اُٹھا کر دیکھے تو جلعاد سے مصر کو اسمٰعیلی تاجروں کا ایک
قافلہ جارہا ہے۔ اُن کے اُونٹ مختلف قسم کے خوشبودار مصالحے اور قیمتی
اشیاء سے لدے جارہے تھے۔ ۲۶-۲۷ تب یہوداہ نے اپنے بھائیوں
سے کہا کہ اگر ہم ہمارے بھائی کو قتل کرکے اُس کی موت کو چھپائیں تو
ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ اگر ہم اس اسمٰعیلی تاجروں کے ہاتھوں اُسے بیچ دیں تو
ہمیں کُچھ زیادہ ہی فائدہ ہوگا۔ اور کہا کہ ہمارے بھائی کے قتل کے الزام کا
گناہ بھی ہمارے سر نہ ہوگا۔ چونکہ وہ ہمارا بھائی ہے۔ تمام بھائیوں
نے اسے مان لیا۔ ۲۸ جب مدیان کے کُچھ تاجر وہاں قریب پہنچے تو
بھائیوں نے یوسف کو کنویں سے نکالا اور اسے اسمٰعیلی تاجروں کو (۲۰)
بیس چاندی کے سکّہ میں بیچ دیا۔ تب تاجروں نے یوسف کو مصر لے
گئے۔

۲۹ جب روبن کنویں کو واپس لوٹ کر آیا تو یوسف کو وہاں نہ پایا تو
وہ افسوس کرتے ہوئے اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ ۳۰ روبن اپنے بھائیوں
کے پاس جا کر کہا کہ لڑکا کنویں میں نہیں ہے۔ اور اب میں کیا کروں؟
۳۱ تب اُنہوں نے ایک بکری کو ذبح کیا اور بکری کے خون کو یوسف
کے خوبصورت جبّہ پر ڈال دیا۔ ۳۲ پھر اُنہوں نے اُس جُبّہ کو اپنے باپ
کے پاس ایک پیغام کے ساتھ بھیج دیا کہ انہوں نے یہ جُبّہ پایا ہے اور پوچھا
کیا یہ یوسف ہی کا جُبّہ ہے؟
۳۳ باپ نے اُس جُبّہ کو دیکھ کر اُس کو شناخت کرلیا اور کہا، ”ہاں
یہ یوسف ہی کا ہے۔“ کوئی جنگلی جانور اسکو کھایا ہے۔ ۳۴ مارے غم
کے اپنے کپڑوں کو پھاڑ لیا اور ٹاٹ اوڑھ لیا اور بہت دنوں تک غم میں ڈوبا
رہا ہے۔ ۳۵ یعقوب کے بیٹے اور بیٹیاں اسے تسلّی دینے کی کوشش کی
لیکن اسے تسلّی نہ ہوئی۔ یعقوب نے کہا، ”مجھے میرے بیٹے کا میری موت
تک افسوس رہے گا۔“ اسلئے اسنے غم کا ماتم کرنا جاری رکھا۔
۳۶ مدیان کے بیوپاری یوسف کو مصر میں بیچ دیئے۔ اُنہوں نے
اُس کو فرعون کے محافظین کے سردار فوطیفار کو فروخت کردیا۔

یہوداہ اور تمر

۳۸ اُس زمانے میں یہوداہ اپنے بھائیوں کو چھوڑ کر حیرہ کے
پاس زندگی گذارنے کے لئے چلا گیا۔ اور حیرہ عدلام
گاؤں کا تھا۔ ۲ یہوداہ وہاں پر کنعان کی ایک لڑکی کو دیکھ کر اُس سے شادی
کیا۔ اور اُس لڑکی کے باپ کا نام سُوع تھا۔ ۳ وہ ایک بچّہ کو جنم دی۔
اُنہوں نے اُس کو عیر کا نام دیا۔ ۴ اُس کے بعد اُس نے پھر ایک اور بچّہ
کو جنم دیا۔ اُنہوں نے اُس بچّہ کا نام اونان رکھا۔ ۵ جب اُس کو تیسرا بچّہ
پیدا ہوا تو وہ اُس کو سیلہ نام رکھی۔ جب وہ بچّہ پیدا ہوا تو یعقوب، کزیب
قریہ میں سکونت پذیر تھا۔
۶ یہوداہ نے اپنے پلوٹھے بیٹے عیر کے لئے ایک دوشیزہ کا انتخاب
کرلیا جس کا نام تمر تھا۔ ۷ لیکن عیر کی بہت سی بدکاریوں میں مُبتلا ہونے
کی وجہ سے خُداوند نے اُس کو مروا دیا۔ ۸ تب یہوداہ نے عیر کے بھائی
اونان سے کہا کہ جا، اور تیری بیوہ بھاوج کے لئے تو بحثیت شوہر بن۔
مزید کہا کہ تُجھ سے اُس کو پیدا ہونے والی اولاد تیرے بھائی عیر کی اولاد
کہلائے۔
۹ تمر سے پیدا ہونے والی اپنی اولاد، اپنی نہ ہونے کی بات اُونان کو
معلوم تھی جس کی وجہ سے وہ اُس سے ہم بستر ہونے کے باوجود بھی نطفہ کو
(رحم میں داخل ہوئے بغیر) باہر زمین پر گراتا تھا۔ ۱۰ یہ بات خُداوند کی
نظر میں بُری تھی، جس کی وجہ سے اُس نے اونان کو بھی مروا دیا۔ ۱۱ تب

یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے کہا، ''تو اپنے میکے جا اور وہیں پر رہ۔'' لیکن یہ
بھی کہا کہ میرے بیٹے سیلہ کے بالغ ہونے تک کسی سے شادی نہ کرنا اور
یہوداہ اس بات کو سوچ کر ڈرا ہوا تھا کہ سیلہ بھی اپنے بڑے بھائیوں کی
طرح مرجائے گا۔ جس کی وجہ سے تمر اپنے میکے چلی گئی۔
۱۲ ایک عرصہ بعد یہوداہ کی بیوی، سُوع کی بیٹی فوت ہو گئی۔
یہوداہ پر ماتم کے دن گذر جانے کے بعد، عدلّامی والا اپنے دوست حیرہ کے
ساتھ اپنی بھیڑوں کے بال کتروانے کے لئے تِمنا گاؤں کو گیا۔ ۱۳ کسی
شخص نے تمر کو کہا کہ اسکا خسر اپنے بھیڑوں کا اُون کاٹنے کے لئے تمنا چلا گیا
ہے۔ ۱۴ تمر ہمیشہ بیوگی کے کپڑے ہی پہن لیا کرتی تھی۔ لیکن اب وہ
دوسرے ہی کپڑے پہن کر اور اپنے چہرے پر نقاب ڈال کر تِمنا کے
قریب واقع عِینیم کے راستے پر بیٹھ گئی۔ تب تک یہوداہ کا بیٹا سیلہ جوان
ہونے کا تمر کو علم ہو چکا تھا۔ لیکن یہوداہ اسکی شادی اپنے بیٹے سے کروانے
پر غور نہیں کریگا۔
۱۵ یہوداہ جب اُس راستے پر سفر کر رہا تھا تو اُس کو دیکھا اور سمجھا کہ
کوئی فاحشہ عورت ہے۔ (کیوں کہ وہ فاحشہ عورت کی طرح اپنے مُنہ پر
نقاب ڈال لی تھی) ۱۶ جس کی وجہ سے یہوداہ اُس کے قریب جا کر اُس
سے پوچھا، ''برائے مہربانی مجھے اپنے ساتھ مباشرت کرنے دے۔''
(یہوداہ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ اس کی بہو تمر ہے)
اُس نے اِس سے پوچھا، ''تو مجھے کیا دے گا؟''
۱۷ یہوداہ نے جواب دیا، ''میں تجھے میرے ریوڑ سے ایک بھیڑ
کے بچّے کو بھیج دوں گا۔
اُس نے کہا، ''ٹھیک ہے لیکن پہلے تو بکری کا بچّہ بھیجنے تک مجھے کچھ
رکھنے کے لئے دے۔
۱۸ تب یہوداہ نے پوچھا، ''تو کیا چاہتی ہو کہ میں تجھے دوں؟''
تمر نے جواب دیا، ''تیری وہ مُہر جو تو خطوط پر لگاتا ہے اور اُس کا
دھاگہ اور تیرا سونٹا بھی دیدے۔ یہوداہ نے اُن تمام چیزوں کو اُسے دیدیا۔
یہودہ اُس سے مباشرت کیا۔ اور وہ حاملہ ہوئی۔ ۱۹ تمر گھر گئی اور چہرہ
سے نقاب اُٹھائی اور پھر بیوگی کے کپڑے پہن لی۔
۲۰ یہوداہ ایک بھیڑ کا بچہ اپنے دوست حیرہ کے ذریعہ عینیم کو بھیج
دیا اور یہ بھی کہا کہ وہ مُہر اور سونٹا بھی اس سے واپس لانا۔ لیکن وہ اسے
نہ پاسکا۔ ۲۱ اُس نے عینیم گاؤں کے چند لوگوں سے پوچھا، ''وہ ہیکل
والی فاحشہ عورت کہاں ہے جو راستے کے کنارے بیٹھی تھی۔
اِس پر اُنہوں نے جواب دیا کہ یہاں کوئی ایسی ہیکل والی فاحشہ
عورت نہیں رہتی تھی۔''
۲۲ اِس وجہ سے وہ یہوداہ کے پاس واپس آ کر کہا کہ مجھے اُس فاحشہ
عورت کا سُراغ نہ لگا۔ اور اسنے یہ بھی بتایا، ''وہاں کے مردوں نے مُجھ سے
کہا کہ یہاں کوئی ہیکل والی فاحشہ عورت نہیں رہتی۔''
۲۳ اُس بات پر یہوداہ نے کہا، ''وہ اُن چیزوں کو اپنے پاس ہی رکھ
لے۔ اور لوگوں کا ہم کو دیکھ کر ہنسنا مجھے پسند نہیں حالانکہ میں نے اُس کو
بھیڑ دینے کی کوشش کیا۔

تمر کا حاملہ ہونا

۲۴ تین ماہ گذرنے کے بعد کسی نے یہوداہ کو واقف کرایا کہ تیری
بہو تمر حرامکاری کے ذریعہ حاملہ ہوئی ہے۔
تب یہوداہ نے کہا کہ اُس کو گھسیٹ کر لے جاؤ اور جلادو۔
۲۵ وہ سارے مرد تمر کو قتل کرنے کے لئے اُس کے پاس گئے۔
لیکن اُس نے اپنے خسر سے یہ پیغام کہکر بھیجا، ''ان چیزوں کو دیکھو اور
مجھے بتا کہ یہ سب چیزیں کس کی ہے؟ یہ مُہر اور یہ دھاگا اور یہ سونٹا۔ ان
ساری چیزوں کا مالک جو ہے اسنے ہی مجھے حاملہ کیا ہے۔ کس کا ہے؟''
۲۶ یہوداہ نے اُن اشیاء کی شناخت کرلیا۔ اور وہ جو کُچھ کی ہے
ٹھیک ہے اور صحیح ہے لیکن میں نے ہی غلطی کی ہے۔ اور کہا کہ میرے
وعدے کے مطابق میرا بیٹا سیلہ اُس کو دینا چاہئے تھا۔ لیکن یہوداہ اُس کے
بعد پھر اُس کے ساتھ ہم بستر نہ ہوا۔
۲۷ تمر کے لئے وضع حمل کے دن قریب ہوئے۔ اور دایہ نے یہ
محسوس کیا کہ اُس کے تو دو بچّے ہیں۔ ۲۸ جب اُسے وضع حمل ہو رہا تھا تو
ایک بچّے نے اپنا ہاتھ آگے باہر بڑھایا تو دایہ نے اُس بچّے کے ہاتھ کو سُرخ
دھاگا باندھا اور کہا کہ یہ پہلا ہے۔ ۲۹ لیکن اُس بچّے نے اپنا ہاتھ پیچھے کی
طرف کھینچ لیا۔ تب پھر دوسرا بچّہ پہلے پیدا ہوا۔ جس کی وجہ سے دائی نے
کہا، ''تو باہر آنے کے لئے اپنے آپ کے لئے جگہ بنایا۔'' جس کی وجہ سے
اُنہوں نے اُس بچّے کا نام ''فارص رکھا۔'' ۳۰ پھر اُس کے بعد دوسرا بچّہ
دُنیا میں آیا۔ اس بچّے کے ہاتھ میں سُرخ دھاگا تھا۔ جس کی وجہ سے اُنہوں
نے اُسے ''زارح'' کا نام دیا۔

مصر میں یوسف کا فوطیفار کو بیچا جانا

۳۹ یوسف کو خریدنے والے اسمٰعیلی اُس کو مصر میں لائے
اور اُس کو فرعون کے محافظین کے سردار فوطیفار کو بیچ
دیا۔ ۲ لیکن خُداوند کی مدد اور نصرت سے یوسف ترقی کرتا گیا۔ وہ اپنے
مصری مالک فوطیفار کے گھر قیام کیا۔
۳ خُداوند یوسف کے ساتھ رہ کر اُس کو ہر کام میں کامیابی کے ساتھ
سر انجام دلانے کی تائید کو فوطیفار محسوس کیا۔ ۴ فوطیفار، یوسف کے

بارے میں بہت مطمئن تھا اور اُس کو ایک خاص خادم کی حیثیت دے
دیا- اور گھر کے سارے مسائل وضروریات کے حل کے لئے اُس کو مختار کا
درجہ دیا- اور اپنی ساری جائیداد کی نگرانی کے لئے اُس کو مختار اعلیٰ بنالیا-
۵فوطیفار نے جب یوسف کو گھر کا مختار اور جائیداد کا ایک ذمّہ دار بنایا تو
خُداوند نے فوطیفار کا گھر بار اُس کی فصلیں، اوراُس کی جائیداد میں
خیروبرکت ڈال دیا- ۶ اسلئے فوطیفار نے ہر قسم کی ذمّہ داری یوسف کو
سونپ دی اور سوائے کھانے کے غذا کے جسے کہ وہ کھاتا تھا کسی اور چیز
سے تعلق نہ رکھا- یوسف بہت خوبصورت اور دیکھنے میں بہت اچھّا تھا-

یوسف فوطیفار کی بیوی کو انکار کردیا

۷ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ یوسف کے مالک کی بیوی نے
یوسف پر نگاہ ڈالی اور کہی، "آؤ اور میرے ساتھ ہم بستری کرو-"
۸ لیکن یوسف نے اس بات سے انکار کیا- اور اُس نے اُس سے کہا کہ
میرا مالک تو گھر کی ساری ذمّہ داریاں میرے سر دے کر خُود بے فکر ہوگیا
ہے- ۹ میرا مالک تو اپنے گھر کی تمام تر ذمّہ داریاں مجھے سونپ دینے کے
باوجود اپنی عزیز اور چہیتی بیوی تجھے میرے حوالے نہیں کیا ہے- اور
جواب دیا کہ ایسی صورت میں ایسا بڑا گناہ کرکے میں خُدا کو کیسے ناراض
کروں-

۱۰ وہ عورت روزانہ اسے تنگ کرنے لگی- لیکن یوسف اس سے ہم
بستری کرنے سے انکار کرتے رہا- ۱۱ ایک دن یوسف اپنے کسی کام
سے گھر میں چلا گیا- اس وقت وہ گھر میں صرف وہی ایک اکیلا آدمی تھا-
۱۲ اُس کے مالک کی بیوی اُس کے جُبّہ کو پکڑلی اور کہنے لگی کہ آجا اور
میرے ساتھ ہم بستری کر- فوراً یوسف اپنے جُبّہ کو وہیں پر چھوڑ کر بھاگ
گیا-

۱۳ جب اس عورت نے دیکھا کہ یوسف اپنا جُبّہ اسکے ہاتھ میں
چھوڑ کر گھر سے باہر گیا تو ۱۴ وہ گھر کے باہر جو نوکر تھے اُن کو بُلوائی، اور
کہی، "دیکھو ہمیں ذلیل و رُسوا کرنے کے لئے اِس عبرانی غلام کو یہاں لایا
گیا تھا- وہ میرے پاس مجھ سے ہم بستری کرنے آیا تھا لیکن میں زور زور
سے چیخ و پکار لگائی- ۱۵ میری چیخ و پکار سے خوف زدہ ہو کر وہ اپنے جُبّہ
ہی کو چھوڑ کر بھاگ گیا-"
۱۶ اُس نے اُس جُبّہ کو اپنے شوہر اور یوسف کا مالک فوطیفار کے
آنے تک رکھی تھی- ۱۷ جب اُس کا شوہر آیا تو، اُس نے اُسی طرح کہنے
لگی کہ تو نے جس عبرانی نوکر کو اپنے پاس رکھا ہے، اُس نے تو مُجھ پر جبراً
عزّت لوٹنے کے لئے حملہ کیا- ۱۸ اُس نے کہا کہ جیسے ہی میں زور زور سے
چلاّنے لگی تو وہ اپنے جُبّہ ہی کو چھوڑ کر بھاگ گیا-

یوسف کو قید کی سزا

۱۹ یوسف کا مالک اپنی بیوی کی باتیں سُن کر بہت غُصہ ہوا-
۲۰ بادشاہ کے دُشمنوں کی سزا کے لئے بنایا گیا ایک قید خانہ تھا- اس
لئے فوطیفار نے یوسف کو اُس قید خانے میں ڈلوادیا- اُس دن سے یوسف
وہیں پر رہا-
۲۱ لیکن خُداوند نے یوسف کے ساتھ رہ کر اُس کے ساتھ کرم
وعنایت کی- چند دن گذرنے کے بعد جیل کا داروغہ یوسف کو چاہنے لگا-
۲۲ اُس نے تمام قیدیوں کو یوسف کی تحویل میں دے دیا- وہاں پر جو
کُچھ بھی کرنا ہوتا یوسف ہی اُس کو کرواتا- ۲۳ محافظوں کا سردار نے
یوسف نے جو کیا تھا اس پر کُچھ بھی دھیان نہ دیا- خداوند یوسف کے ساتھ
اور اسکے سارے کاموں کو کامیابی سے کروارہا تھا-

یوسف نے دونوں خوابوں کی تعبیر بتائی

۴۰ پھر بعد فرعون کے دو نوکر فرعون سے کسی معاملہ میں
مجرم ٹھہرے- ان دونوں میں سے ایک نانبائی تھا اور
دُوسرا ساقی تھا- ۲ فرعون اپنے سردار نانبائی اور سردار ساقی دونوں پر
ناراض ہوا- ۳اس لئے اُن دونوں کو بھی اسی قیدخانہ میں بھیج دیا جہاں
یوسف تھا- محافظوں کا سردار فوطیفار قیدخانہ کا نگراں کار تھا- ۴ قیدخانہ کا
نگراں کار ان دونوں مجرموں کو یوسف کے حوالے کیا تھا- چند دنوں کے
لئے وہ دونوں بھی قیدخانے میں تھے- ۵ ایک رات اُن دونوں قیدیوں کو
یعنی سردار نانبائی کو اور سردار ساقی کو ایک ایک خواب ہوا- اور اُن
دونوں کے خواب کی اپنی اپنی الگ تعبیر تھی- ۶ دوسرے دن صبح
یوسف اُن کے پاس گیا- تو اُن دونوں کو فکرمند پایا- ۷ یوسف نے کہا، "
کیا بات ہے کہ آج تُم دونوں ہی بہت فکرمند معلوم ہورہے ہو؟"
۸ اُن دونوں نے کہا کہ ہم گذشتہ رات ایک ایک خواب دیکھے ہیں-
لیکن ہم نے جس خواب کو دیکھا ہے اُس کے معنی ہم ہی سمجھنے سے قاصر
ہیں- اور ہم سے کہا گیا کہ خواب کے معنی بتانے والے یا خواب کی تعبیر
بیان کرنے والا کوئی نہیں ہے- یوسف نے اُن سے کہا، "خُدا ہی ایک ہے
کہ جو خوابوں کے معنی جانتا ہے یا خوابوں کی تعبیر بیان کرتا ہے- اور کہا
کہ برائے مہربانی تُم اپنے خواب مُجھ سے بیان کرو-"

ساقی کا خواب

۹ تب سردار ساقی نے یوسف سے کہا، "میں نے اپنے خواب میں
انگور کی بیل دیکھا ہے- ۱۰ اور اُس بیل پر تین شاخیں تھیں- اُن
ٹہنیوں میں پھول نکلے- اور وہ پھول میوہ بنے- ۱۱ اور میں فرعون کا پیالہ

ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا اسطرح انگور لیا اور پیالے میں رس نچوڑ کر پیالہ
فرعون کو دیا۔"
۱۲ اِس پر یوسف نے کہا، "میں خواب کی تعبیر تُجھے بتاؤں گا۔ اُن
تینوں شاخوں سے مراد تین دِن ہیں۔ ۱۳ تین دنوں کے اندر فرعون
تُجھے معاف کرتے ہوئے پھر تجھے کام پر لے گا۔ اور تو پہلے کی طرح اُس
کا سردار ساقی بنا رہے گا۔ ۱۴ لیکن (دیکھ) کہ جب تو اطمینان سے رہے
تو مجھے یاد کرلینا اور میرے بارے میں فرعون سے ذکر کرنا اور میرے لِئے
قید سے چھُٹکارے کی راہ نکالنا۔ ۱۵ میں عبرانیوں کے ملک والا کہ مجھے
بعض لوگوں نے اغوا کرکے لایا ہے۔ لیکن یہاں پر بھی میں نے کسی قسم کی
غلطی نہیں کی ہے۔ جس کی وجہ سے کہا کہ مجھے قیدخانہ میں نہیں رہنا
چاہئے۔"

نانبائی کا خواب

۱۶ سردارساقی کے خواب کی تعبیر اچھّی ہونے کی وجہ سے
سردار نانبائی نے یوسف سے کہا کہ مجھے بھی ایک خواب ہوا ہے۔ میرے
خواب میں میرے سر پر تین ٹوکریاں تھیں۔ ۱۷ سب سے اوپر کے
ٹوکری میں بادشاہ کے لئے ہر قسم کے کھانے تھے، لیکن پرندے اُس غذا
کو ٹوکری سے کھا رہے تھے۔
۱۸ یوسف نے کہا، "خواب کی تعبیر میں تُجھے بتاؤں گا۔ تین
ٹوکریوں کے معنی تین دن ہوں گے۔ ۱۹ تین دنوں کے اندر بادشاہ تُجھے
قید سے چھُڑوا کر تیرے سر کو تن سے جُدا کروادے گا۔ اور تیرے جسم کو
کھمبے سے لٹکادے گا اور کہا کہ تیرے جسم کو پرندے کھاجائیں گے۔"

یوسف کا ذکر کرنا بھول گیا

۲۰ تیسرا دن آیا۔ اور وہ فرعون کی سالگرہ کا دن تھا۔ اور فرعون نے
اپنے تمام نوکروں کو ضیافت کا اہتمام کیا۔ ضیافت میں فرعون
نے سردار نانبائی کو اور سردار ساقی کو قید سے رہا کردیا۔ ۲۱ فرعون نے
سردارساقی کو دوبارہ اُسی کام کے لئے مُنتخب کیا۔ اور وہ شراب کے
پیالے کو فرعون کے ہاتھ میں دینے والا بن گیا۔ ۲۲ اور فرعون
نے سردار نانبائی کو پھانسی پر لٹکوادیا۔ یوسف کے کہنے کے مُطابق ہر بات
سچ ہوئی۔ ۲۳ لیکن ساقی نے یوسف کی مدد کرنے کو بھول گیا اور یوسف
کے بارے میں فرعون سے کُچھ نہ کہا۔

فرعون کے خواب

۴۱ دوسال گذر جانے کے بعد فرعون کو ایک خواب ہوا۔
فرعون خواب میں دریائے نیل کے کنارے پر کھڑا
ہے۔ ۲ تب فربہ اور اچھّی قسم کی سات گائیں دریا میں سے نکل کر گھاس
چر رہی تھیں۔ ۳ تب پھر دُبلی اور بدصورت و بھدّی سات گائیں دریا میں
سے نکل کر اُن سات اچھّی گائیوں کے بغل میں کھڑی ہوگئیں۔ ۴ وہ سات
جو بدصورت بھدّی گائے تھیں دوسری سات اچھّی و فربہ گائیں کو
کھا گئیں۔ تب فرعون خواب سے بیدار ہوا۔
۵ فرعون پھر دوبارہ سو گیا۔ تب اُسے پھر دوسرا خواب ہوا۔ اسنے
ایک ہی پودے پر اناج کی سات بالیاں دیکھا۔ اناج کی وہ بالیاں عمدہ اور
دانہ سے بھرا ہوا تھا۔ ۶ پھر اسنے اسی پودے پر اناج کی سات اور بالیاں
نکلتے ہوئے دیکھا۔ وہ بالیاں خشک ہوا کی وجہ سے پتلی اور سوکھی ہوئی تھی۔
۷ وہ جو سوکھی ہوئی بالیاں تھیں وہ تازہ و طاقتور بالیوں کو کھا گئیں۔ جب
فرعون نیند سے بیدار ہوا تو سمجھ گیا کہ یہ تو صرف ایک خواب ہی ہے۔
۸ دوسرے دن صبح ان خوابوں کے بارے میں بہت ہی فکر مندی کے
ساتھ تمام جادوگروں اور سب عقلمندوں و عالموں کو بُلوایا اور اُن کے سامنے
خواب سُنایا۔ مگر اُن میں سے کسی کے لئے خواب کی تعبیر بیان کرنا ممکن نہ
ہوسکا۔

ساقی کا یوسف کے بارے میں فرعون سے ذکر کرنا

۹ تب سردارساقی فرعون سے کہا کہ جو بات میرے ساتھ پیش آئی
تھی وہ مجھے یاد آتی ہے۔ ۱۰ تُم مُجھ پر اور سردار نانبائی کے اُوپر غصّہ ہو کر
ہم کو قید خانے میں ڈلوادیئے تھے۔ ۱۱ ایک رات ہم دونوں کو خواب
ہوا تھا۔ اور اُن خوابوں کی الگ الگ تعبیر تھی۔ ۱۲ ہمارے ساتھ ایک
عبرانی نوجوان تھا۔ وہ محافظین کے نگراں کار کا نوکر تھا۔ ہم نے اُس
سے اپنے خواب سُنائے۔ اُس نے ہم سے وضاحت کرکے ہمارے خوابوں
کی تعبیر بتایا۔ ۱۳ اُس کے بتائے ہوئے معنوں کے مطابق مُجھ پر وہ
بات صادق آئی۔ پہلے کا منصب بھی ملا۔ اور کہا کہ سردار نانبائی کے بارے
میں کھنے کے مطابق اُسے موت کی سزا ہوئی۔

خوابوں کی تعبیر بیان کرنے کے لئے یوسف کو بُلایا گیا

۱۴ تب فرعون نے یوسف کو قید خانے سے بُلوایا۔ یوسف
حجامت بنوا کر صاف سُتھرے کپڑے پہنے اور فرعون کے سامنے جا کر حاضر
ہوا۔ ۱۵ فرعون نے یوسف سے کہا کہ مجھے ایک خواب ہوا ہے۔ لیکن
یہاں اُس کی کوئی تعبیر بتانے والا نہیں ہے۔ اور تو خوابوں کی تعبیر
بتاسکتا ہے میں نے تیرے بارے میں یہ بات سُنا ہے۔
۱۶ یوسف نے کہا، "میں نہیں، لیکن ہاں خدا تمہارے سوال کا
جواب دے سکتا ہے۔"

۱۷ تب فرعون نے یوسف سے کہا کہ میرے خواب میں ، میں
دریائے نیل کے کنارے کھڑا ہوں۔ ۱۸ فربہ اور موٹی سات گائے دریا
سے باہر آکر گھاس چر رہی تھیں۔ ۱۹ تب دُبلی اور بھدّی سات گائے دریا
میں سے آکر کھڑی ہوگئیں۔ ویسی دُبلی گائیوں کو میں نے مصر میں کبھی
نہیں دیکھا۔ ۲۰ وہ دُبلی گائیں پہلے آئی ہوئی اچھی سات گائیوں کو
کھا گئیں۔ ۲۱ وہ سات گائیوں کو کھانے کے باوجود بھی ایسا لگتا ہے کہ وہ
کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔ اور وہ پہلے کی طرح ہی دُبلی اور بھدّی تھی۔ تب
میں خواب سے بیدار ہوا۔
۲۲ "اور میرا دوسرا خواب اِسطرح ہے۔ ایک ہی پودے ایک ہی
ڈنٹھل میں اچھی اور موٹی سات بالیاں نکلیں۔ ۲۳ تب اُسی پودے میں
اُوپر سے گرم ہوا چلنے پر سوکھی ہوئی سات بالیاں نکلیں۔ ۲۴ سوکھی ہوئی
بالیاں اُن اچھی بھری ہوئی موٹی سات بالیوں کو کھا گئیں۔
"میں نے ان خوابوں کو جادوگروں اور دانشمندوں کو سنایا۔ لیکن اُن
میں سے کسی سے اِن خوابوں کی تعبیر سُنانا ناممکن نہ ہوسکا۔"

یوسف کا خوابوں کی وضاحت کرنا

۲۵ تب یوسف نے فرعون سے کہا کہ اُن دونوں خوابوں کی تعبیر
ایک ہی ہے۔ خدا تم سے کہہ رہا ہے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ ۲۶ اچھی
سات گائیں ہی سات اچھے سال ہیں۔ اور اچھی سات بالیوں سے مراد ہی
سات اچھے سال ہیں۔ اور دونوں خواب کی ایک ہی تعبیر ہے۔ ۲۷ دُبلی
اور بھدّی سات گائیں اور سوکھی اور پتلی دانوں کی سات بالیاں، آئندہ ملک
کو پیش آنے والے سات سال کی قحط سالی ہے۔ یہ سات سال کی قحط سالی
اچھے اور خوشحال سال کے بعد آئیگا۔ ۲۸ اب خدا نے تجھے دکھادیا ہے کہ
خدا کیا کرنے والا ہے۔ میرے کہنے کے مطابق ہی بات پیش آئے گی۔
۲۹ تمہیں سات سال تک پیداوار سے بہترین فصل ملتے رہے گی۔ شہر
مصر کو کھانے کے لئے ضرورت سے زیاد غذا فراہم ہوگی۔ ۳۰ لیکن اُن
سات سال کے گذر جانے کے بعد پھر شہر میں سات سال تک قحط سالی
ہوگی۔ تب مصر کے باشندے پہلے اُگائے ہوئے سارے اناج کو بھول
جائیں گے۔ اور یہ قحط سالی ملک کو تباہ و برباد کردے گا۔ ۳۱ اور قحط سالی
اتنی بھیانک ہوگی کہ لوگ سات خوشحال سال کو بھول جائینگے۔
۳۲ "تم نے ایک ہی خواب دوبارہ دیکھا تھا۔ یقیناً خدا نے اسے
کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ۳۳ اِس وجہ سے آپ ایک بہت ہی دانا اور
عقلمند آدمی کو منتخب کر کے ملک مصر پر اسکو ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے مقرر
کریں۔ ۳۴ اِس کے علاوہ آپ لوگوں سے اناج کا ذخیرہ کرنے کے
لئے ذخیرہ اندوزوں کو مقرر کرکے اچھے سات سال میں ہر ایک کسان سے
پیداوار کا پانچواں حصّہ بشکل مالگزاری وصول کرنا ہوگا۔ ۳۵ ان آدمیوں کو
اناج گوداموں میں ہوشیاری سے جمع کر لینا چاہئے۔" ۳۶ اور کہا کہ
ذخیروں میں وافر مقدار میں اناج ہونے کی وجہ سے مصر کے باشندوں کو قحط
سالی کے سات سال میں بھی بھوکوں مرنے کی نوبت نہ آئے گی۔"
۳۷ یہ بات فرعون کو اور اُس کے تمام نوکروں کو بھلی معلوم ہوئی۔
۳۸ فرعون نے اپنے نوکروں سے کہا کہ کیا اس ذمّہ داری کو یوسف سے
بڑھ کر کوئی نبھا سکتا ہے؟ اور خدائی رُوح بھی اُس کے ساتھ ہے۔
۳۹ فرعون نے یوسف سے کہا کہ خُدا نے تُجھے یہ ساری باتیں بتایا
ہے، جس کی وجہ سے تُجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا عقلمند اور دانا و فریس ہے
ہی نہیں۔ ۴۰ جس کی وجہ سے میں تُجھے ملک کا حاکم اعلیٰ مقرر کرتا ہوں۔
اور کہا کہ لوگ تیرے احکامات کی تابعداری کریں گے۔ اور اس ملک میں
تیرے لئے میں تنہا مختار کُل رہوں گا۔
۴۱ فرعون نے یوسف سے کہا کہ میں تُجھے ملک مصر کے لئے حاکم
اعلیٰ کی حیثیت سے نامزد کرتا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے ۴۲ انہوں نے اپنی مہر
کی انگوٹھی کو اپنی انگلی سے نکالا اور اسے یوسف کو پہنا دیا۔ اور
اسے بہترین کتانی جُبّہ بھی پہننے کے لئے دیا اور اسکے گلے میں سونے کا ہار
ڈالا۔ ۴۳ اور فرعون نے یوسف کو دوسری شاہی سواری دورے کرنے
کے لئے دیدیا۔ خصوصی محافظین اُس کے رتھ کے سامنے چلتے ہوئے یہ اعلان
کررہے تھے کہ اے لوگو! اپنی جبین نیاز کو جُھکاؤ اور یوسف کو سلام بجا لاؤ۔
اِس طرح یوسف تمام ملک مصر کے لئے حاکم اعلیٰ بن گیا۔
۴۴ فرعون نے اُس سے کہا، "میں بادشاہ فرعون ہوں۔ اسلئے میں وہی
کروں گا جو مجھے پسند ہے۔ لیکن تیری اجازت کے بغیر مصر کا کوئی بھی آدمی
اپنی خواہش کے مطابق کچھ نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی ایک قدم آگے بڑھا
سکتا ہے۔"
۴۵ فرعون نے یوسف کو صِفنات فعنیح * کا نام دیا۔ اِس کے علاوہ
فرعون نے یوسف کو آسناتھ کے ساتھ شادی کروادیا۔ اور وہ اَون شہر
کے کاہن فوطیفرع کی بیٹی تھی۔ تب پھر یوسف پورے ملک مصر کا دور
کرنے لگا۔
۴۶ یوسف جب مصر کے بادشاہ کے پاس خدمت پر مامور تھا تو وہ
تیس برس کی عمر کا تھا۔ اور یوسف پورے ملک مصر میں دورے کرنے
لگا۔ ۴۷ خوشحالی کے سات سالوں میں ملک میں فصل کی پیداوار وغیرہ
بہت اچھی ہونے لگی۔ ۴۸ سرزمین مصر میں یوسف اُن سات سالوں کے

صفنات فعنیح مصر کا یہ نام عام طور پر "زندگی پرور" کے معنی دیتا ہے۔ اور
عبرانی زبان میں اس لفظ کے معنی "راز کی باتوں کو کھولنے والا" ہوتا ہے۔

دور میں اناج جمع کیااور گوداموں میں رکھوایا۔ ہر شہر میں اسنے سارے
کھیتوں سے اناج جمع کیا اور ان اناجوں کو ان شہروں میں رکھوایا۔
۴۹ یوسف نے بہت سارا اناج جمع کرلیا تھاایسالگ رہا تھا جیسے سمندر کے
کنارے ریت کا ڈھیر ہو۔ اسنے اتنا اناج جمع کیا تھا کہ اسے ناپنا مشکل تھا۔
۵۰ یوسف کی بیوی آسناتھ تھی۔ اور وہ شہر اُون کے کاہن فوطیفرع
کی بیٹی تھی۔ اور قحط سالی کا پہلا سال آنے سے پہلے ہی یوسف کو (اُس کی
بیوی آسناتھ) سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ۵۱ جب پہلا بچّہ پیدا ہوا تو یوسف
نے کہا کہ خُدا نے میری ایسی مدد کی کہ میں ساری تکالیف کو اوراپنے ماں
باپ کے گھر والوں کو بھول گیا۔ یہ کہہ کر یوسف نے اُس بچّہ کا نام "منسّی"
رکھا۔ ۵۲ جب دوسرا بیٹا پیدا ہوا تو یوسف نے کہا کہ خُدا نے مجھے اُس
ملک میں کامیاب کیا جس ملک میں میں بہت تکلیف اور پریشانی میں گھِرا
ہوا تھا۔ اسلئے اُس نے اُس لڑکے کا نام "اِفرائیم" رکھا۔

قحط سالی کا آغاز

۵۳ مصر میں خوشحالی کے سات سال گذرنے کے بعد ۵۴ یوسف
کے کہنے کے مطابق قحط سالی کے سات سال کا آغاز ہوا۔ قحط سالی اطراف و
اکناف کے تمام علاقوں میں پھیل گئی۔ البتہ صرف مصر میں غذا فراہم
تھی۔ ۵۵ جب قحط سالی کا آغاز ہوا تو لوگ غذا کے لئے فرعون سے منت
کرنے لگے۔ فرعون نے مصر کے شہریوں سے کہا کہ یوسف سے پوچھو۔
اوراُس کی ہدایت کے مطابق کام کرو۔
۵۶ اب قحط سالی ساری زمین میں پھیل گئی تھی اسلئے یوسف نے
گوداموں کو کھلوایااور مصریوں کواناج فروخت کیا۔ مصر کے سرزمین میں
قحط سالی بہت سخت تھی۔ ۵۷ دُنیا بھر میں سخت قحط سالی پھیلی ہوئی
تھی۔ اسلئے تمام ممالک کے لوگ اناج خریدنے کے لئے مصر کو آئے۔

خواب حقیقت بن گئے

۴۲ مصر میں اناج اور دال دانہ کی وافر مقدار میں موجودگی کو
کنعان میں یعقوب نے جان لیا۔ اِس لئے یعقوب نے
اپنے بیٹوں سے کہا کہ ہم یہاں کُچھ کرے بغیر چُپ کیوں بیٹھے رہیں؟
۲ میں نے سنا ہے کہ مصر میں اناج موجود ہے۔ وہاں جاؤ اور ہملوگوں کے لئے
کچھ اناج خرید لو۔ جب تو ہم مرنے سے بچ جائیں گے۔
۳ جس کی وجہ سے یوسف کے دس بھائی اناج کی خریدی کے لئے مصر
کو چلے گئے۔ ۴ یعقوب نے بنؔیمین کو نہیں بھیجا (بنؔیمین یوسف کا بھائی
تھا) بنؔیمین کو کسی بھی قسم کے ضرر اور خطرہ کا یعقوب کو ڈر تھا۔
۵ کنعان میں خوف ناک قسم کی قحط سالی پھیلی ہوئی تھی۔ اِس وجہ سے
کئی لوگ اناج خریدنے کے لئے کنعان سے مصر کو چلے گئے۔ اسرائیل کے
دیگر بیٹے بھی اُن کے ساتھ چلے گئے۔ ۶ چونکہ یوسف مصر کا صوبہ دار تھا
اس وجہ سے اُس کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے اناج کا خریدنا ممکن نہ
تھا۔ یوسف کے بھائی اُس کے سامنے آکر جھک گئے۔ ۷ یوسف نے اپنے
بھائیوں کو دیکھا اور انہیں پہچان لیا۔ اوراسنے اُن کے ساتھ سخت لہجہ میں
بات کیا۔ اس نے انلوگوں سے پوچھا، "تُم سب کہاں سے آرہے ہو؟
اور انلوگوں نے جواب دیا، "ہم اناج خریدنے کے لئے سرزمین کنعان
سے آئے ہیں۔" ۸ یوسف اپنے بھائیوں کو پہچان لیا لیکن اس کے
بھائیوں نے یوسف کو نہ پہچانا۔

یوسف اپنے بھائیوں کو جاسوس کہا

۹ تب یوسف نے اپنے بڑے بھائیوں کے بارے میں دیکھے ہوئے
خوابوں کو یاد کرکے اُن سے کہا، "تم جاسوس ہو۔ تُم ہمارے ملک کے
اندرونی کمزوریوں کو جاننے کے لئے آئے ہو۔"
۱۰ بھائیوں نے اُس سے کہا، "نہیں ہمارے آقا تیرے خادم اناج
خریدنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ۱۱ ہم سب بھائی ہیں۔ اور ہم سب کا
ایک باپ ہے۔ ہملوگ ایماندار آدمی ہیں۔ اور ہم جاسوس نہیں ہیں۔"
۱۲ یوسف نے اُن سے کہا کہ نہیں بلکہ ہماری اندر کی کمزوریوں
سے واقف ہونے کے لئے تم آئے ہو۔
۱۳ اس پر اُنہوں نے کہا، "نہیں! بلکہ ہم سب آپس میں بھائی ہیں۔
اور ہمارے خاندان میں ہملوگ بارہ بھائی ہیں۔ اور ہم سب کا ایک ہی باپ
ہے۔ اور ہمارا چھوٹا بھائی تو ہمارے باپ کے ساتھ گھر پر ہی ہے۔ اور ہم
بھائیوں میں سے ایک مر گیا ہے۔ ہم تو تُمہارے خادم ہیں اور کنعان ملک
سے آئے ہیں۔"
۱۴ یوسف نے اُن سے کہا کہ نہیں بلکہ میرے اندازے کے مطابق
تو تم جاسوس ہو۔ ۱۵ اگر تُمہارا کہنا سچ ہے تو تُمہارے چھوٹے بھائی کو
چاہئے کہ وہ یہاں آئے۔ ورنہ فرعون کی جان کی قسم تب تک تُم یہاں سے
جا نہیں سکتے۔ ۱۶ اِس لئے تُم میں سے ایک واپس جا کر تُمہارے چھوٹے
بھائی کو یہاں بُلانا ہوگا۔ جب تک بقایا سب کو یہاں پر قید میں رہنا ہوگا۔
تُمہارا کہنا سچ ہے یا جھوٹ اُس وقت مجھے معلوم ہوگا۔ اور کہا کہ میں تو یہ
سمجھتا ہوں کہ تُم تو جاسوس ہی ہو۔ ۱۷ پھر یوسف نے اُن سب کو تین
دن کے لئے قید خانے میں ڈلوادیا۔

شمعون کو یرغمال رکھا گیا

۱۸ تین دن گذر جانے کے بعد یوسف نے ان سے کہا، "میں خدا کی

تعظیم کرتا ہوں۔ اگر تُم اسے کروگے تو میں تمہیں جینے دونگا۔ ۱۹ اگر تُم
سیدھے سادے اور بھولے بھالے ہو تو میں تُم میں سے ایک بھائی کو قید
خانے میں رکھتا ہوں اور باقی سب اپنے لوگوں کے لئے اناج لے جاسکتے ہو۔
۲۰ اور کہا کہ اگر تُم نے اپنے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لایا تو میں
سمجھوں گا کہ، تُم جو کہتے ہو وہ سچ ہے۔“
بھائیوں نے اس بات کو منظور کرلیا۔ ۲۱ وہ آپس میں ایک
دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے اپنے بھائی یوسف کے ساتھ جو بدسلوکی
کی اُس کی سزا ہم بُھگت رہے ہیں۔ اپنی جان کے خطرے میں وہ مُبتلا تھا اور
اُس نے خود کو بچانے کے لئے ہم سے منت کیا تب بھی ہم نے اُس کی
اُس گذارش کو رد کردیا۔ اور یہ کہنے لگے کہ اسی وجہ سے اب ہم بھی اپنی
جان کے خطرے سے دوچار ہیں۔
۲۲ تب روبن نے اُن سے کہا کہ میں نے تُم سے کہا تھا کہ تُم اس
بچّے کو ضرر نہ پہنچاؤ لیکن میری اس بات کو تُم نے نہ سُنا اور کہا کہ اسی وجہ
سے اب ہم اُسکی موت پر مناسب سزا پارہے ہیں۔
۲۳ یوسف اپنے بھائیوں کے ساتھ بیچ میں ایک ترجمان کے ذریعہ
باتیں کررہا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ تمام بھائی یہ نہیں جان سکا کہ ہم لوگ جو
کہہ رہے ہیں وہ سمجھ سکتا ہے۔ ۲۴ اسلئے وہ انلوگوں کے پاس تھوڑا اور
آگے گیا اور رویا۔ تب وہ واپس آیا اور انکی نظروں کے سامنے شمعون کو
قیدی بنایا۔ ۲۵ تب یوسف نے اپنے نوکروں سے کہا کہ اُن کے تھیلوں
کو اناج سے بھردو۔ اِس اناج کے لئے بھائیوں نے پیسوں کی شکل میں
قیمت دینے کے باوجود یوسف نے اُس قیمت کو قبول نہ کیا۔ اور اُس نے
اُس رقم کو ان کے اناج کے تھیلوں ہی میں رکھوادیا۔ اور سفر کے لئے اُن
کو حسبِ ضرورت اشیاء بھی فراہم کیا۔
۲۶ بھائیوں نے اناج کو گدھوں پر لاد کر وہاں سے چل دیئے۔
۲۷ اُس رات بھائیوں نے ایک انجان جگہ پر قیام کیا۔ بھائیوں میں سے
ایک نے گدھے کے لئے تھوڑا اناج نکالنے کے لئے اپنے تھیلے کو کھولا تو
اناج کی ادا کی ہوئی رقم تھیلہ میں ہے۔ ۲۸ اُس نے اپنے دیگر بھائیوں
سے کہا کہ دیکھو! میں نے اناج کی جو قیمت ادا کی تھی وہ یہیں پر ہے۔ اور
کہا کہ کسی نے اُس رقم کو پھر دوبارہ میرے تھیلے ہی میں رکھ دیا ہے۔
بھائیوں کو بہت خوف محسوس ہوا۔ اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے
کہنے لگے کہ آخر خُدا ہم سے کیا کررہا ہے؟

بھائیوں نے یعقوب سے تفصیلات سُنائے

۲۹ تمام بھائی کنعان میں مقیم اپنے باپ یعقوب کے پاس آئے۔
پیش آئے ہوئے سارے واقعات کو یعقوب سے کہے۔ ۳۰ اُس ملک کا
حاکم اعلیٰ ہم کو جاسوس سمجھ کر ہم سے سخت لہجہ میں بات کیا۔ ۳۱ ہم
نے اُس سے کہا کہ ہم سیدھے سادے اور صاف گو ہیں اور ہم جاسوس نہیں
ہیں۔ ۳۲ ہم لوگ آپس میں بارہ بھائی ہیں۔ اور ہم سب کا ایک ہی باپ
ہے یہ بات ہم نے اُس سے بتائی ہے۔ اور ہم نے اُس سے یہ بھی بتایا تھا
کہ ہمارا ایک بھائی پہلے ہی مر گیا ہے۔ اور ہمارا چھوٹا بھائی ملک کنعان
میں ہمارے گھر میں ہے۔
۳۳ ”تب اُس ملک کے حاکم اعلیٰ نے ہم سے کہا کہ اگر تُم اپنے آپ
کو سیدھے سادے ثابت کرنا چاہتے ہو تو تُمہارے بھائیوں میں سے ایک
کو یہاں میرے پاس چھوڑدو اور تُم اپنے خاندان والوں کے لئے یہاں سے
اناج لے جاؤ۔ ۳۴ اُس کے بعد تُم اپنے چھوٹے بھائی کو میرے پاس بُلا
لاؤ۔ تب یہ معلوم ہوگا کہ تُم بھولے بھالے ہو یا جاسوس اگر تُم نے سچ کہا
تو تُمہارا بھائی تُمہارے حوالے کروں گا۔ اور کہا کہ ہمارے ملک میں
تُمہارے اناج خریدنے کے لئے کسی بھی قسم کی رکاوٹ و پابندی نہ
ہوگی۔“
۳۵ جب تمام بھائی اپنے تھیلوں سے اناج نکالنے کے لئے گئے تو ہر
بھائی کے تھیلے میں اپنی وہ رقم کہ جو اناج خریدنے جمع کروایا تھا موجود
دیکھ کر بہت ہی حیران و پریشان ہوئے۔
۳۶ یعقوب نے اُن سے کہا کہ کیا تُمہاری یہ تمنّا و خواہش کہ میں
اپنے تمام بچّوں کو کھو بیٹھوں؟ یوسف تو رہا نہیں۔ اور شمعون بھی نہ رہا۔
اور کہا کہ اب بنیمین کو بھی لے جانا چاہتے ہو۔
۳۷ روبن نے اپنے باپ سے کہا کہ ”ابّا“ اگر میں بنیمین کو ساتھ
لے جاؤں تو تُو میرے دونوں بیٹوں کو مار ڈال، اور میری بات پر بھروسہ
کر اور یقین جان کہ میں بنیمین کو تیرے پاس بُلالاؤں گا۔
۳۸ یعقوب نے کہا، ”میں تو بنیمین کو تُمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا۔
اُس کا ایک بھائی تو پہلے ہی مر گیا ہے۔ اور صرف یہی ایک رہ گیا ہے۔ اور
کہا اگر اسکے ساتھ مصر کے سفر کے دوران کسی قسم کا حادثہ پیش آیا تو مُجھ
جیسے مُعمّر و عمر رسیدہ آدمی کو جیتے جی ہی غم سے قبر میں جانا ہوگا۔“

یعقوب کا بنیمین کو مصر بھیجنے سے اتفاق

۴۳ قحط سالی ملک میں شدّت سے پھیلی ہوئی تھی۔ ۲ وہ مصر
سے جو اناج لائے تھے وہ کھا چکے۔ جب اناج ختم ہوا تو
یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ مصر کو دوبارہ جاؤ اور ہمارے کھانے کے
لئے اناج خرید لاؤ۔
۳ یہوداہ نے یعقوب سے کہا کہ اُس ملک کے حاکم اعلیٰ نے ہمیں
تاکید کی ہے۔ اور کہا ہے، ’اگر تُم نے اپنے بھائی کو میرے پاس نہ لایا تو

تمہیں مجھ سے ملنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ۴ اگر تو نے ہمارے ساتھ بنیمین
کو بھیجا تو (ایسی صورت) میں ہم اناج خرید کر لائیں گے۔ ۵ اگر تُو نے
بنیمین کو ہمارے ساتھ نہ بھیجا تو ہم بھی نہ جائیں گے۔ اور کہا کہ اُس
شخص نے ہمیں ہدایت دی ہے کہ تُم بنیمین کے بغیر نہ آنا۔
۶ اِسرائیل (یعقوب) نے کہا کہ تم نے اُس شخص کو یہ کیوں بتایا کہ
ہمارا ایک اور بھی بھائی ہے۔ تُم نے میرے ساتھ اس قسم کی بددیانتی
کیوں کی؟
۷ بھائیوں نے کہا کہ اُس شخص نے ہمارے بارے میں اور ہمارے
خاندان کے بارے میں جاننے کے لئے بہت ہی باریک سوالات کیا ہے۔
اُس نے ہم سے یہ دریافت کیا کہ کیا تُمہارا باپ اب بھی زندہ ہے؟ کیا
تُمہارے گھر میں تُمہارا ایک اور بھی بھائی ہے؟ ہم تو صرف اُس کے
سوالات کے جوابات دیئے۔ ہم کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ ہم سے یہ کہے گا
کہ تُم اپنے چھوٹے بھائی کو میرے پاس بُلالاؤ۔
۸ تب یہوداہ نے اپنے باپ اِسرائیل سے کہا کہ میرے ساتھ بنیمین
کو بھیج دے اور میں اُسکی پوری نگرانی کروں گا۔ چونکہ مجھے مصر جا کر اناج لانا
ہے۔ ورنہ ہم بھوکے مرجائیں گے۔ اور ہمارے بچّے بھی مرجائیں گے۔
۹ اور اُس کی ہر قسم کا ذمّہ دار رہوں گا۔ اگر میں اُس کو تیرے پاس دوبارہ
بُلا نہ لاؤں تُو مُجھ پر ہمیشہ ملامت کرنا۔ ۱۰ اور کہا کہ اگر تو پہلے ہی ہم کو
بھیجا ہوتا تو اب تک ہمیں دو مرتبہ اناج ملا ہوتا۔
۱۱ اس بات پر اُن کے باپ یعقوب نے کہا کہ اگر حقیقت میں یہ
سچ ہے تو، تُو اپنے ساتھ بنیمین کو لے جا۔ اور حاکم اعلیٰ کے لئے ہمارے
پاس کے کُچھ عمدہ قسم کے تحفے جو ہمارے ملک کی پیداوار ہیں لیتے جانا جن
میں شہد، اخروٹ، بادام اور دودھ کی چیز، اور خوشبودار گوند وغیرہ۔
۱۲ اِس مرتبہ دو گنا رقم تُم اپنے ساتھ لے جانا۔ پچھلی مرتبہ جو رقم واپس
لوٹا دی گئی تھی اُس کو بھی ساتھ لے جانا۔ ہوسکتا ہے کہ حاکم اعلیٰ سے اُس
سلسلہ میں غلطی ہوئی ہو۔ ۱۳ بنیمین کو ساتھ لیتے ہوئے اُس شخص کے
پاس پھر دوبارہ جاؤ۔ ۱۴ جب تُم حاکم اعلیٰ کے پاس کھڑے رہو تو خدا
قادر مطلق تُمہاری مدد کرنے کے لئے میں دُعا کروں گا۔ بنیمین کو اور شمعون
کو واپس کرنے کے لئے اور تو بحفاظت تمام واپس لوٹنے کے لئے میں خُدا
سے دُعا کروں گا۔ اور کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو میں میرے بیٹے کو کھودے کر
پھر دوبارہ رنج و غم میں ڈوب جاؤں گا۔
۱۵ اسلئے بھائیوں نے حاکم اعلیٰ کو تحفے دینے کے لئے وہ سب کُچھ جمع
کرلئے۔ پہلی مرتبہ وہ جتنی رقم لے گئے تھے اُس سے دو گنا رقم پھر دوبارہ
لے لئے۔ اور بنیمین کو بھی ساتھ لیا اور مصر کو چلے گئے۔ جب وہ وہاں
پہنچے تو وہ یوسف سے ملے۔

یوسف نے بھائیوں کو گھر پر مدعو کیا

۱۶ بنیمین کو بھائیوں کے ساتھ رہتے ہوئے دیکھ کر یوسف نے
اپنے نوکروں سے کہا کہ ان لوگوں کو میرے گھر میں لے جاؤ۔ اور ایک
جانور ذبح کرواور اسے پکاؤ۔ یہ لوگ دوپہر میں میرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔
۱۷ جیسے ہی اسنے کہا اسکا نوکر انکے بھائیوں کو گھر میں بُلالے گیا۔
۱۸ تب بھائیوں کو خوف لاحق ہوا۔ وہ آپس میں باتیں کرنے لگے
کہ پچھلی دفعہ ہمارے تھیلوں کو، اور ان میں ڈالے گئے پیسوں کے بارے
میں اُنھوں نے ہمیں یہاں بُلا لایا ہے۔ اور ہمیں خطاکار سمجھ کر ہمارے
گدھوں کو پکڑلیں گے۔ اور ہمیں ادنیٰ قسم کے نوکر چاکر بنالیں گے۔
۱۹ اِس وجہ سے بھائیوں نے یوسف کے گھر کے مُنتظم نوکر کے
پاس جا کر گھر کے صدر دروازے کے نزدیک اُس سے بات چیت کئے۔
۲۰ اُنھوں نے کہا کہ اے ہمارے آقا! گذشتہ مرتبہ ہم اناج خریدنے کے
لئے آئے تھے۔ ۲۱-۲۲ جب ہم گھر جاتے ہوئے اپنے بوریوں کو
کھولا تو ہر بوریہ میں اناج کی ادا کردہ رقم پائی گئی۔ وہ رقم وہاں کیسے آئی
ہمیں معلوم نہ ہوسکا۔ اُس رقم کو ہم حوالے کرنے کے لئے ساتھ لائے
ہیں۔ اور کہا کہ اِس مرتبہ ہم جس اناج کو خریدنا چاہتے ہیں اُس کو ادا
کرنے کے لئے افزود رقم لائے ہیں۔
۲۳ اُس بات پر نوکر نے کہا کہ نہ تُم خوف زدہ ہو نہ فکر مند ہو۔ اس
لئے کہ تُمہارا خُدا اور تُمہارے باپ کا خُدا تُمہاری رقم کو بطور تحفہ تُمہارے
بوریوں میں رکھ دیا ہوگا۔ اور یہ بھی کہا کہ پچھلی مرتبہ تُم نے اناج کی خریدی
پر جو رقم ادا کی تھی وہ مجھے یاد ہے۔
تب پھر اُس نوکر نے شمعون کو قید خانے سے چُھڑا لایا۔ ۲۴ نوکر اُن
کو یوسف کے گھر میں بُلا لے گیا۔ اور اُن کو پانی دیا۔ اور وہ اپنے پاؤں
دھولئے۔ پھر بعد اُس نے اُن کے گدھوں کو بھی کھانا دیا۔
۲۵ تمام بھائیوں کو یوسف کے ساتھ کھانا کھانے کی بات معلوم
ہوئی۔ جس کی وجہ سے وہ اُسے پیش کرنے کے سارے تحفے دوپہر تک تیار
کرلئے۔ ۲۶ جب یوسف گھر کو آگیا تو بھائیوں نے جو تحفے اُس کے لئے
لائے تھے اُس کو پیش کردیئے۔ تب انہوں نے زمین تک جھک کر فرشی
سلام کیا۔
۲۷ یوسف نے اُن کی خیر و عافیت دریافت فرمائی۔ یوسف نے
پھر اُن سے پوچھا کہ تُم نے مُجھ سے کہا تھا کہ تُمہارا ایک ضعیف اور عمر
رسیدہ باپ ہے پوچھا کہ کیا وہ بخیر ہے؟ اور کیا وہ ابھی زندہ ہے؟
۲۸ بھائیوں نے اُسے جواب دیا، ”ہاں آقا، ہمارا باپ تو خیر و
عافیت سے ہے۔“ اور وہ ابھی زندہ ہے۔ پھر وہ یہ کہتے ہوئے یوسف کے
سامنے جھک گئے۔

یوسف نے اپنے بھائی بنیمین کو دیکھ لیا

۲۹ تب یوسف نے اپنے بھائی بنیمین کو دیکھ لیا (بنیمین اور
یوسف ایک ہی ماں کے بیٹے اور آپس میں دونوں حقیقی بھائی تھے) یوسف
نے اُن سے پوچھا کہ تُم نے مُجھ سے جو کہا تھا کہ تُمہارا وہ چھوٹا بھائی یہی
ہے؟ تب یوسف نے بنیمین سے کہا کہ بیٹے خُدا تیرا بھلا کرے۔

۳۰ یوسف چونکہ اپنے بھائی بنیمین کو بہت زیادہ چاہتا تھا جس کی
وجہ فرط محبّت سے اُس کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے اور وہ کمرے میں
جا کر آنکھوں سے آنسوں بہانے لگا۔(زارو قطار رونے لگا۔) ۳۱ پھر
یوسف اپنا چہرہ دھولیا۔ اور اپنے دِل کو تھام کر آیا اور حکم دیا کہ دستر خوان
پر کھانا چُنو۔

۳۲ یوسف تنہا آیا اور تنہا میز پر کھانا کھایا۔ اُس کے بھائی دوسرے
میز پر ایک ساتھ کھانا کھائے۔ مصر کے باشندے بھی الگ سے ایک میز پر
کھانا کھائے مصری لوگوں نے عبرانی لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا رسوائی
سمجھا۔ ۳۳ یوسف کے سب بھائی اسکے سامنے والے میز پر ترتیب وار
عمر کے لحاظ سے ایک کے بعد دوسرا یعنی بڑا سے چھوٹا کے مطابق بیٹھے
تھے۔ سب بھائی ایک دوسرے کو حیران ہو کر دیکھ رہے تھے۔
۳۴ خادم، یوسف کی میز سے کھانا اُٹھا کر اُن کو پہنچا رہے تھے۔ لیکن
خادموں نے بنیمین کو دوسروں کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ دیا۔ تمام
بھائی اِطمینان سے کھانا کھائے۔

یوسف کی تدبیر

۴۴ پھر یوسف نے اپنے نوکر کو حکم دیا کہ یہ لوگ جتنا اناج
لے جانا چاہیں اِن کے بوریوں میں بھر دیں اور ہر ایک
کی رقم بھی اُن ہی کے بوریوں میں رکھ دی جائے۔ ۲ چھوٹے بھائی کے
بوریہ میں بھی رقم کو رکھ دو۔ مزید حکم دیا کہ میرا جو مخصوص چاندی کا
پیالہ ہے اُس کو بھی اُس کے بوریہ میں رکھ دیا جائے۔ نوکر نے ہدایت
کے مُطابق ہی کر دیا۔

۳ دوسرے دن صبح بھائیوں کو اور اُن کے گدھوں کو اُن کے ملک
کو واپس بھیج دیا گیا۔ ۴ جب وہ لوگ ابھی شہر کے نزدیک ہی تھے تو
یوسف نے اپنے نوکر کو حکم دیا کہ جا اور اُن لوگوں کا تعاقب کر۔ اُن کو
روک دینا اور کہنا کہ ہم تو تُمہارے ہمدرد ٹھہرے۔ لیکن تُم نے ہمارے
ساتھ دغا کیوں کی؟ اور تُم نے میرے مالک کے چاندی کے پیالے کو کیوں
چُرا لایا؟ ۵ اِسطرح اُس نے اُن کو کہلوایا۔ کہ اِس پیالے میں تو میرا مالک
پیتا ہے۔ اور خُدا سے سوالات پوچھنے کے لئے وہ اس پیالے ہی کو استعمال
کرتا ہے۔ تُم نے اُس کا پیالہ چُرا کر بڑی غلطی کی۔ ۶ کہنے کے مُطابق نوکر
نے بھائیوں کا پیچھا کیا اور ان کو روک دیا۔ یوسف کے کہنے کے مطابق اُس
نے اُن سے کہا۔

۷ تب بھائیوں نے نوکر سے کہا کہ حاکم اعلیٰ اسطرح کیوں کہتا ہے؟
جبکہ ہم نے تو ایسی کوئی حرکت نہیں کی ہے۔ ۸ پہلے ہمارے بوریوں
میں جو رقم ملی تھی اُس رقم کو ہم ملک کنعان سے دوبارہ لا کر دیئے ہیں۔
اسطرح سے قطعی ہم نے تیرے مالک کا چاندی یا سونا نہیں چُرایا ہے۔
۹ اگر تُو چاندی کے اُن پیالے کو ہم میں سے جس کسی کے بھی بورا میں
پائے گا تو تُو اس بورا کے مالک کو مار سکتا ہے اور ہم سارے تمہارے غلام
ہو جائینگے۔

۱۰ نوکر نے کہا کہ ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ لیکن یہ کہ میں اُس کو
قتل تو نہ کروں گا البتہ جس کسی کے پاس وہ پیالہ مل جائے، تو اُس کو چاہئے
کہ وہ میرا نوکر بن کر رہے۔ اور کہا کہ دوسرے سب جا سکتے ہیں۔

تدبیر سے بنیمین پھنس گیا

۱۱ تب وہ عُجلت میں اپنے بوریوں کو زمین پر رکھکر کھول
دیا۔ ۱۲ نوکر نے اُن کے بوریوں کی جانچ بڑے بھائی کے بورا سے
شروع کی۔ اور چھوٹے بھائی پر جا کر ختم کیا۔ اسنے بنیمین کے بورا میں پیالہ
کو پایا۔ ۱۳ بھائیوں نے بہت ہی افسوس کے ساتھ اپنے کپڑوں کو پھاڑ
لیا، اور پھر اپنے بوروں کو گدھوں پر سوار کرکے شہر کو روانہ ہوئے۔

۱۴ یہوداہ اور اُس کے بھائی جب یوسف کے گھر کو واپس لوٹے تو
یوسف تب تک وہیں پر تھا۔ تمام بھائی زمین کی طرف اپنے سروں کو جُھکا
کر آداب بجالائے۔ ۱۵ یوسف نے اُن سے کہا کہ تُم نے ایسا کیوں کیا
ہے؟ کیا تُم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں فال دیکھ کر چھپی باتوں کو جان
لیتا ہوں۔

۱۶ یہوداہ نے کہا کہ اے آقا ہمیں تو کُچھ کہنا نہیں ہے۔ اور وضاحت
طلب کوئی بات نہیں ہے۔ اور ہمارے بے قصور ہونے کو ثابت کرنے
کے لئے کوئی راہ بھی نہیں ہے۔ ہم نے کوئی اور کام کیا ہے جس کی وجہ
سے خُدا نے ہم کو خطا کار ٹھہرایا ہے۔ اور اُس نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ ہم
سب اور بنیمین تیرے نوکر چاکر بن کر رہیں گے۔

۱۷ تب یوسف نے کہا کہ میں تُم سب کو نوکر کی حیثیت سے نہ
رکھوں گا۔ بلکہ صرف وہی خادم کی حیثیت سے رہے گا کہ جس نے میرا
پیالہ چُرایا ہے۔ اور کہا کہ بقایا تمام اپنے باپ کے پاس سکون و اطمینان
سے جا سکتے ہو۔

یہوداہ نے بنیمین کے بارے میں منت کی

۱۸ پھر یہوداہ نے یوسف کے پاس جا کر منت کرنے لگا کہ میرے
آقا مجھے برائے مہربانی وقت دیں کہ میں آپ کے ساتھ کھُلے دل سے بات
چیت کروں۔ اور اس بات کی بھی گذارش ہے کہ مُجھ پر غصّہ نہ ہوں۔
اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ فرعون کی مانند ہی ہوں گے۔ ۱۹ جب ہم پہلی
مرتبہ آئے تھے تو تُم نے ہم سے پوچھا تھا کہ کیا تُمہارا کوئی باپ یا بھائی
ہے؟ ۲۰ ہم نے تُم سے کہا تھا کہ ہمارا ایک باپ ہے اور وہ بھی ضعیف
و کمزور ہے۔ ہمارا ایک چھوٹا بھائی بھی ہے۔ وہ جب پیدا ہوا تو میرا باپ
بوڑھا تھا۔ اور سب سے چھوٹے بیٹے کا بھائی مر گیا ہے۔ اور اس ماں سے پیدا
ہونے والوں میں صرف یہ تنہا زندہ ہے۔ اور ہمارا باپ اُس سے بے حد
محبّت کرتا ہے۔ ۲۱ تب تُم نے ہم سے کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو تم اُس
بھائی کو میرے پاس بُلا لاؤ میں اُس کو دیکھوں گا۔ ۲۲ ہم نے تُم سے کہا
تھا کہ وہ نوجوان آ نہیں سکتا، اس لئے کہ وہ اپنے باپ کو چھوڑ کر نہیں
آیا۔ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ اپنے باپ کی نظروں سے دور ہوا تو وہ اس
کی جدائی کے غم میں مرجائے گا۔ ۲۳ لیکن تُم نے ہمیں تاکید کی کہ تُم
اُس چھوٹے بھائی کو ضرور ساتھ لیتے آنا۔ ورنہ میں تُم کو پھر دوبارہ اناج نہ
بیچوں گا۔ ۲۴ جس کی وجہ سے ہم اپنے باپ کے پاس واپس لوٹ گئے
اور وہ تمام باتیں اُس سے سُنائیں جو تُم نے بتائی تھی۔
۲۵ "تھوڑی دیر بعد، ہمارے باپ نے ہم سے کہا کہ دوبارہ جا کر
ہمارے لئے تھوڑا اناج خرید کر لاؤ۔ ۲۶ لیکن ہم نے اپنے باپ سے کہا تھا
کہ ہم ہمارے چھوٹے بھائی کے بغیر جا نہیں سکتے۔ اس لئے کہ حاکم اعلیٰ
نے ہم سے کہا ہے کہ جب تک وہ ہمارے چھوٹے بھائی کو دیکھ نہ لے
اناج نہیں بیچے گا۔ ۲۷ تب ہمارے باپ نے ہم سے کہا تھا کہ میری
بیوی راخل نے مجھے دو بیٹے دی ہے۔ ۲۸ جب میں نے ایک بیٹے کو بھیجا
تھا تو، وہ ایک درندے کے ذریعہ سے ہلاک ہوا تھا۔ اور میں آج تک اُسے
دیکھ نہ سکا۔ ۲۹ اُس نے ہم سے کہا کہ اگر تُم میرے پاس سے دوسرے
بیٹے کو لے گئے اور اِتفاق سے اُس کے ساتھ کوئی بُری بات پیش آئی تو میں
غم کو سہہ نہ سکوں گا اور میں غم سے مرجاؤں گا۔ ۳۰ ہمارے باپ کو تو
اس کے دیکھنے سے والہانہ محبّت ہوگی۔ اگر ہم کسی وجہ سے اس چھوٹے
بھائی کے بغیر ہی چلے جائیں۔ ۳۱ تو ہمارا باپ فوراً اُسی وقت مرجائے
گا۔ اور ہمارے باپ کے رنج و غم سے مرنے کی وجہ ہم بنیں گے۔
۳۲ "میں نے اس چھوٹے بیٹے کی ذمّہ داری کو اپنے سر لیا ہے۔
میں نے اپنے باپ سے یہ بھی کہا ہے کہ اگر میں اس کو ساتھ واپس نہ لاؤں تو
تُو زندگی بھر مجھے قصوروار ٹھہرانا۔ ۳۳ جس کی وجہ سے میں آپ سے اِس
بات کی منت کرتا ہوں کہ یہ نوجوان میرے دوسرے بھائیوں کے ساتھ
واپس لوٹ کر جائے۔ اور میں اس کی جگہ تیرے پاس نوکر کی حیثیت سے
رہ جاؤں گا۔ ۳۴ میرے ساتھ اگر یہ لڑکا نہ رہا تو میں میرے باپ کے
سامنے واپس نہ جاؤنگا۔ میں ایسی بُری باتیں اپنے باپ کے ساتھ نہیں کر سکتا
ہوں۔"

یوسف اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ کون ہے

۴۵ یوسف ضبط و برداشت سے باہر ہو گیا اور حکم دیا کہ یہاں
پر موجود سب لوگوں کو باہر بھیج دیا جائے۔ وہاں کے
سب لوگ (اُسی وقت) باہر چلے گئے۔ صرف تمام بھائی یوسف کے ساتھ
رہے۔ ۲ تب یوسف (درد بھرے انداز سے) چلاّ کر رونے لگا۔ فرعون کے
گھر میں موجود مصر کے تمام باشندے اس کو سُنے۔ ۳ یوسف نے اپنے
بھائیوں سے کہا کہ میں تُمہارا چھوٹا بھائی یوسف ہوں۔ اور پوچھا کہ کیا میرا
باپ بخیر و عافیت سے ہے؟ لیکن بھائیوں نے اُس کو کوئی جواب نہ دیا۔
اس لئے کہ اُن کو خوف پیدا ہوا تھا اور وہ ہکّا بکّا رہ گئے۔
۴ یوسف پھر اپنے بھائیوں سے منت کرنے لگا اور کہا، "میرے
قریب آجاؤ،" اسلئے تمام بھائی یوسف سے قریب ہوئے۔ یوسف نے اُن
سے کہا، "میں تُمہارا بھائی یوسف ہوں جسکو تُم نے اہل مصر کے ہاتھوں
بحیثیت غلام بیچ دیا تھا۔ وہ میں ہی ہوں۔ ۵ اب تُم فکر مت کرو۔ تُم نے
جو کُچھ کیا ہے اُس پر افسوس نہ کرو۔ اِس لئے کہ میرا یہاں آنا یہ تو خُدا کا
منشاء اور اُس کی تدبیر تھی۔ میں تُمہاری حفاظت کے لئے یہاں آیا ہوں۔
۶ اِس خوف ناک قحط سالی کا آغاز ہو کر صرف دو سال کا عرصہ تو ہو رہا ہے
مزید پانچ سال تک تو کوئی تخم ریزی بھی نہ ہوگی۔ اور نہ کوئی فصل کی کٹائی
ہوگی۔ ۷ جس کی وجہ سے اِس ملک میں اپنے بندوں کی دیکھ بھال کے
لئے خُدا نے تُم سے پہلے ہی مجھے بھیج دیا ہے۔ ۸ مجھے جو یہاں بھیجا گیا ہے
اُس میں تُمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ وہ تو خُدا کا منصوبہ تھا۔ خُدا نے مجھے
فرعون کا انتہائی اعلیٰ درجہ کا حاکم بنایا ہے۔ اور کہا کہ میں تو اُس کے گھر کا
اور مصر کا حاکم اعلیٰ بنایا گیا ہوں۔"

اِسرائیل کو مصر میں بُلایا گیا

۹ تب یوسف نے کہا کہ میرے باپ کے پاس جلدی جاؤ اور اُس
سے کہو کہ تیرا بیٹا یوسف نے اس پیغام کو بھیجا ہے۔

خُدا نے مُجھے تمام ملک مصر کے لئے حاکم اعلیٰ بنایا ہے۔ بِلا کسی
تاخیر کے میرے پاس آجا۔ ۱۰ تم جشن کے علاقہ میں میرے
ساتھ قیام کر سکتے ہو۔ تو تیرے بچّے تیرے پوتے اور تمام

چوپائیوں کے ساتھ یہاں پر سکونت اختیار کریگا۔ ۱۱ اگلے پانچ
سال قحط سالی کے زمانے میں تُمہاری رکھوالی و پاسبانی کروں گا۔
تب تو تجھے نہ ہی تیرے خاندان والوں کو غُربت و افلاس کا
احساس ہوگا۔ اِس طرح کہنے کے لئے اُس نے کہا۔
۱۲ یوسف نے اپنے بھائیوں سے بات کے سلسلے کو آگے بڑھایا اور
کہنے لگا کہ میں ہی یوسف ہونے کی بات اب تُمہیں معلوم ہوئی۔
اور تُمہارے بھائی بنیمین کو بھی یہ بات معلوم ہوئی۔ ۱۳ اسلئے
میرے باپ سے میری شان و شوکت میرا مرتبہ جو کہ مجھے مصر میں حاصل
ہے کے بارے میں اور وہ تمام چیزیں کہ جن کو تم نے یہاں دیکھا ہے
میرے باپ سے ذکر کرنا۔ یہ ساری باتیں میرے باپ سے کہنا اور اسکو
جتنا جلدی ممکن ہو سکے یہاں لانا۔ ۱۴ تب یوسف اپنے بھائی بنیمین سے
بغل گیر ہوا اور رونے لگا۔ اور ساتھ ہی بنیمین بھی رو پڑا۔ ۱۵ پھر یوسف
اپنے تمام بھائیوں کو پیار سے چوما اور رونے لگا۔ اِس کے بعد اُن بھائیوں
نے اُس کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوئے۔
۱۶ یوسف کے بھائیوں کا انکے پاس آنے کی بات فرعون کو اور اُس
کے اہل خاندان کو جب معلوم ہوئی تو سب کو بہت خوشی و مسّرت ہوئی۔
۱۷ جس کی وجہ سے فرعون نے یوسف سے کہا کہ تجھے جتنا اناج چاہئے
اُٹھالے اور ملک کنعان کو واپس لوٹ جا۔ ۱۸ اپنے باپ کو اور اپنے اہل
خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔ اور وہ یہاں کے کسی بھی علاقہ میں سکونت
اختیار کرے۔ اور وہ یہاں کی عمدہ قسم کی غذائیں کھا سکتے ہیں۔ ۱۹ وہ
ہمارے گاڑی کو لے کر ملک کنعان جائے اور تیرے باپ اور تمام
عورتیں اور بچّوں کو ساتھ لائے۔ ۲۰ اور ان کی جائیداد کے بارے میں
کسی قسم کی فکر نہ کریں۔ اور کہا کہ مصر میں ہمیں جو اعلیٰ درجہ کی چیزیں
میسر ہیں اُن کو دیں گے۔
۲۱ اسرائیل کے بچّوں نے ویسا ہی کیا۔ فرعون کے کہنے کے مطابق
یوسف نے انکو گاڑی اور سفر کے لئے کھانے بھی دیا۔ ۲۲ یوسف نے
اپنے ہر بھائی کو ایک ایک جوڑی عمدہ قسم کے کپڑے دیئے۔ لیکن
بنیمین کو تنہا عمدہ قسم کے پانچ جوڑے کپڑے اور تین سو چاندی کے
سکّے دیا۔ ۲۳ یوسف نے اپنے باپ کو مصر سے سب سے عمدہ قسم کی
چیزیں دس گدھوں پر لاد کر بھیجے۔ اور اپنے باپ کے واپس آنے کے سفر
کے لئے بہت سارا اناج اور دوسرے کھانے کی چیزیں دس گدھیوں پر لاد
کر بھیجا۔ ۲۴ جب وہ نکل رہے تھے تو یوسف نے اُن سے کہا کہ
سیدھے گھر جاؤ، اور راستہ میں مت جھگڑو۔
۲۵ اسلئے تمام بھائی مصر کو چھوڑ کر اپنے باپ کی سکونت پذیر جگہ
ملک کنعان کو چلے گئے۔ ۲۶ بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان
یوسف اب تک زندہ ہے۔ اور کہا کہ وہ سارے ملک مصر کا حاکم اعلیٰ ہے۔
اُن کے باپ کو حیرت ہوئی۔ اس نے اُن کی اس بات پر یقین نہ کیا۔
۲۷ لیکن یوسف نے اِن سے جو کُچھ کہا تھا بھائیوں نے وہ سب کُچھ اپنے
باپ سے کہہ دیا۔ یوسف کی یعقوب کو مصر آنے کے لئے جو سواریاں
بھیجی گئی تھیں جب یعقوب نے دیکھا تو خوشی سے پھولا نہ سمایا۔
۲۸ اِسرائیل نے کہا، "میں اب تُمہاری بات پر یقین کرتا ہوں۔ میرا
بیٹا یوسف ابھی تک زندہ ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ میں اپنی موت سے پہلے
اُسے دیکھ لوں گا۔"

خُدا کا اِسرائیل کو دیا ہوا یقین و بھروسہ

۴۶ اِس وجہ سے اِسرائیل اور اسکا اہل خاندان مصر کے سفر پر
روانہ ہوا۔ اور وہ وہاں سے بیر سبع کو گیا۔ اور اپنے باپ
اِسحاق کے خُدا کی عبادت کیا اور قربانیاں پیش کی۔ ۲ اُس رات خواب
میں خُدا نے اُس سے باتیں کیں۔ خُدا نے اُس سے کہا کہ اے یعقوب،
اے یعقوب، اُس پر اِسرائیل نے جواب دیا کہ یہ لو میں ہوں۔
۳ خُدا نے اُس سے کہا کہ میں ہی خُدا ہوں۔ اور میں ہی تیرے باپ کا خُدا
بھی ہوں۔ تو مصر کو جانے کے لئے نہ گھبرا۔ اِس لئے کہ میں مصر میں تجھے
ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ ۴ میں بھی تیرے ساتھ مصر کو آؤں گا۔ تب میں
خود ہی تجھے پھر مصر بُلا کر لاؤں گا۔ اگر تو مصر میں مر بھی جائے تو یوسف
تیرے ساتھ ہی ہوگا۔ اور کہا کہ جب تو مرے گا تو وہ اپنے ہاتھوں سے
تیری آنکھیں بند کرے گا۔

مصر کے لئے اسرائیل کا سفر

۵ پھر اسکے بعد یعقوب نے بیر سبع سے مصر کا سفر کیا۔ اسرائیل کے بیٹے
اپنے باپ کو اور اپنی بیویوں کو اور اپنے تمام بچّوں کو ساتھ لے کر چلے
گئے۔ فرعون کی بھیجی ہوئی سواریوں میں وہ سفر کئے۔ ۶ اس کے علاوہ وہ
اپنے جانوروں اور ہر اُس چیز جس کے وہ ملک کنعان میں مالک تھے کو ساتھ
لے لئے۔ اور اِسطرح اسرائیل اپنے تمام بچّوں کے ساتھ اور اپنے تمام
خاندان کے ساتھ مصر کو چلا گیا۔ ۷ اُس کے ساتھ اُس کے بیٹے بیٹیاں،
پوتے پوتیاں اور نواسیاں تھیں۔ اُس کے اہل خاندان اُس کے ساتھ مصر
کو چلے گئے۔

یعقوب کا خاندان

۸ اسرائیل (یعقوب) کے بیٹے اور خاندان جو کہ اسکے ساتھ مصر کو گئے انکے
نام درجہ ذیل ہیں:

یعقوب کا پلوٹھا بیٹا روبن۔ ۹ روبن کے بچّے: حنوک، فلو، حصرون اور
کرمی۔
۱۰ شمعون کے بچّے: یموایل، یمین، اُہلہ، یکین، صُحر اور ساؤل
(ساؤل کنعان کی عورت سے پیدا ہوا تھا)۔
۱۱ لاوی کے بچّے: جیرسون، قہات اور مراری۔
۱۲ بنی یہوداہ: عِیر، اُونان، سیلہ، فارص۔ اور زارح (عیر اور اُنان
کنعان میں سکونت پذیری کے دور ہی میں مرگئے تھے)۔ بنی فارص:
حصرون اور حمول۔
۱۳ اِشکاریہ کے بچّے: تولع، فوّاہ، یوب اور سمرون۔
۱۴ بنی زبولون: سرد، ایلون اور یہی ایل۔
۱۵ روبن، شمعون، لاوی، یہوداہ، اشکاریہ اور زبولون ۔ یہ سب
یعقوب کی بیوی لیاہ کے بچّے تھے۔ لیاہ نے اُن بچّوں کو فدان ارام میں جنم
دیا۔ جہاں اُس کی بیٹی دینہ بھی پیدا ہوئی۔ اِس خاندان میں کل تینتیس افراد
تھے۔ ۱۶ بنی جدّیہ: صفیان، حجّی، سونی، اصبان، عیری، ارودی اور اریلی
ہیں۔
۱۷ بنی آشریہ: یمنہ، اِسواہ، اِسوی، بریعاہ، اور ان کی بہن سِرہ ہیں۔
بنی بریعاہ: حِبر اور ملکیل۔
۱۸ لابن اپنی بیٹی لیاہ کے ساتھ زلفہ نام کی خادمہ کو بھی دیا۔ جبکہ لیاہ
نے زلفہ کو یعقوب کے لئے دیدیا۔ اِسطرح زلفہ کے خاندان میں کل سولہ
افراد تھے۔
۱۹ یعقوب اور راخل کا یوسف اور بنیمین تھے۔
۲۰ مصر میں یوسف کو دو بیٹے تھے۔ جو یہ ہیں۔ مُنسی، افرائیم
(یوسف کی بیوی اِسناتھ تھی۔ اور یہ اُدن شہر کے کاہن فوطیفرع کی بیٹی
تھی۔)
۲۱ بنیمین کے بیٹے: بالع، بکر، اشبیل، جیرا اور نعمان تھے اور اخی
روش، مُفّیم، حفّیم اور ارد۔
۲۲ یہ تمام یعقوب کی بیوی راخل کے اہل خاندان سے ہیں۔ اوراِس
خاندان میں کل چودہ افراد تھے۔
۲۳ بنی دان: حُشیم۔
۲۴ بنی نفتالی: یحی ایل، جونی، یصر اور سلیم تھے۔
۲۵ یہ سب بلہاہ کے خاندان سے ہیں۔ (لابن نے اپنی بیٹی راخل
کے لئے جس خادمہ کو دیا تھا وہی بلہاہ تھی۔ راخل نے یہ خادمہ یعقوب کو
دی تھی)۔ اس خاندان میں کل سات افراد تھے۔
۲۶ یعقوب کی نسل سے پیدا ہونے والے چھیاسٹھ افراد مصر کو چلے
گئے۔ (یعقوب کے بچّوں کی بیویوں کو یہاں شامل نہیں کیا گیا ہے)۔
۲۷ وہاں یوسف کے دو بیٹے بھی تھے۔ اور وہ مصر میں ہی پیدا ہوئے
تھے۔ اِس وجہ سے یعقوب کے اہل خاندان جو مصر کو آئے کل افراد ستّر
تھے۔

مصر میں اسرائیل کی آمد

۲۸ یعقوب نے پہلے پہل یہوداہ کو یوسف کے پاس بھیجا۔ جشن کے
علاقے میں یہوداہ، یوسف کے پاس گیا۔ اُس کے بعد یعقوب اوراُس کے
بچّے اُس علاقے میں آئے۔ ۲۹ اسلئےاسنے وہ اپنے باپ اِسرائیل سے جشن
میں ملاقات کے لئے اپنے رتھ کو تیار کیا اور روانہ ہوگئے۔ جب یوسف کی
اپنے باپ پر نظر پڑی تو وہ اسے گلے سے لگا لیا اور بہت دیر تک روتے رہا۔
۳۰ تب اِسرائیل نے یوسف سے کہا کہ میں نے تیرے چہرے کو
سر کی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور اس بات کا یقین ہو گیا کہ تو ابھی تک
زندہ ہے۔ اور کہا کہ میں تو اب تسلّی واطمینان سے مروں گا۔
۳۱ یوسف نے اپنے بھائیوں سے اور اپنے باپ کے خاندان والوں
سے کہا کہ میں فرعون کے پاس جا کر کہوں گا کہ میرے بھائی اور میرے
باپ کے خاندان والے ملک کنعان کو چھوڑ کر میرے پاس آئے ہیں۔
۳۲ کیوں کہ یہ خاندان بکریاں چرانے والوں کا خاندان ہے۔ کیوں کہ یہ
ہمیشہ جانوروں اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ پالتے ہیں۔ اور یہ معلوم کراتا ہوں
کہ وہ اپنے تمام جانوروں کو اور اپنی اُن تمام اشیاء کو (جن کے کہ وہ مالک
ہیں) اپنے ساتھ لائے ہیں۔ ۳۳ فرعون تُم کو بلائے گا اور پوچھے گا کہ
تُمہارا کیا پیشہ ہے؟ ۳۴ تُم اُس سے کہنا کہ ہم چرواہے ہیں۔ ہماری تمام
تر زندگی جانوروں کو پالنے میں گذری۔ اور اس سے پہلے ہمارے آباءواجداد
بھی اِسی طرح زندگی گذارے جب کبھیں جشن علاقے میں وہ تُمہارے لئے
زندگی گذارنے کے اسباب پیدا کردے گا۔ اس لئے کہ مصر کے لوگ
چرواہوں کو پسند نہیں کرتے۔ اورکہا کہ (اِن وجوہات کی بِناء پر) تُمہارا
جشن میں قیام کرنا مناسب ہوگا۔

اسرائیل کا جشن میں سکونت پذیر ہونا

۴۷ یوسف فرعون کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ میرے
باپ اور میرے بھائی اور اُن کے اہل خاندان یہاں آگئے
ہیں۔ وہ اپنے تمام جانور اور کنعان میں اُن کی تمام چیزوں کے ساتھ یہاں
آئے ہیں۔ اور اب وہ جشن کے علاقے میں مقیم ہیں۔ ۲ یوسف اپنے
بھائیوں سے پانچ کا انتخاب کیا اور ان کو فرعون کے پاس بُلالے گیا۔
۳ فرعون نے (یوسف کے) بھائیوں سے پوچھا کہ تُمہارا کیا پیشہ
ہے؟

بھائیوں نے فرعون سے کہا کہ ہمارے آقا، ہم تو چرواہے ہیں۔ اور
ہمارے آباءواجداد تو ہم سے پہلے ہی چرواہے تھے۔ ۴ انہوں نے فرعون
سے کہا کہ کنعان میں قحط سالی تو اپنے پورے بہار پر ہے۔ کسی کھیت میں
ہمارے جانوروں کے لئے کوئی گھاس وغیرہ تو نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے
ہم اِس ملک میں زندگی گذارنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور انہوں نے
کہا کہ ہم جشن کے علاقے میں رہنا چاہتے ہیں اور منت کرتے ہیں کہ
ہمارے لئے موقع فراہم کرے۔
۵ تب فرعون نے یوسف سے کہا کہ تیرے باپ اور تیرے بھائی
تیرے پاس آئے ہیں۔ ۶ مصر میں اُن کے قیام کے لئے کسی بھی قسم کی
پسند کی جگہ کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ اور تیرے باپ اور تیرے بھائیوں
کے رہنے کے لئے اچھّی جگہ کو چُن لے۔ اور وہ جشن کے علاقے میں قیام
کریں۔ اِس لئے کہ وہ ایک تجربہ کار چرواہے ہیں۔ اور کہا کہ (ضرورت
پڑنے پر) وہ میرے جانوروں کی بھی دیکھ بھال کریں۔
۷ تب یوسف نے اپنے باپ کو فرعون کی خدمت میں بُلایا۔ اور
یعقوب نے فرعون کو دُعا دی۔ ۸ تب فرعون نے یعقوب سے پوچھا کہ
تیری اب کیا عمر ہے؟
۹ یعقوب نے فرعون سے کہا کہ مُجھے اپنی اس مختصر سی زندگی میں
بہت سی تکالیف اور مصائب کا تجربہ ہوا ہے۔ اور اب میری ایک سو تیس
برس کی عمر ہے اور کہا کہ میرے باپ اور اُن کے پیش رو مُجھ سے زیادہ
عمر پائے ہیں۔
۱۰ یعقوب، فرعون کو دُعائیں دینے کے بعد فرعون کی خدمت سے
دُور ہوا۔
۱۱ فرعون کی ہدایت کے مطابق یوسف عمل کیا۔ اُس نے اپنے
باپ کو اور اپنے بھائیوں کو مصر میں سکونت کے لئے بہت مناسب وعمدہ
قسم کی جگہ دیا۔ اور وہ رِعمسیس شہر کے قریب تھی۔ ۱۲ یوسف نے
اپنے باپ کو اور اپنے بھائیوں کو اور وہاں کے رہنے والوں کو ان کی
ضرورت کا تمام اناج فراہم کیا۔

یوسف نے فرعون کے لئے زمین خریدا

۱۳ خوفناک حد تک قحط سالی میں اِضافہ ہوا۔ ملک میں کسی جگہ اناج نہ
رہا۔ مصر اور کنعان کے ممالک اُس بُرے زمانے سے غریب ملک ہوگئے۔
۱۴ مصر اور کنعان ممالک کے لوگ اناج خرید لئے۔ یوسف نے کفایت
شعاری سے رقم بچا کر فرعون کے خزانے میں داخل کرایا۔ ۱۵ کُچھ وقت
گذرنے کے بعد، مصر اور کنعان کے باشندوں میں روپیہ پیسہ نہ رہا۔ جس کی
وجہ سے مصر کے لوگ یوسف کے پاس جا کر کہنے لگے کہ برائے مہربانی
ہمارے لئے اناج فراہم کر۔ جبکہ ہمارے پاس اب کوئی پیسہ باقی نہ رہا۔
اور کہنے لگے کہ اگر ہمیں کھانا نہ ملا تو ہم تیرے سامنے ہی مرجائیں گے۔
۱۶ اُن کی اُس بات پر یوسف نے جواب دیا کہ اگر تُم نے اپنے
جانوروں کو مجھے دیدیا تو میں تُمہیں اناج دوں گا۔ ۱۷ جس کی وجہ سے
لوگوں نے اپنے گھوڑے، بھیڑوں کی جھنڈ، مویشی اور گدھے دیئے اور اناج
حاصل کئے۔ اُس سال یوسف نے اُن کو اناج دیا اور اُن سے اُن کے
جانوروں کو خرید لیا۔
۱۸ لیکن اگلے سال، جانوروں کو دے کر اناج خریدنے کے لئے
لوگوں کے پاس جانور بھی نہ رہے۔ جس کی وجہ سے لوگ یوسف کے پاس
گئے اور کہا، ”تو جانتا ہے کہ ہمارے پاس روپیہ پیسہ نہیں ہے اور
ہمارے سبھی جانور بھی تیری تحویل میں ہے۔ اسکے علاوہ اب ہمارے پاس
کچھ باقی نہ رہا۔ سوائے ہمارے جسموں اور زمین کے۔ ۱۹ یقیناً ہم تیری
نظروں کے سامنے ہی مرجائیں گے۔ اگر تو ہمیں اناج دیا تو ہم فرعون کو
اپنی زمین دے دینگے اور اُس کے خادم بن کر رہیں گے۔ بونے کے لئے
ہمیں بیج بھی دیدے تو تب ہم زندہ رہ سکیں گے ہم مریں گے نہیں۔
اور انہوں نے کہا، ”اس طرح زمین بھی ویران نہیں ہوگی۔“
۲۰ جس کی وجہ سے یوسف نے مصر کی ساری زمین کو فرعون کے
لئے خرید لیا۔ مصر کے سارے لوگوں نے بُھوکمری اور افلاس سے اپنی تمام
زمین یوسف کو بیچ دیئے۔ ۲۱ مصر کے تمام لوگ فرعون کی اطاعت گذار
ہوگئے ۲۲ یوسف نے صرف کاہنوں کی زمینوں کو نہیں خریدا تھا۔
کیوں کہ کاہنوں کو زمین فروخت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی۔
کیوں کہ فرعون نے اسکے کام کے لئے تنخواہ کے طور پر کافی کچھ کھانے
کے لئے دیا تھا۔
۲۳ یوسف نے لوگوں سے کہا کہ میں نے اب تُم کو اور تُمہاری
زمینات کو فرعون کے حق میں خرید لیا ہے۔ جس کی وجہ سے اب میں
تُمہیں بیج دوں گا۔ اور اب تُم اپنی اپنی زمینوں میں تخم ریزی کرنا۔
۲۴ جب فصل کاٹنے کا زمانہ آئے گا تو کٹی فصل کا پانچواں حصّہ فرعون کا
حق ہوگا۔ اور اُس سے بچے ہوئے چار حصّے تُم اپنے لئے رکھ لینا۔ اور بطور غذا
اپنے پاس رکھے جانے والے دانے کو تُم اگلے سال بغرض تخم ریزی بھی
استعمال کرسکتے ہو۔ اور کہا کہ اِس طرح تُم اپنے اہل خاندان کی اور اپنے
بچّوں کی پرورش بھی کرسکتے ہو۔
۲۵ تب لوگوں نے اُس سے کہا کہ تُونے تُو ہماری زندگیوں کو بچایا
ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ (ایسی صورت میں) ہم بخوشی فرعون کی اطاعت
گذار بنے رہیں گے۔

٢٦ یہی وجہ ہے کہ یوسف نے ایک قانون بنایا۔ اور وہ آج بھی رواج
میں ہے اُس قانون کی روشنی میں وہ یہ کہ زمین کی پیداوار سے پانچواں حصّہ
فرعون کا حق ہوگا۔ (اِس کا یہ مطلب ہوگا کہ) فرعون ہی ساری زمینات کا
حقیقی مالک متصور ہوگا۔ البتہ صرف کاہنوں کی زمین اُس (قانون) سے
مستثنیٰ ہوگی۔

"مجھے مصر میں مت دفنانا"

٢٧ اسرائیل مصر میں داخل ہوا۔ چوں کہ وہ جشن علاقے میں سکونت
پذیر تھا۔ اسکا خاندان تیزی سے پھیل گیا۔ اسنے مصر میں زمین حاصل کئے۔
٢٨ یعقوب مصر میں سترہ سال کا عرصہ زندہ رہا۔ تب یعقوب کی
کل عمر ایک سو سینتالیس برس ہوئی۔ ٢٩ اسرائیل کی موت کا وقت
قریب آن پہنچا۔ جب اُسے اس بات کا یقین ہوگیا کہ میں اب مرنے والا
ہوں تو اُس نے اپنے بیٹے یوسف کو بُلایا۔ اور کہا کہ، اگر تُو مُجھ سے محبّت
کرتا ہے تو تُو میری رانِ کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ کر قسم کھا کہ میرے کہنے
کے مطابق عمل کرنا اور مجھے قابلِ بھروسہ تسلیم کرتے ہوئے حلف لے۔
اور جب میں مر جاؤں تو مصر میں مجھے دفن نہ کرنا۔ ٣٠ میرے آباء و اجداد کی
قبروں کی جگہ ہی میری بھی قبر بنانا۔ اور کہا کہ اور مجھے مصر سے اُٹھا لے
جانا اور ہمارے قبیلہ کے قبرستان ہی میں مجھے دفن کرنا۔
یوسف نے وعدہ کیا کہ ہاں میں تیرے کہنے کے مطابق ہی عمل
کروں گا۔
٣١ کیونکہ یعقوب نے کہا، "مجھ سے وعدہ کر۔" جس کی وجہ سے
یوسف نے اُس سے وعدہ کیا کہ وہ ویسا ہی کریگا۔ تب اسرائیل اپنے بستر
پر پھر سے اپنا سر جُھکا کر خُدا کا فرمانبردار ہوا۔

منسّی اور افرائیم کے لئے خیر و برکت

٤٨ کُچھ عرصہ گذرنے کے بعد، یوسف کو یہ بات معلوم ہوئی
کہ اُس کا باپ علیل ہے۔ اس وجہ سے وہ اپنے دونوں
بیٹوں منسّی اور افرائیم کو ساتھ لے کر اپنے باپ کے پاس آیا۔ ٢ جب
یوسف آیا تو کسی نے اِسرائیل سے کہا کہ تیرا بیٹا یوسف تُجھ سے ملنے آیا
ہے۔ تب وہ بہت کمزور ہونے کے باوجود زحمت گوارہ کرتے ہوئے بستر
پر بیٹھ گیا۔
٣ تب یعقوب نے یوسف سے کہا کہ خدا قادر مطلق مُجھے ملک کنعان
کے مقام لُوز پر دِکھائی دیا۔ خدا نے مجھے دعاء و برکت عطا کیا۔ ٤ خُدا نے مُجھ
سے کہا کہ میں تُجھے بہت سی اولاد دوں گا۔ اور تیری نسل کے لوگ کئی
قوموں میں بٹ جائیں گے۔ اور کہا کہ میں تیری نسل کو یہ ملک مستقل اور
دائمی طور پر دوں گا۔ ٥ اب تو تیرے صرف دو بیٹے ہیں۔ میرے مصر میں
آمد سے پہلے ہی وہ یہاں پیدا ہوئے تیرے دو بیٹے منسّی اور افرائیم میرے
بچّوں ہی کی طرح ہیں۔ وہ میرے لئے تو روبن اور شمعون کی مانند ہیں۔
٦ اسلئے یہ دونوں بچّے میرے لئے بیٹوں کی طرح ہونگے۔ وہ بھی اپنے اپنے
بھائیوں کے ساتھ وراثت پائینگے۔ اگر تیرے کوئی اور دوسرے بیٹے ہیں تو
وہ افرائیم اور منسّی کے بچّے کہلائیں گے۔ ٧ فدان ارام سے واپس لوٹتے
ہوئے کنعان کے ملک میں راخل کی موت واقع ہوئی۔ جبکہ ہم افراءت شہر
کی طرف سفر کر رہے تھے۔ تو میں نے اسے راستہ ہی میں دفن کردیا۔ (
افراءت کے معنی بیت اللحم ہیں۔)
٨ تب اسرائیل نے یوسف کے بچّوں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ بچّے کون
ہیں؟
٩ یوسف نے اپنے باپ سے کہا، "یہ تو میرے بچّے ہیں۔ خُدا نے
مجھے جو لڑکے دیئے ہیں وہ یہاں ہیں۔"
اِسرائیل نے اُس سے کہا، "اُن کو میرے قریب لاؤ تا کہ میں اُن کو
برکت کی دُعا دوں۔"
١٠ اِسرائیل بہت بوڑھا اور کمزور ہو گیا تھا۔ اسے ٹھیک سے نظر
بھی نہ آتا تھا۔ اسلئے یوسف نے بچوں کو اپنے باپ کے سامنے بُلا لایا۔ تب
اِسرائیل نے بچّوں کو گلے لگایا اور پیار سے بوسہ دیا۔ ١١ پھر اسرائیل
نے یوسف سے کہا کہ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ دوبارہ تیری صورت
دیکھوں گا۔ لیکن خُدا نے مُجھ پر مہربانی کی اسلئے میں تُجھے اور تیرے بچّوں کو
دیکھ سکا۔ ١٢ تب یوسف نے اسرائیل کی گود سے اپنے بچّوں کو اُٹھا
لیا۔ تب وہ سب اسرائیل کے سامنے جھک کر آداب بجالائے۔
١٣ یوسف نے افرائیم کو اپنی داہنی جانب اور منسّی کو اپنی بائیں جانب
بٹھایا۔ (جسکی وجہ سے افرائیم اِسرائیل کی بائیں جانب اور منسّی دائیں
جانب ہوئے۔) ١٤ لیکن اسرائیل نے اپنا داہنا ہاتھ چھوٹے لڑکے
افرائیم کے سر پر رکھا اور اپنا بایاں ہاتھ بڑے لڑکے منسّی کے سر پر رکھا۔
منسّی بڑا بیٹا ہونے کے باوجود اسرائیل نے اُس کے سر پر بایاں ہاتھ ہی
رکھا۔ ١٥ تب اسرائیل نے یوسف کو دُعا دی اور کہا،
"میرے آباء و اجداد ابراہیم اور اِسحاق نے ہمارے خُدا کی عبادت کی
خُدا مجھے میری زندگی بھر رہنمائی کی۔
١٦ مجھے میری تمام تکالیف سے حفاظت کرنے والا فرشتہ ہی وہ
ہے۔ اِن بچّوں کو دُعائے خیر دینے کے لئے میں اُس کی (خدمت میں) دُعاء
کرتا ہوں۔ آج سے یہ بچّے میرا نام ہی کمائیں گے۔ میرے آباء و اجداد
ابراہیم و اِسحاق کا نام یہ پیدا کریں گے۔ اور یہ زمین پر پھیل کر ایک بڑا
قبیلہ ہونے کے لئے اور ایک بڑی قوم بننے کے لئے میں دُعا کروں گا۔"

۱۷ اِسرائیل نے اپنا داہنا ہاتھ اِفرائیم کے سر پر رکھنے کی وجہ سے
یہ بات یوسف کو ناگوار گذری اور اُس نے اپنے باپ کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔
اور وہ چاہتا تھا کہ اپنے باپ کے ہاتھ کو افرائیم کے سر پر سے اُٹھا کر منسّی
کے سر پر رکھّے۔ ۱۸ یوسف نے کہا، "نہیں ابّا جان! منسی پلوٹھا بیٹا
ہے۔اپنا داہنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ۔"
۱۹ اُس پر اُس کے باپ نے کہا کہ مُجھے معلوم ہے بیٹے مُجھے معلوم۔
منسّی ہی پہلے پیدا ہوا (پلوٹھا) ہے۔ اور وہ ایک عظیم شخص بنے گا۔ اور وہ
بہت سے لوگوں کا باپ بنے گا۔ لیکن چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے بھی
عظیم تر شخصیت ہوگا۔ اور کہا کہ اُس کا قبیلہ بھی پھیل کر بہت بڑا ہوگا۔
۲۰ اُس دن اِسرائیل اُن کو دُعائے خیر سے نوازا اور کہا،
"اسرائیل کے لوگ یہ کہکر دوسروں کو دعاء دیگا، 'خدا تجھے افرائیم اور
منسّی کی مانند بنائے۔"

اسطرح اسرائیل نے افرائیم کو منسّی سے بڑا بنادیا۔
۲۱ تب اسرائیل نے یوسف سے کہا کہ دیکھ میری موت کا وقت
قریب آن پہنچا ہے۔ لیکن اب بھی خُدا تیرے ساتھ ہے۔ وہ تجھے تیرے
آباءواجداد کے ملک کو واپس لوٹائے گا۔ ۲۲ میں نے تیرے بھائی کو جو
حصّہ دیا ہے، اُس سے کہیں بڑھ کر کوئی دوسری چیز میں نے تجھے دیا ہے۔
اور میں نے اموریوں سے جس پہاڑ کو جیتا ہے وہ تجھے دیتا ہوں۔ اور کہا کہ
میں نے اُس پہاڑ کو اُن سے تلواروں اور تیروں سے لڑتے ہوئے اپنے قبضہ
میں لیا ہے۔"

یعقوب کا اپنے بیٹوں کے لئے دعائے خیروبرکت

۴۹ پھر یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اپنے پاس بُلایا اور ان سے
کہا کہ اے میرے تمام بیٹو! میرے پاس آؤ۔ اور
میں تُمہیں وہ باتیں بتاؤں گا جو پیش آنے والی ہیں۔

۲ "اے یعقوب کے بیٹو، سب ایک ساتھ آکر بیٹھو۔ اور کہا کہ تُمہارا
باپ اِسرائیل کا کہنا سُنو۔"

روبن

۳ "اے روبن تو میرا پلوٹھا بیٹا ہے۔ تو ہی میرا پہلا بیٹا ہے۔ تو
میرے تمام بیٹوں سے طاقتور اور قابل عزّت ہے۔
۴ لیکن تو اپنے کناروں سے اوپر بہتے ہوئے پانی کی طرح بے قابو
ہے۔ تمہیں پہلی جگہ نہیں ملے گی۔ جس عورت کی شادی تیرے باپ سے
ہوئی تھی اس عورت کے ساتھ تو ہم بستر ہوا۔ تو اپنے باپ کے بستر کی
عزّت کو بحال نہ رکھا۔"

شمعون اور لاوی

۵ "شمعون اور لاوی دونوں بھائی ہیں۔ وہ دونوں تلواروں سے لڑنے
کو پسند کرتے ہیں۔
۶ وہ دونوں خفیہ طور پر بُرے کاموں کے کرنے کا منصوبہ بنائے۔
انکی پوشیدہ محفلوں کو میری جان قبول نہیں کرتی۔ جب وہ غصّہ ہوئے تو
آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ وہ بلا کسی وجہ کے جانوروں کو مار ڈالا۔
۷ اُن کا غصّہ ہی اُن کے لئے لعنت بنا انکا غصّہ بہت طاقتور ہے۔ وہ
یعقوب کی زمین میں بٹ جائینگے اور اسرائیل میں پھیل جائینگے۔"

یہوداہ

۸ "اے یہوداہ تیرے بھائی تیری تعریف کریں گے۔ تو اپنے
دُشمنوں کو شکست دے گا۔ اور تیرے بھائی تیرے لئے جُھک جائیں گے۔
۹ یہوداہ ایک شیر کی طرح ہے۔ اے میرے بیٹے تو ایک شیر کی
طرح ہے کہ جس نے ایک جانور کو مار دیا۔ اے میرے بیٹے تو ایک شیر کی
طرح شکار کے لئے گھات میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہوداہ شیر کی مانند ہے۔ وہ
سو کر آرام کرتا ہے اور اُسے چھیڑنے کی کسی میں ہمّت نہیں۔

۱۰ وہ شاہی قوّت کو اپنے ہاتھ میں رکھے گا جبتک کہ وہ نہیں آجاتا
ہے جو اسکا جانشین ہوگا۔ دوسری قوموں کے لوگ انکی فرمانبرداری کرینگے۔
۱۱ وہ اپنے گدھے کو انگور کی بیل سے باندھے گا۔ اور اپنے جوان
گدھے کو عمدہ قسم کی انگور کی بیل سے باندھے گا وہ اعلیٰ درجہ کی انگوری
مئے سے اپنے کپڑے دھوئے گا۔
۱۲ اسکی آنکھ مئے کی طرح سرخ ہوگی۔ اور اسکا دانت دودھ کے مانند
سفید ہوگا۔"

زبولون

۱۳ "زبولون سمندری ساحل پر سکونت پذیر ہوگا۔ سمندر کا کنارہ
اُس کے جہازوں کے لئے ایک محفوظ جگہ ہے اسکا ملک صیدا تک پھیلے
گی۔"

اشکار

۱۴ "اِشکار بہت سخت محنت کرنے والے گدھے کی مانند ہوگا۔ وہ
بہت بھاری اور وزنی بوجھ اٹھانے کی وجہ سے وہ سو کر آرام کرتا ہے۔

۱۵ وہ اپنے مکمل آرام کے لئے سہولت بخش اور پُر امن و پُرسکون
مقام کا انتخاب کرتا ہے۔ وہ وزنی بوجھ اُٹھانے کے لئے اور ایک نوکر کی
طرح کام کرنے کے لئے ذمّہ داری کو قبول کرتا ہے۔"

دان

۱۶ "اسرائیل کے دوسرے خاندانوں کے فیصلہ دینے کی طرح دان
بھی اپنے خاص لوگوں کے لئے فیصلہ دیتا ہے۔
۱۷ دان راستے کے کنارے پر پڑا ہوا سانپ کی مانند ہوگا۔وہ اس
سانپ کی مانند ہے جو کہ گھوڑا کے پیر پر کاٹتا ہے اور سوار گرجاتا ہے۔
۱۸ "اے خداوند میں تیرے نجات کا منتظر ہوں۔"

جد

۱۹ "چوروں کی ایک ٹولی جد کے اُوپر حملہ آور ہوگی۔ لیکن جد ان کا
پیچھا کرکے اُن کو بھگا دے گا۔"

آشر

۲۰ "آشر کی بستی عمدہ قسم کا اناج اُگائے گی۔ بادشاہ کی حسب
ضرورت عمدہ اناج اُس کے پاس ہوگا۔"

نفتالی

۲۱ "نفتالی آزادانہ دوڑنے والی ہرن کی مانند ہے۔ وہ اس ہرن کی
مانند ہے جو خوبصورت بچّہ کو جنم دیتی ہے۔"

یوسف

۲۲ "یوسف بہت کامیاب ہے۔ اور یوسف زیادہ میوہ دینے والی
انگور کی بیل کی مانند ہے۔ وہ موسم بہار میں ہونے والی انگور کی بیل کی مانند
ہے۔ وہ دیوار کی اُس طرف پھیلی ہوئی انگور کی بیل کی مانند ہے۔
۲۳ کئی لوگوں نے اُسکے خلاف ہو کر اُ سے لڑائی جھگڑا کیا ہے۔ تیر
اندازوں نے اُسے پسند نہ کیا۔
۲۴ لیکن وہ اپنے منجھے ہوئے بازوں کی بنیاد پر لڑائی جیت لیا۔ جو کہ
یہ جانتا ہے کہ کمان کے ساتھ کیسے لڑائی کیا جاتا ہے۔ وہ طاقت کو یعقوب
کی جوان مردی سے اور اسرائیل کی چٹان جیسی مضبوطی سے اور چرواہے
سے حاصل کرتا ہے۔
۲۵ تمہارے باپ کے خُدا سے وہ پائے گا۔ خدا تیرے لئے دُعائے
خیر دے گا۔ خدا قادر مطلق تیرے لئے دُعائے خیر دے۔ وہ بلند و بالا
آسمان سے تیرے لئے دُعائیں دے۔ اور وہ نیچے والے گہرے سمندر
سے تیرے لئے دُعائیں دے۔" وہ تجھے سینوں سے اور رحموں سے دُعائیں
عطا کرے۔
۲۶ میں تمہیں دعاء دونگا جو کہ ہمیشہ رہنے والی پہاڑیوں سے زیادہ
مضبوط اور ہمیشہ رہنے والی پہاڑی سے زیادہ فراوانی ہوگی۔ یوسف اپنے
بھائیوں سے جدا کیا گیا تھا لیکن اب اسے برکت دی جائیگی۔"

بنیمین

۲۷ "بنیمین بھوکے بھیڑیئے کی مانند ہے۔ وہ صبح کے وقت میں
پھاڑ کھائے گا اور شام بچے ہوئے کو بانٹ دے گا۔"
۲۸ یہ اسرائیل کے بارہ قبیلے ہیں۔ ان تمام باتوں کو اُن کے باپ
اسرائیل نے اُن سے بیان کیا۔ اسنے اپنے ہر بیٹے کو مناسب و موزوں
دُعائیں دیا۔ ۲۹ پھر بعد اسرائیل نے ان کو یہ حکم دیا اور کہا کہ جب میں
مرجاؤں تو میں اپنے آباءواجداد کے پڑوس میں رہنے کو پسند کرونگا۔ مجھے وہاں
دفناؤ جہاں میرے آباءواجداد کی غار عفرون حتّی کے کھیت میں ہے۔
۳۰ وہ غار ملک کنعان میں ممرے کے نزدیک مکفیلہ کے کھیت میں ہے۔
ابراہیم اس جگہ کو قبرستان کے لئے عِفرون حتّی سے خرید لیا تھا۔
۳۱ ابراہیم کی اور اُس کی بیوی سارہ کی اُسی گھاٹی میں قبر بنائی گئی ہے۔
اسحاق اور ربقہ بھی اُسی جگہ دفن ہیں۔ میری بیوی لیاہ کو بھی میں وہیں پر
دفن کیا ہوں۔ ۳۲ اور کہا کہ اُس غار کو اور غار والے کھیت کو حتّیوں
سے خریدا گیا ہے۔ ۳۳ یعقوب نے اپنے بیٹوں سے بات کرنے کے بعد
اپنے بستر پر اپنے پیروں کو سمیٹتے ہوئے جان دیدیا۔

یعقوب کی تدفین کا مرحلہ

۵۰ اسرائیل کی جب وفات ہوئی تو یوسف بہت غمگین
ہوا۔ وہ اپنے باپ سے لپٹ گیا اور رو رو کر اُس کے
چہرے کو چوما۔ ۲ یوسف نے طبیبوں کو جو کہ انکی خدمت انجام دیا
کرتے تھے اپنے باپ کی لاش کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ اُن طبیبوں
نے اسرائیل (یعقوب) کی لاش کو تدفین کے لئے تیار کیا۔ ۳ اہل مصر نے
اُس لاش کو خاص طریقہ (ادویات و خوشبو) سے چالیس دن میں تیار کیا۔
تب مصر والے یعقوب کی موت پر سّتر دن تک ماتم کئے۔
۴ سّتر دن گذرنے کے بعد یوسف نے فرعون کے عہدیداروں سے
کہا کہ مہربانی سے یہ بات فرعون کو معلوم کراؤ۔ ۵ میرے باپ کے
مرتے وقت میں نے اُس سے ایک بات کا وعدہ کیا تھا۔ ملک کنعان میں
ایک غار کی جگہ اپنے لئے تیار کیا تھا۔ اس لئے میں جاؤں گا اور میرے باپ

کی تدفین کروں گا، اور کہا کہ پھر اُس کے بعد لوٹ کر تُمہارے پاس آجاؤں
گا، اور کہو کہ میں نے اُس سے اس قدر وقت کی اجازت چاہی ہے۔
۶ فرعون نے جواب دیا کہ (ہاں ٹھیک ہے) تو اپنے وعدے کو پورا
کر۔ اور جا کر تیرے باپ کو دفن کر۔
۷ تب یوسف اپنے باپ کو دفنانے کے لئے چلا۔ اور فرعون کے
تمام عہدیدار بھی یوسف کے ساتھ چلے۔ فرعون کے سردار اور مصر کے
مُعززین رؤساء بھی یوسف کے ساتھ چلے۔ ۸ یوسف کے خاندان کے لوگ
اور اُس کے بھائی اُس کے ساتھ چلے۔ اور اُس کے باپ کے خاندان والے
بھی یوسف کے ساتھ چلے۔ صرف بچّے اور جانور ہی جشن کے علاقے میں رہ
گئے۔ ۹ گھوڑ سوار اور رتھ بھی یوسف کے ساتھ گئے۔ یہ ایک بہت بڑا مجمع
تھا۔ ۱۰ اور وہ گورین آتد مقام پر آئے اور وہ یردن ندی کے مشرق میں
تھا۔ اُس مقام پر وہ بہت دیر تک ماتم کرتے رہے۔ اور اِس ماتم کا سلسلہ
سات دنوں تک چلتا رہا۔ ۱۱ کنعان کے لوگ گورین آتد میں ماتم ہوتا ہوا
دیکھ کر کہنے لگے کہ مصر کے لوگ دل کو بہت دکھانے والا ماتم کرتے ہوئے
تدفین کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اُس جگہ کا نام "ابیل مصریم" *
پڑ گیا۔ ۱۲ اِس طرح یعقوب کے بیٹوں نے اپنے باپ کی وصیّت کے
مطابق ہی کیا۔ ۱۳ وہ اُس کی لاش کو ملک کنعان میں لے گئے، اور وہاں
ممرے کے نزدیک مکفیلہ کی غار میں اُسکو دفن کئے۔ اور اِس غار کی جگہ کو
ابراہیم نے حتی عِفرون سے قبرستان کی جگہ کے لئے خرید لیا تھا۔
۱۴ باپ کو دفنانے کے بعد یوسف اور اُس کے بھائی اور وہ سب لوگ جو
اُسکے ساتھ گئے ہوئے تھے مصر واپس آگئے۔

یوسف کے بھائی اُس سے خوفزدہ ہوئے

۱۵ یعقوب کی وفات کے بعد یوسف کے بھائی (خوف سے) بے
چین ہوئے۔ اور وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ ہم نے یوسف کے ساتھ
جو ظالمانہ سلوک کیا تھا اُس کے بدلے میں شاید وہ ہمارے ساتھ دُشمنی
کرے گا۔ ۱۶ جس کی وجہ سے بھائیوں نے یوسف کو یہ پیغام بھیجا:
تیرا باپ مرنے سے پہلے ہمیں تم کو ایک پیغام بھیجنے کا حکم دیا
تھا۔ ۱۷ تُم یوسف کو یہ پیغام پہنچا دینا۔ 'برائے مہربانی تم
اپنے بھائیوں کو انکے بُرے کاموں کے لئے جو کہ انہوں نے
تیرے لئے کیا ہے معاف کردے۔ وہ لوگ تیرے باپ کے
خدا کا خادم ہے۔
اِن تمام واقعات کو وہ سُن کر وہ بہت افسردہ ہو گیا اور رو پڑا۔
۱۸ یوسف کے بھائی اُس کے سامنے جا کر جُھک گئے، اور کہنے لگے کہ ہم
تیرے خادم و فرماں بردار ہیں۔
۱۹ تب یوسف نے اُن سے کہا کہ گھبراؤ مت۔ میں تو خُدا نہیں
ہوں۔ ۲۰ تُم میری بُرائی کرتے ہوئے مجھے نقصان پہنچانے کی سوچ
تھے۔ لیکن خُدا نے بھلا ہی کیا ہے۔ بہت سے لوگوں کی جان بچانے کے
لئے مجھے ذریعہ بنانا خُدا کا منشاء تھا۔ اب بھی اُس کا یہی منصوبہ ہے۔
۲۱ اسلئے تُم گھبراؤ مت۔ میں تُمہاری اور تُمہارے بچّوں کی بھی پرورش
کروں گا۔ یوسف نے جو کہا اس سے انلوگوں کو تسلّی ملی۔
۲۲ یوسف اپنے باپ کے سارے کُنبہ کے ساتھ مصر ہی میں
سکونت پذیر ہوا۔ اور یوسف ایک سو دس برس کی عمر میں وفات پایا۔
۲۳ یوسف کے بیٹے منّسی کو مکیر نام کا ایک بیٹا تھا۔ یوسف اتنا دن زندہ
رہا کہ وہ افرائیم کے بچّوں اور پوتوں اور مکیر کے بھی بچّوں کو دیکھ لیا۔

یوسف کی موت

۲۴ یوسف کی موت کا وقت جب قریب آن پہنچا تو اُس نے اپنے
رشتے داروں سے کہا، "میری موت کا وقت قریب ہے۔ لیکن تمہیں اس
بات کا یقین رہے کہ خُدا تُمہارا خیال رکھے گا۔ وہ تمہیں اس ملک سے باہر
لے جائیگا۔ تمہیں وہ ملک دے گا جس کا ابراہیم، اِسحاق اور یعقوب سے
وعدہ کیا تھا۔"
۲۵ تب یوسف نے اُن سے کہا، "خُدا جب تُمہیں اِس ملک سے
باہر لے جائے گا تو تُم مُجھ سے اِس بات کا وعدہ کرو کہ تُم اُس وقت اپنے
ساتھ میری ہڈیاں بھی لے جانا۔"
۲۶ یوسف جب ایک سو دس برس کا ہوا تھا تب وفات پائی۔ مصر
میں اطباء اور حکماء نے اُس کی تدفین کے لئے اُس کے بدن کو ادویات و
خوشبو سے تیار کیا۔ اور لاش کو تابوت میں اُتارا گیا۔

ابیل مصریم جسکے معنی مصر کے رنج و غم کا وقت۔

License Agreement for Bible Texts

World Bible Translation Center
Last Updated: September 21, 2006

Copyright © 2006 by World Bible Translation Center
All rights reserved.

These Scriptures:

- Are copyrighted by World Bible Translation Center.
- Are not public domain.
- May not be altered or modified in any form.
- May not be sold or offered for sale in any form.
- May not be used for commercial purposes (including, but not limited to, use in advertising or Web banners used for the purpose of selling online add space).
- May be distributed without modification in electronic form for non-commercial use. However, they may not be hosted on any kind of server (including a Web or ftp server) without written permission. A copy of this license (without modification) must also be included.
- May be quoted for any purpose, up to 1,000 verses, without written permission. However, the extent of quotation must not comprise a complete book nor should it amount to more than 50% of the work in which it is quoted. A copyright notice must appear on the title or copyright page using this pattern: "Taken from the HOLY BIBLE: EASY-TO-READ VERSION™ © 2006 by World Bible Translation Center, Inc. and used by permission." If the text quoted is from one of WBTC's non-English versions, the printed title of the actual text quoted will be substituted for "HOLY BIBLE: EASY-TO-READ VERSION™." The copyright notice must appear in English or be translated into another language. When quotations from WBTC's text are used in non-saleable media, such as church bulletins, orders of service, posters, transparencies or similar media, a complete copyright notice is not required, but the initials of the version (such as "ERV" for the Easy-to-Read Version™ in English) must appear at the end of each quotation.

Any use of these Scriptures other than those listed above is prohibited. For additional rights and permission for usage, such as the use of WBTC's text on a Web site, or for clarification of any of the above, please contact World Bible Translation Center in writing or by email at distribution@wbtc.com.

World Bible Translation Center
P.O. Box 820648
Fort Worth, Texas 76182, USA
Telephone: 1-817-595-1664
Toll-Free in US: 1-888-54-BIBLE
E-mail: info@wbtc.com

WBTC's web site – World Bible Translation Center's web site: http://www.wbtc.org

Order online – To order a copy of our texts online, go to: http://www.wbtc.org

Current license agreement – *This license is subject to change without notice. The current license can be found at:* http://www.wbtc.org/downloads/biblelicense.htm

Trouble viewing this file – If the text in this document does not display correctly, use Adobe Acrobat Reader 5.0 or higher. Download Adobe Acrobat Reader from:
http://www.adobe.com/products/acrobat/readstep2.html

Viewing Chinese or Korean PDFs – To view the Chinese or Korean PDFs, it may be necessary to download the Chinese Simplified or Korean font pack from Adobe. Download the font packs from:
http://www.adobe.com/products/acrobat/acrrasianfontpack.html